عمران سیریز
ڈبل لاک
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا مکمل ناول " ڈبل لاک " آپ کے ہاتھوں میں ہے۔اس ناول میں ایکریمیا اور پاکیشیا کے ایجنٹوں کے درمیان ایک منفرد انداز کی جدوجہد ہوئی کہ دونوں ممالک کے ایجنٹ اسے برسرعام حاصل کرنے کی بجائے چرانے کی کوششوں میں مصروف رہے۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے بھی اسی انداز میں کوشش کی حالانکہ اس سے قبل وہ ہمیشہ ببانگ دہل کام کرتی رہی ہے اور ایکریمین ایجنٹوں نے بھی پاکیشیا میں کھل کر کام کرنے کی بجائے اسی انداز میں کوشش کی اور سب سے دلچسپ بات یہ کہ ایکریمین ایجنٹ اپنی کوششوں میں کامیاب رہے جبکہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ کوشش انتہائی مہنگی پڑی اور وہ سب اس کوشش کے نتیجے میں ایک بند راہداری میں قید ہو کر دنیا کی زہریلی ترین گیس کا شکار ہو گئے اور اس تمام جدوجہد کا حتمی نتیجہ کیا نکلا۔ اس کا فیصلہ تو بہرحال ناول پڑھ کر ہی کیا جا سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ منفرد انداز میں لکھا گیا یہ ناول آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ اپنی آرا۔ سے مجھے ضرور مطلع کرتے رہا کریں تاکہ آپ کی آرا۔ کی روشنی میں مجھے بہتر سے بہتر لکھنے کے لئے رہنمائی حاصل ہوتی

رہے۔ البتہ ناول کے مطالعے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی اور انفرادیت کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح سے کم نہیں ہیں۔

کوٹ ادو سے محمد عامر عزیز قریشی لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کا پرانا اور مسلسل قاری ہوں۔ ویسے تو آپ کا ہر ناول دلچسپ اور منفرد ہوتا ہے لیکن "حشرات الارض" اور "ایگروسان" جیسے انتہائی منفرد موضوعات پر شاندار ناول لکھ کر آپ نے واقعی قلم کا حق ادا کر دیا ہے۔ میں نے آپ کے ناول اس وقت پڑھنے شروع کئے جب میں ساتویں جماعت میں پڑھتا تھا اور یہ آپ کے ناولوں سے ملنے والی معلومات تھیں کہ میٹرک کا رزلٹ شاندار رہا اور اس قدر شاندار رزلٹ آپ کی ہی بدولت میں نے حاصل کیا۔ میری ایک گذارش ہے کہ آپ جلد از جلد عمران کی شادی پر مبنی حقیقی ناول لکھیں اور دوسرے ناول میں ایکسٹو کی نقاب کشائی کریں تاکہ سر عبدالرحمان کو معلوم ہو سکے کہ ان کا بیٹا علی عمران کیا حیثیت رکھتا ہے۔ بے شک ان ناولوں کو آپ اپنے وصیت نامے کے ساتھ رکھ لیں لیکن لکھیں ضرور۔ امید ہے آپ میری بات سمجھ گئے ہوں گے"۔

محترم محمد عامر عزیز قریشی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کی درخواست نہ صرف دلچسپ ہے بلکہ آپ نے جس انداز میں اپنی بات مجھ تک پہنچانے کی کوشش کی ہے اس خلوص اور محبت پر میں آپ کا ممنون ہوں۔ باقی رہا ان دو موضوعات پر لکھنا تو اس کے لئے کسی وصیت نامے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ جب بھی عمران نے شادی کا فیصلہ کر لیا تو شادی بھی ہو جائے گی اور ناول میں بھی اس کا ذکر آ جائے گا اور جہاں تک ایکسٹو کی نقاب کشائی کا مسئلہ ہے تو ابھی تک تو عمران بڑی کامیابی سے اسے چھپائے چلا آ رہا ہے لیکن سیر کو سوا سیر تو قدرت کا اپنا نظام ہے۔ اس لئے جب کوئی سوا سیر ٹکرا گیا تو پھر آپ کی یہ فرمائش پوری ہو سکتی ہے لیکن ایسا کب ہوتا ہے اس کے لئے بہرحال آپ کو بھی میری طرح انتظار کرنا پڑے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

انجینیئرنگ یونیورسٹی لاہور سے محمد محسن مسعود نے خاصا طویل لیکن انتہائی دردمندانہ انداز میں خط لکھا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ "آپ کی تحریر سے ملک کے نوجوان بے حد متاثر نظر آتے ہیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ آپ انہیں دین پر عمل کرنے کی باقاعدہ تربیت دیں اور انہیں کہیں کہ وہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں باقاعدہ دین متین کی دعوت و تبلیغ پر اپنی ساری قوتیں صرف کریں تاکہ معاشرے کی اصلاح ہو سکے۔ اگر آپ کو میری تجویز پسند آئے تو میں آپ کو چند عملی تجاویز پیش کروں گا جس سے امید ہے آپ کا کام مزید آسان ہو جائے گا"۔

محترم محمد محسن مسعود صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جس دردمندانہ انداز میں اس قدر طویل خط لکھا ہے وہ واقعی قابل تحسین ہے اور مجھے آپ کا خط پڑھ کر دلی مسرت ہوئی ہے کہ آپ جیسے نوجوان اپنے پیارے دین کے فروغ کے لئے کس قدر تڑپ رکھتے ہیں۔

میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ نوجوانوں کے کردار کی اصلاح ساتھ ساتھ ہوتی رہے۔ اس کے باوجود اگر آپ کے پاس ایسی کوئی عملی تجاویز ہیں تو آپ ضرور مجھے لکھیں۔ مجھے آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔

احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور سے خالد قریشی لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد ذوق و شوق سے پڑھتا ہوں۔ آپ کے ناول اس قدر دلچسپ ہوتے ہیں کہ ایک بار شروع کر لینے کے بعد اسے ختم کئے بغیر نظریں ہٹانے کو بھی دل نہیں چاہتا۔ البتہ ایک چھوٹی سی شکایت ہے کہ آپ ناول تو بے حد طویل لکھتے ہیں لیکن اس کا اختتام بے حد مختصر انداز میں کر دیتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاید آپ طویل ناول لکھ کر اکتا جاتے ہیں اور اس کا انجام مختصر کر دیتے ہیں جس سے تشنگی باقی رہ جاتی ہے۔ امید ہے آپ اس طرف ضرور توجہ دیں گے"۔

محترم خالد قریشی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے بڑی دلچسپ بات لکھی ہے۔ لیکن میں طویل ناول لکھ کر اکتا جانے کی وجہ سے ناول کا اختتام اس انداز میں نہیں کرتا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ مشن کا اختتام جب ہو جاتا ہے تو میں بھی ناول کا اختتام کر دیتا ہوں کیونکہ اس کے بعد صرف واپسی کی باتیں ہی رہ جاتی ہیں جن کا مشن سے کوئی تعلق نہیں ہوتا البتہ جہاں اگر واپسی میں کسی رکاوٹ کا سامنا ہو تو وہاں مشن کے بعد بھی اختتام اتنی جلدی نہیں ہوتا۔ اگر میں آپ کی بات پر عمل کرنا شروع کر دوں تو ہر مشن کے اختتام کے بعد واپسی کا بھی ایک پورا ناول بن جائے گا جس سے ظاہر ہے آپ پڑھنے والوں پر نہ صرف مالی بوجھ پڑ جائے گا بلکہ مشن کے بغیر اس قدر طوالت پڑھ کر آپ یقیناً بور ہو جائیں گے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

پلندری آزاد کشمیر سے ڈاکٹر ایم لیسین خان لکھتے ہیں۔ "طویل عرصے سے آپ کے ناول پڑھ رہا ہوں۔ اب آپ کے ناولوں میں جسمانی فائٹ بالکل ہی پڑھنے کو نہیں ملتی۔ دوسرے لفظوں میں تنویر ایکشن بالکل ختم ہو کر رہ گیا ہے۔ اس طرف توجہ دیجئے اور میری خواہش ہے کہ آپ ایک خصوصی نمبر تنویر پر لکھیں کیونکہ وہ میرا پسندیدہ کردار ہے اور وادی مشکبار پر بھی آپ کا ناول کافی عرصہ سے پڑھنے کو نہیں ملا۔ امید ہے آپ ضرور اس پر توجہ دیں گے"۔

محترم ڈاکٹر ایم لیسین صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک جسمانی فائٹ کا تعلق ہے تو آپ کی یہ بات درست ہے کہ موجودہ ناولوں میں اس کی خاصی کمی نظر آنے لگ گئی ہے۔ دراصل اس کی وجہ عمران کی بالغ نظری بن گئی ہے۔ وہ اسے اب محض تماشہ سمجھنے لگ گیا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ جب جسمانی فائٹ کے بغیر کام آگے بڑھ سکتا ہے تو کیا ضروری ہے کہ بچوں کی طرح اچھل کود کی جائے البتہ جہاں واقعی اس کی ضرورت سامنے آتی ہے وہاں جسمانی فائٹ بھی ہوتی ہے۔ البتہ آپ کا اور دوسرے قارئین کا اصرار عمران تک پہنچا دیا جائے گا۔ مجھے امید ہے کہ وہ اپنے کارناموں کی داد دینے والوں کی فرمائشوں کا ضرور خیال رکھے گا۔ جہاں تک تنویر

پر خصوصی ناول کا تعلق ہے تو ایسا ناول کافی عرصہ پہلے لکھا جا چکا ہے جس کا نام "ڈیشنگ ایجنٹ" ہے۔ شاید یہ آپ کی نظروں سے نہیں گزرا۔ وادی مشکبار پر انشاء اللہ جلد ناول لکھنے کی کوشش کروں گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

رکن سٹی ضلع منڈی بہاؤالدین سے ثاقب ریاض لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کی تعریف کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ یہاں ہمارے علاقے کے سب پڑھے لکھے افراد آپ کے بے حد پرستار ہیں اور ہماری دلی خواہش ہے کہ حکومت بھی آپ کی جاسوسی ادب میں بے پناہ خدمات کا احساس کرے اور آپ کو اس سلسلے میں کوئی خصوصی ایوارڈز دیئے جائیں"۔

محترم ثاقب ریاض صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پڑھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جس خلوص اور محبت سے خط لکھا ہے اس کے لئے میں آپ کا بے حد مشکور ہوں۔ آپ سب قارئین کے خلوص اور محبت سے بھرے خطوط ہی سب سے بڑا ایوارڈ ہیں اور اللہ تعالیٰ کا بے حد کرم ہے کہ ایسے ایوارڈز مجھے کثیر تعداد میں روزانہ ملتے رہتے ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسّلام

مظہر کلیم ایم اے

شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے۔ آسمان پر موجود سفید بادلوں کے کنارے تیزی سے سرخ ہوتے چلے جا رہے تھے جبکہ عمران اپنی کار میں بیٹھا شہر سے تقریباً دو اڑھائی سو کلومیٹر دور ایک مضافاتی قصبے راج پور کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اسے دارالحکومت سے نکلے ہوئے کئی گھنٹے گزر چکے تھے۔ اس کا خیال تھا کہ وہ رات پڑنے سے پہلے پہلے راج پور پہنچ جائے گا جہاں کے رہنے والے ڈاکٹر نوشاہی سے ملاقات کے لئے اس نے اتنا لمبا سفر اختیار کیا تھا لیکن اس وقت اس کی کار انتہائی کم رفتار سے چلی جا رہی تھی اور چلتی کیا اس طرح مسلسل اچھل رہی تھی جیسے کار کے پہیوں کے نیچے کھلنے اور بند ہونے والے سپرنگ لگے ہوئے ہوں اور کار چلنے کی وجہ سے چھوٹے بڑے پتھر اس طرح اچھل رہے تھے کہ جیسے کوئی بازی گر انہیں باقاعدہ ایک ترتیب کے ساتھ فضا میں اچھال رہا ہو۔ اس کی وجہ یہ

تھی کہ اس غیر پختہ سڑک کو پختہ کرنے کا کام جاری تھا اور اس کے لئے پوری سڑک پر پتھر بچھا دیئے گئے تھے لیکن نہ ابھی ان پتھروں کو پریس کیا گیا تھا اور نہ ہی ان پر باریک بجری ڈالی گئی تھی اس لئے اس سڑک پر بظاہر سفر تقریباً ناممکن ہو گیا تھا لیکن عمران کو اس سڑک کے علاوہ راج پور جانے کا اور کوئی راستہ بھی معلوم نہیں تھا اور پھر وہ کئی گھنٹوں کے مسلسل سفر کرنے کی وجہ سے تھک بھی گیا تھا اور سب سے زیادہ مسئلہ یہ تھا کہ وہ کار میں اکیلا تھا۔ ڈاکٹر نوشاہی الیکٹرونکس کا بین الاقوامی شہرت رکھنے والا سائنس دان تھا۔ اس کی پوری زندگی کارمن میں گزری تھی اور ایک لحاظ سے اس نے اپنی پوری زندگی الیکٹرونکس کے لئے وقف کر دی تھی کیونکہ اس نے شادی نہیں کی تھی اور پھر اب جب عمر بڑھ جانے کی وجہ سے وہ اکثر بیمار رہنے لگا تو وہ کارمن کو خیرباد کہہ کر واپس اپنے آبائی قصبے راج پور آگیا تھا کیونکہ اس کا کہنا تھا کہ اس کی موت اس کے اپنے آدمیوں کے درمیان ہونی چاہئے کیونکہ اپنے لوگ تو پھر بھی مرنے والوں کو کبھی نہ کبھی یاد کر لیا کرتے ہیں جبکہ کارمن والوں نے تو اس کی صرف ایک آدھ تصویر کسی لیبارٹری میں لگا کر پھر ہمیشہ کے لئے اسے بھول جانا تھا۔ چنانچہ وہ اچانک کارمن کو خیرباد کہہ کر راج پور پہنچ گیا لیکن ظاہر ہے طویل عرصہ ملک سے باہر رہنے والا جب واپس آئے تو اسے علاقے کی حالت کافی بدلی ہوئی محسوس ہوتی ہے اور وہ لوگ جو انہیں اور ان کے آباؤاجداد کو جانتے تھے وہ سب سوائے چند ایک

کے مر چکے تھے اس لئے انہیں وہ محبت اور اپنائیت یہاں بھی نہ مل سکی تھی جس کا تصور کر کے وہ واپس آئے تھے لیکن یہاں انہوں نے اپنی معروفیت ایک بار پھر الیکٹرونکس میں تلاش کر لی اور اپنی آبائی حویلی میں بھی ایک کافی بڑی اور جدید لیبارٹری بنا کر کام کرنے اور تجربات کرنے میں مصروف ہوگئے۔ ڈاکٹر نوشاہی اکیلے رہتے تھے اور سائنس کے خشک مضمون میں عمر گزارنے کی وجہ سے بڑھاپے میں اب کافی حد تک سنکی ہو چکے تھے۔ ان کے سنکی ہونے کا بڑا ثبوت یہ تھا کہ وہ کسی عورت کو دیکھنا بھی پسند نہ کرتے تھے۔ ان کا نظریہ تھا کہ عورت سے مل کر مرد بیوقوف بن جاتا ہے اور ڈاکٹر نوشاہی بے وقوف بننا تو ایک طرف بے وقوف کہلوانا بھی پسند نہ کرتے تھے۔ انہیں زعم تھا کہ وہ انتہائی عقلمند آدمی ہیں اور ان جیسا عقلمند اور کوئی اس دنیا میں موجود نہیں ہے۔ عمران کی ملاقات دارالحکومت میں الیکٹرونکس کی ایک سائنس کانفرنس میں ڈاکٹر نوشاہی سے ہوئی تھی۔ اس سائنس کانفرنس میں ڈاکٹر نوشاہی نے بھی مقالہ پڑھا تھا اور عمران اس مقالے کو سننے کے بعد ڈاکٹر نوشاہی کے علم اور ذہانت کا قائل ہو گیا تھا۔ چنانچہ اس نے ڈاکٹر نوشاہی سے مل کر ان سے جب بات چیت کی تو ڈاکٹر نوشاہی بھی اس کی گفتگو سے بے حد متاثر ہوئے اور انہوں نے مزید تفصیل سے بات کرنے کے لئے عمران کو باقاعدہ راج پور آنے کی دعوت دے دی۔ عمران چونکہ ان دنوں فارغ تھا اور ڈاکٹر نوشاہی سے اس کی جس موضوع پر بات

چیت ہوئی تھی وہ الیکٹرونکس کی دنیا میں انقلاب برپا کر دینے والی
ایک ایسی ایجاد تھی جسے عوام کی تفریح کے لئے بھی استعمال کیا جا
سکتا تھا اور دفاعی مقاصد کے لئے بھی اس لئے عمران اس بارے میں
مزید معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ یہ ایک مائیکروچپ تھی جو شاید
موجودہ چپ سے بہت آگے کی ایجاد تھی۔ اس مائیکروچپ کی مدد سے
کسی عام سے کمپیوٹر کو ماسٹر کمپیوٹر بلکہ سپر ماسٹر کمپیوٹر میں تبدیل کیا
جا سکتا تھا اور اس طرح مائیکروچپ کی مدد سے کسی بھی دفاعی
طیارے کو دنیا کا تیز ترین اور سو فیصد درست نشانہ لگانے والے
طیارے میں تبدیل کیا جا سکتا تھا۔ ایسا طیارہ جو اپنی بے پناہ رفتار کی
وجہ سے راڈار کو بھی پیچھے چھوڑ سکتا تھا اور طیارہ شکن میزائل سسٹم
کو بھی دھوکہ دے سکتا تھا اور عمران کے نقطہ نظر سے ایسی ایجاد
دفاعی نظام کو بہتر بنانے کے لئے ایک نایاب ایجاد تھی۔ یہی وجہ تھی
کہ عمران اس میں گہری دلچسپی لے رہا تھا اور اس سلسلے میں وہ ڈاکٹر
نوشاہی سے ملنے جا رہا تھا۔ چونکہ اس کا مقصد ڈاکٹر نوشاہی سے
انتہائی سنجیدہ باتیں کرنے کا تھا اس لئے اس نے کسی کو ساتھ لے
جانے کا سوچا ہی نہ تھا لیکن اس وقت اس سڑک کی وجہ سے اس کی
جو حالت ہو رہی تھی اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ جوزف اور جوانا کو
ساتھ لے آتا اور کار ان دونوں کے کندھوں پر رکھ کر انہیں کہتا کہ وہ
اس پتھریلی سڑک کی بجائے اسے کھیتوں میں گزار کر کسی اور اچھی
سڑک پر پہنچا دیں لیکن ظاہر ہے اب وہ اتنا فاصلہ طے کر چکا تھا کہ نہ

وہ واپس جا سکتا تھا اور نہ راستے میں کہیں رک سکتا تھا جبکہ راج پور
ابھی تقریباً ساٹھ ستر میل کے فاصلے پر تھا جبکہ اس کے اندازے کے
مطابق یہ پتھریلی سڑک ابھی کئی میل تک زیر تعمیر تھی۔ عمران اچھلتا
کودتا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا کہ اچانک وہ چونک پڑا جب اس نے کار
کے انجن کی کیفیت دکھانے والے ڈائل پر نظر ڈالی تو اس نے دیکھا
کہ کار کا انجن خاصا گرم ہو چکا ہے۔ اس نے سوچا کہ شاید مسلسل
اچھلنے کی وجہ سے انجن پر دباؤ پڑ رہا ہے اس لئے وہ گرم ہو گیا ہے اور
ٹھیک سڑک پر پہنچ کر شاید نارمل ہو جائے لیکن تھوڑا سا فاصلہ طے
کرنے کے بعد جب انجن بے حد گرم ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی انجن
سیلڈ ہو جانے کا خطرہ ظاہر کرنے والی سرخ لائٹ جل اٹھی تو عمران
نے بے اختیار انجن بند کر دیا اور کار روک دی۔ عمران نے بونٹ
کھولنے والا بٹن پریس کیا اور پھر نیچے اتر کر اس نے جب کار کا بونٹ
اٹھایا تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ کار کے انجن سے باقاعدہ
دھواں نکل رہا تھا اور ریڈی ایٹر کے ساتھ منسلک پانی کی بوتل خالی
ہو چکی تھی۔ اس نے ریڈی ایٹر کا ڈھکن ہٹایا تو بے اختیار اس کے
منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ ریڈی ایٹر میں موجود تمام
پانی ختم ہو چکا تھا اور پورا ریڈی ایٹر خشک نظر آ رہا تھا۔ عمران نے
اب ریڈی ایٹر کو چیک کرنا شروع کر دیا کیونکہ پانی اس طرح تو ختم
نہ ہو سکتا تھا۔ پانی یقیناً بہہ گیا ہے جس کی وجہ سے انجن گرم ہو گیا
تھا اور پھر تھوڑی سی چیکنگ کے بعد اس نے وہ باریک سا سوراخ

تلاش کر لیا جس سے پانی نکل رہا تھا۔ یہ سوراخ یقیناً کسی نوکیلے پتھر کی ضرب کی وجہ سے ہوا تھا۔ عمران نے بے اختیار ادھر ادھر دیکھا تاکہ کہیں سے پانی حاصل کر کے اسے ریڈی ایٹر میں ڈالے لیکن دور دور تک بس کھیت ہی کھیت پھیلے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ اس نے سوچا کہ ان کھیتوں کو پانی دینے کے لئے یقیناً کہیں نہ کہیں ٹیوب ویل موجود ہو گا اس لئے اس نے کار کا بونٹ بند کیا اور ڈگی میں سے ایک بڑا کین نکال کر وہ ایک طرف کو چل پڑا۔ کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد اچانک اسے دور درختوں کے ایک جھنڈ کے پاس جدید طرز کا ایک مکان بنا ہوا نظر آیا تو وہ اس قدر جدید مکان اس ماحول میں دیکھ کر خاصا حیران ہوا لیکن اس مکان کو دیکھ کر اسے بہرحال خوشی ضرور ہوئی تھی کہ اسے یہاں سے پانی آسانی سے مل سکے گا۔ چنانچہ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس مکان کی طرف بڑھنے لگا۔ مکان خاصا بڑا اور حویلی کے انداز کا تھا۔ بالکل ان مکانوں جیسا جو یورپ کے دیہات میں امراء اپنی تفریح کے لئے خصوصی طور پر بنایا کرتے تھے۔ مکان کے کمروں کی کھڑکیوں سے تیز روشنی نکل رہی تھی حالانکہ اس مکان کے ساتھ نہ بجلی کا کوئی پول نظر آ رہا تھا اور نہ ہی دور دور تک کوئی پول موجود تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ جنریٹر سے بجلی پیدا کی جا رہی ہے"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ ایک پھاٹک کے سامنے پہنچ گیا۔ وہاں باقاعدہ کال بیل موجود تھی لیکن پھاٹک پر نہ کوئی نیم

پلیٹ موجود تھی اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی نام یا نمبر وغیرہ لکھا ہوا تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کیا اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اندر سے کتے کے بھونکنے کی تیز آواز سنائی دی جو تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھی چلی آ رہی تھی۔

"خاموش رہو پاور۔ اب تم کچھ زیادہ ہی بدتمیز ہوتے جا رہے ہو"۔ اچانک ایک نسوانی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کتا یکلخت خاموش ہو گیا۔ نسوانی آواز پھاٹک کے قریب سے سنائی دی تھی اور عمران اس آواز کو سن کر ہی سمجھ گیا تھا کہ بولنے والی نہ صرف نوجوان ہے بلکہ وہ غیر ملکی ہے۔ اس پر عمران حیران بھی ہوا تھا کہ ان کھیتوں کے درمیان یہ غیر ملکی لڑکی اس پراسرار انداز میں کیوں رہ رہی ہے۔ دوسرے لمحے سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک لڑکی باہر آ گئی۔ اس نے جینز اور شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کے اخروٹی رنگ کے بال اس کے کاندھوں پر پڑ رہے تھے۔ اس کے پیچھے گہرے سیاہ رنگ کا کتا بھی باہر آ گیا لیکن وہ خاموش تھا۔ عمران نے لڑکی کو دیکھا تو بے حد حیران ہوا کیونکہ لڑکی غیر ملکی نہیں تھی بلکہ خالصتاً مقامی تھی۔ البتہ اس کا لباس پہننے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ غیر ممالک میں رہ چکی ہے۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ"...... عمران نے فوراً ہی انتہائی خشوع خضوع سے سلام کرتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام اور باقی وہ فقرہ بھی جو تم نے پہلے کہا ہے کیونکہ

"مجھے وہ فقرہ پورا نہیں آتا"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس کا لہجہ سن کر اب بھی عمران کو یہی محسوس ہوا تھا کہ یہ لڑکی غیر ملکی ہے۔

"میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور میں یہاں پردیس میں بے کار ہو گیا ہوں"...... عمران نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا اور وہ لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔

"ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) لیکن یہاں تو اس کیڈر کی یا کسی بھی قسم کے کیڈر کی ملازمت نہیں ہے"...... لڑکی نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے عمران کی تعلیم کے مطابق اسے ملازمت نہ دے کر وہ کوئی بہت بڑا جرم کر رہی ہو۔

"آپ کا کوئی نام تو ہو گا یا آپ کے والدین آپ کا نام رکھنا بھول گئے ہیں۔ ویسے اگر ایسا ہے بھی سہی تو میں آپ کا نام رکھ سکتا ہوں۔ ہمارے ہاں بھولی بڑا پیارا سا اور خوبصورت نام ہے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اچھا نام ہے لیکن آپ نے ادھورا نام بتایا ہے۔ پورا نام بھولی بھالی ہونا چاہئے۔ ویسے میرا نام رخشندہ ہے۔ آپ چاہیں تو رخشی بھی کہہ سکتے ہیں"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے آپ کو بتایا ہے کہ میں آپ کے کھیتوں کے قریب سڑک پر بے کار ہو گیا ہوں اور مجھے پانی چاہئے"...... عمران نے اصل بات پر آتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کار کو پیاس لگ گئی ہے"...... رخشندہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"کار کے ریڈی ایٹر میں پتھر لگنے کی وجہ سے سوراخ ہو گیا ہے جس کی وجہ سے ریڈی ایٹر میں موجود پانی بہہ گیا ہے اور کار کا انجن گرم ہو گیا ہے۔ اب پانی ڈال کر میں اسے ٹھنڈا کروں گا تو پھر ہی میری بات سنے گا ورنہ تو اس نے کان بند کر رکھے ہیں۔ میرا مطلب ہے سٹارٹ نہیں ہو رہی"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پھر تو آپ کی کار کے ساتھ ٹیوب ویل لگانا پڑے گا یا آپ کی کار کو ٹیوب ویل کے قریب لے جانا پڑے گا کیونکہ ادھر آپ پانی ڈالتے رہیں گے اور ادھر پانی ساتھ ساتھ بہتا رہے گا۔ پھر کیا ہو گا"...... رخشندہ نے کہا۔

"اس کی فکر مت کریں۔ میرے پاس پسی ہوئی ہلدی کی پڑیا موجود ہے۔ سفر کے دوران میں اپنے لئے اگر میڈیکل باکس کار میں رکھتا ہوں تو کار کے لئے بھی ایک میڈیکل باکس میرے ساتھ ہوتا ہے اور اس میڈیکل باکس میں پسی ہوئی ہلدی کی ایک پڑیا موجود ہوتی ہے۔ میں ریڈی ایٹر میں ہلدی ڈالوں گا تو ریڈی ایٹر کی اندرونی سطح گرم ہونے کی وجہ سے ہلدی اس سوراخ کو عارضی طور پر بند کر دے گی اور مجھے اتنا وقت مل جائے گا کہ میں کار کو واپس ورکشاپ تک لے جا سکوں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ حیرت ہے۔ سنا کرتے تھے کہ زخموں پر ہلدی لگائی جاتی

سنٹرل ہسپتال میں چلے جائیں۔ انکل نوشاہی سے آپ کی اب وہیں ملاقات ہو سکتی ہے"...... رخشندہ نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"ہسپتال۔ کیوں کیا ہوا ہے"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"وہی جو انوکھی ایجاد کرنے والوں کے ساتھ اکثر ہوتا ہے۔ انکل نوشاہی نے بھی ذاتی لیبارٹری بنا رکھی تھی۔ وہ رات رات بھر لیبارٹری میں کام کرتے رہتے تھے جبکہ ملازم رات کو چلے جاتے ہیں۔ صبح کو ملازم واپس آتے ہیں۔ آج صبح جب ملازم آئے تو انکل نوشاہی شدید زخمی حالت میں لیبارٹری میں پڑے پائے گئے جبکہ ان کی تمام لیبارٹری کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ ملازموں نے انہیں فوری طور پر ہسپتال پہنچایا۔ میں ابھی تھوڑی دیر پہلے ہسپتال سے واپس آئی ہوں کیونکہ مجھے کچھ ضروری کام نمٹانے تھے۔ ویسے انکل کی حالت بے حد سیریس ہے اور ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کیا ہے"...... رخشندہ نے کہا تو عمران حیرت بھری نظروں سے رخشندہ کو دیکھتا رہ گیا۔

"اس کے باوجود آپ اب بتا رہی ہیں۔ حیرت ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو آپ کا مطلب تھا کہ میں انکل نوشاہی کے غم میں بولنا بھی چھوڑ دوں۔ مریں گے تو انکل ہی مریں گے میں تو نہیں مر رہی"۔

رخشندہ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اوکے۔ بہرحال آپ کا شکریہ۔ آپ نے مجھے مزید سفر سے بچا لیا۔ اب اجازت"...... عمران نے اجازت لیتے ہوئے کہا۔

"میری طرف سے صرف اجازت ہی نہیں بلکہ مکمل اجازت سمجھیں کیونکہ اب آپ نے دوبارہ تو آنا نہیں کیونکہ آپ انکل کے اتنے بھی ہمدرد نہیں ہو سکتے کہ ان کی قبر پر بھی آتے رہیں اللہ حافظ"۔ رخشندہ نے کہا اور واپس مڑ گئی اور عمران حیرت سے اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ رخشندہ کا یہ روپ اس کی سمجھ میں نہ آیا تھا۔ بہرحال عمران کار میں بیٹھا اور اس نے کار موڑ کر دوبارہ اس کا رخ دارالحکومت کی طرف کر دیا۔ ڈاکٹر نوشاہی کے اس طرح زخمی ہونے اور خاص طور پر لیبارٹری کی تباہی نے اس کو سوچنے پر مجبور کر دیا تھا کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے ڈاکٹر نوشاہی کسی ایسے فارمولے پر تو کام نہیں کر رہے تھے جس کے لئے ایسا اقدام کیا جا سکتا ہو۔ دارالحکومت کے نواح میں پہنچ کر عمران نے سب سے پہلے ایک ورکشاپ کا رخ کیا تاکہ ریڈی ایٹر کی مرمت کرا سکے اور پھر ورکشاپ سے فارغ ہو کر وہ تیز رفتاری سے کار چلاتا ہوا سنٹرل ہسپتال کی طرف بڑھتا چلا گیا تاکہ ڈاکٹر نوشاہی کے بارے میں معلوم کر سکے۔ اس کا خیال تھا کہ اگر ڈاکٹر نوشاہی کو ہوش آ گیا ہو گا تو ان سے اس بارے میں بات ہو سکتی ہے کہ اصل مسئلہ کیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ ڈاکٹر نوشاہی

بھی یقیناً کسی ایسے کام میں مصروف تھے جس کی وجہ سے یہ کارروائی ہوئی ہے اور بہرحال یہ بات تو طے تھی کہ ایسی کارروائی نہ عام لوگ کر سکتے ہیں اور نہ ہی یہ ان کا کام ہے۔ اس کے پیچھے لازماً کسی خاص تنظیم کا ہاتھ ہے اور وہ اس بارے میں تشویش کا شکار ہو رہا تھا۔

دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا اور دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔

"رخشندہ تم اور یہاں اس وقت۔ خیریت"...... ادھیڑ عمر آدمی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ایک اہم اطلاع دینے آئی ہوں ڈیوڈ"...... کمرے میں آنے والی لڑکی جو رخشندہ تھی، نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"کیسی اطلاع۔ کیا ہوا ہے"...... ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے معروف ایجنٹ علی عمران کے بارے میں مجھے بتایا تھا"...... رخشندہ نے کہا

تو ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں کیوں۔ کیا ہوا ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"عمران انکل نوشاہی سے ملنے ان کی لیبارٹری میں جا رہا تھا کہ راستے میں اس کی کار خراب ہو گئی اور وہ میرے پاس پہنچ گیا۔ پھر مجبوراً مجھے اسے بتانا پڑا کہ انکل نوشاہی ہسپتال میں ہیں اور وہ واپس مڑ گیا۔ پھر مجھے ہسپتال سے اطلاع مل گئی کہ عمران وہاں سے واپسی پر سیدھا ہسپتال پہنچا لیکن انکل نوشاہی کی حالت خراب تھی اور وہ بے ہوش تھے اس لئے وہ واپس چلا گیا"...... رخشندہ نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر نوشاہی کا خاتمہ اب ضروری ہو گیا ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"ہاں۔ اس لئے میں آئی ہوں۔ اگر انکل نوشاہی کو ہوش آ گیا تو پھر عمران ان سے اصل بات معلوم کر لے گا جبکہ ان کی موت کے بعد معاملات ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گے اور میں یہ کام نہیں کر سکتی کیونکہ ہسپتال والے مجھے اچھی طرح جانتے ہیں"...... رخشندہ نے کہا۔

"تم نے پہلے ہی ادھورا کام کیا ہے۔ تمہیں تو کہا گیا تھا کہ ڈاکٹر نوشاہی کا خاتمہ ضروری ہے لیکن وہ بچ گیا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"میں نے تو اپنی طرف سے اسے ختم کر دیا تھا۔ نجانے اس کی جان کیسے بچ گئی۔ بہرحال اب یہ کام تم نے کرانا ہے اور جلدی ورنہ چیف باس کو اطلاع مل گئی تو وہ الٹا ہمارے ڈیتھ آرڈر جاری کر

دے گا"...... رخشندہ نے کہا۔

"لیکن اگر ہسپتال میں ڈاکٹر نوشاہی کو گولی مار کر ہلاک کیا گیا تو عمران مزید مشکوک ہو جائے گا اور اس طرح معاملات مزید خراب ہو جائیں گے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ بات تو تمہاری ٹھیک ہے لیکن اگر انکل کو ہوش آ گیا تو پھر"...... رخشندہ نے پریشان سے لہجے میں کہا لیکن ڈیوڈ نے رخشندہ کو کوئی جواب دینے کی بجائے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"سنٹرل ہسپتال"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر عاطف سے بات کرائیں میں وانیال بول رہا ہوں"۔ ڈیوڈ نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر عاطف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا فون محفوظ ہے ڈاکٹر عاطف"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"ہاں۔ آپ کا نام سن کر پہلا کام میں نے یہی کیا تھا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ ڈاکٹر نوشاہی کی کیا پوزیشن ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"ابھی تک تو سیریئس ہے لیکن ڈاکٹر آصف جمال کا خیال ہے کہ وہ جلد ہی ہوش میں آجائے گا۔ اس کے آپریشن کامیاب رہے ہیں اور اب تو ویسے بھی اس کی خبر گیری اعلیٰ پیمانے پر کی جا رہی ہے کیونکہ انتہائی اعلیٰ حکام نے خصوصی طور پر ہدایات جاری کی ہیں"۔ ڈاکٹر عاطف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر کیا تم اسے ختم کر سکتے ہو۔ اس انداز میں کہ اس کی موت طبعی محسوس ہو"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"پہلے تو شاید ممکن ہو جاتا لیکن اب تو بہت مشکل ہے۔ ان کی خصوصی حفاظت کی جا رہی ہے"...... ڈاکٹر عاطف نے ہچکچاتے ہوئے انداز میں کہا۔

"سنو ڈاکٹر عاطف۔ یہ کام فوری کرنا ہے اور لازماً کرنا ہے اور تمہیں اس کا خصوصی انعام بھی ملے گا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"کتنا انعام"...... ڈاکٹر عاطف نے چونک کر پوچھا۔

"تم بتاؤ کتنا چاہتے ہو"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"دس لاکھ روپے کم از کم۔ بڑا رسکی کام ہے"...... ڈاکٹر عاطف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ دس لاکھ مل جائیں گے لیکن کام فوری اور بے داغ ہونا چاہئے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"آدھے گھنٹے بعد کامیابی کی اطلاع دوں گا"...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اوکے۔ میں تمہاری کال کا انتظار کروں گا"...... ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"خاصی بھاری رقم مانگی ہے اس نے"...... رخشندہ نے کہا تو ڈیوڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"رقم کیسی۔ اس نے معاوضہ طلب کر کے اپنی موت کے پروانے پر مہر لگا دی ہے"...... ڈیوڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ کہیں اس سے وہ عمران مزید شک میں نہ پڑ جائے"۔ رخشندہ نے چونک کر کہا۔

"فکر مت کرو۔ ڈیوڈ نے کچی گولیاں نہیں کھیلیں۔ روڈ ایکسیڈنٹ ہو گا اور ایسا اکثر ہوتا رہتا ہے"...... ڈیوڈ نے کہا تو رخشندہ نے اس بار اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ پھر آدھے گھنٹے بعد ڈاکٹر عاطف کی کال آ گئی۔

"کیا ہوا"...... ڈیوڈ نے پوچھا۔

"کام ہو گیا ہے"...... ڈاکٹر عاطف نے کہا۔

"تفصیل بتاؤ۔ کیسے کام کیا ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"تفصیل کی بات چھوڑو۔ کام بے داغ انداز میں ہوا ہے۔ کسی کو شک تک نہیں پڑ سکتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نہیں ڈاکٹر عاطف۔ میں نے چیف کو تفصیلی رپورٹ دینی ہے"۔ ڈیوڈ نے کہا۔

"ایک شرط پر بتا سکتا ہوں کہ تم معاوضہ دینے سے انکار نہیں

کروگے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ارے نہیں۔ معاوضہ تو بہرحال تمہیں ملنا ہی ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"میں نے ان کی ڈرپ میں ایک ایسا انجکشن شامل کر دیا تھا جس سے ایسا کیمیکل ری ایکشن ہو گیا کہ ڈاکٹر نوشاہی فوراً ہلاک ہو گئے اور ان کی موت بہرحال طبعی ہی سمجھی جائے گی"...... ڈاکٹر عاطف نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں کام چاہئے تھا جو ہو گیا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"اب معاوضہ کب ملے گا"...... ڈاکٹر عاطف نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"جب آجاؤ معاوضہ مل جائے گا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"ابھی آجاؤں"...... ڈاکٹر عاطف نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ رات کو آنا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے میں پہنچ جاؤں گا"...... ڈاکٹر عاطف نے کہا۔

"ٹھیک ہے جس طرح پہلے تمہیں معاوضہ ملتا رہا ہے ویسے ہی ملے گا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"بے حد شکریہ"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈیوڈ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اب اس ڈاکٹر کو اس طرح ختم کرنا کہ کسی کو شک نہ

پڑے"۔ رخشندہ نے کہا۔

"بے فکر رہو۔ سب کام ہماری مرضی کے مطابق ہی ہو گا لیکن اب چیف کو اطلاع دینا ہو گی"...... ڈیوڈ نے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں نے فون کے نچلے حصے میں لگے ہوئے سفید رنگ کے ایک بٹن کو پریس کر دیا۔

"لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دو"...... رخشندہ نے کہا تو ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف۔ پاکیشیا سے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"یس۔ کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں پوچھا گیا۔

"چیف۔ ڈاکٹر نوشاہی کے بارے میں عمران کو معلوم ہو گیا ہے اور وہ ہسپتال پہنچ گیا جس کی وجہ سے مجھے اسے فوری طور پر ختم کرانا پڑا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"تفصیل بتاؤ۔ یہ انتہائی اہم بات ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا تو ڈیوڈ نے رخشندہ کی آمد سے لے کر ڈاکٹر عاطف تک تمام بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ رخشندہ اس کی نظروں میں آ چکی ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن چیف۔ رخشندہ پر تو اسے کسی طرح بھی شک نہیں پڑ سکتا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"کیا رخشندہ ادھر موجود ہے"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"یس چیف"...... ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"اسے رسیور دو"...... چیف نے کہا تو ڈیوڈ نے رسیور رخشندہ کی طرف بڑھا دیا۔

"یس چیف۔ رخشندہ بول رہی ہوں"...... رخشندہ نے رسیور لے کر کہا۔

"تم پر اس عمران کو شک تو نہیں پڑا"...... چیف نے کہا۔

"اوہ نہیں چیف۔ مجھ پر اسے کیسے شک پڑ سکتا ہے۔ صرف ڈاکٹر نوشاہی سے خطرہ تھا کہ اگر وہ ہوش میں آ گیا تو اس نے میرا نام بتا دینا تھا اس لئے ڈیوڈ نے اسے فوری ختم کرا دیا"...... رخشندہ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر بھی محتاط رہنا۔ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ اگر اسے معمولی سا بھی شک پڑ گیا تو وہ کسی بھوت کی طرح ہمارے پیچھے لگ جائے گا"...... چیف نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ میں اپنی ذمہ داری سمجھتی ہوں"۔ رخشندہ نے جواب دیا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رخشندہ نے رسیور رکھ دیا۔

"اب اجازت"...... رخشندہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"چیف اس عمران کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے اس لئے پلیز ہر طرح محتاط رہنا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے"...... رخشندہ نے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلی گئی تو چند لمحوں تک ڈیوڈ بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنا شروع کر دیئے۔

"ہاشم بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"دو کام کرنے ہیں فوری"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"یس باس۔ فرمائیں"...... ہاشم نے کہا۔

"رخشندہ ابھی میرے آفس سے نکل کر گئی ہے۔ وہ اپنی رہائش گاہ کی طرف ہی جائے گی۔ اس کا اس انداز میں خاتمہ کرو کہ کسی کو ہم پر شک نہ پڑے اور دوسرا کام یہ کہ ڈاکٹر عاطف رات کو کلب آئے گا معاوضہ لینے۔ اس کا بھی اس انداز میں خاتمہ کرنا ہے کہ ہم پر کسی طرح بھی کوئی بات نہ آئے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... ہاشم نے بڑے سپاٹ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انتہائی احتیاط سے کام ہونا چاہئے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈیوڈ نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے کیونکہ وہ چیف کا اشارہ سمجھ گیا تھا کہ رخشندہ عمران کی نظروں میں آ گئی ہے اس لئے اس کا خاتمہ ضروری ہو گیا ہے۔

دانش منزل کے آپریشن روم میں عمران اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ بلیک زیرو کچن میں چائے بنانے کے لئے گیا ہوا تھا۔ عمران ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"صفدر نے رپورٹ دی ہے کہ ڈاکٹر نوشاہی کی بھتیجی رخشندہ کو کار چلاتے ہوئے گولی ماری گئی ہے اور اس کی کار الٹ گئی اور بظاہر یہ ایکسیڈنٹ تھا لیکن پوسٹ مارٹم کے بعد یہ اطلاع ملی ہے کہ اس کو دور مار رائفل سے گولی ماری گئی ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"قاتلوں کے بارے میں کوئی کام کیا گیا ہے یا نہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ صفدر اور تنویر دونوں اس سلسلے میں کام کر رہے ہیں"...... جولیا نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر عاطف کے بارے میں کوئی رپورٹ ملی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"صدیقی اور چوہان اس سلسلے میں کام کر رہے ہیں۔ ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں ملی"...... جولیا نے کہا۔

"جیسے ہی کوئی خاص بات معلوم ہو فوری رپورٹ دینا"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس دوران بلیک زیرو کچن سے واپس آکر چائے کی ایک پیالی عمران کے سامنے رکھ چکا تھا اور دوسری پیالی لئے وہ اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے ڈاکٹر نوشاہی کی لیبارٹری کا جائزہ لیا ہے۔ کیا کوئی خاص بات معلوم ہوئی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ یہ ساری کارروائی ڈاکٹر نوشاہی کی بھتیجی رخشندہ نے کی تھی کیونکہ ڈاکٹر نوشاہی نے لیبارٹری میں ایک خفیہ کیمرہ نصب کیا ہوا تھا جس کا علم شاید رخشندہ کو نہیں تھا اس لئے رخشندہ کو چیک کیا گیا تو اس کے ایکسیڈنٹ کی خبر آگئی اور اب جولیا نے رپورٹ دی ہے کہ یہ ایکسیڈنٹ نہیں تھا بلکہ اسے باقاعدہ ہلاک کیا گیا ہے"...... عمران نے چائے کی چسکی لے کر

تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر نوشاہی کی موت کے فوراً بعد سنٹرل ہسپتال کے ڈاکٹر عاطف کی اچانک موت، ادھر رخشندہ کی اس انداز میں موت سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی خاص کام ہو رہا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ شواہد تو یہی ہیں لیکن ابھی تک کوئی واضح بات سامنے نہیں آرہی"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں چائے پینے میں مصروف ہو گئے۔ چائے پینے کے بعد عمران دوبارہ فائل کے مطالعہ میں مصروف ہو گیا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس بار بھی عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران یہاں ہے یا نہیں"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"نہ بھی ہو تو حکم سلطان کے بعد اسے کان سے پکڑ کر پیش کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران۔ ڈاکٹر نوشاہی کے سلسلے میں وزارت سائنس سے ایک اہم رپورٹ بھجوائی گئی ہے۔ ڈاکٹر نوشاہی نے کچھ عرصہ قبل وزارت سائنس کو ایک ایسے آلے کی تیاری کے بارے میں رپورٹ دی تھی

بلیک زیرو نے کہا۔

"ابھی تو ابتداء ہے۔ دیکھو اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے"۔ عمران نے کہا اور ایک بار پھر فائل کے مطالعہ میں مصروف ہو گیا اور اچانک وہ چونک پڑا۔ ایسے جیسے اچانک اسے کوئی خیال آگیا ہو۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے عمران کے چونکنے پر پوچھا۔

"میں نے سلیمان کو ہدایت ہی نہیں کی کہ وہ سر سلطان کی طرف سے ملنے والی فائل یہاں پہنچا دے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

صدیقی نے کار رین بو کلب کی پارکنگ میں روکی اور پھر وہ نیچے اتر آیا۔ کار میں اس کے ساتھ چوہان بھی موجود تھا۔ وہ بھی کار سے نیچے اترا تو صدیقی نے کار لاک کی اور پھر پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر وہ دونوں مین گیٹ کی طرف چل پڑے۔

"یہ کلب تو امراء کی آماجگاہ ہے۔ یہاں کا مینجر اس ٹائپ کے کام کیسے کر سکتا ہے"...... چوہان نے صدیقی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"ان لوگوں کے کئی روپ ہوتے ہیں۔ بظاہر معزز نظر آتے ہیں لیکن دراصل یہ انتہائی کم ظرف، بدمعاش اور گھٹیا ہوتے ہیں۔ یہ ہر وہ کام کر گزرتے ہیں جن سے انہیں بھاری دولت مل سکے"۔ صدیقی نے جواب دیا تو چوہان نے اثبات میں سرہلا دیا۔ کلب کا ہال خاصا وسیع اور انتہائی اعلیٰ پیمانے پر سجایا گیا تھا۔ ہال میں موجود افراد اپنے

لباس اور انداز سے ہی طبقہ امرا سے متعلق دکھائی دے رہے تھے۔ ہال کا ماحول انتہائی پرسکون تھا۔ باوردی ویٹر بے آواز انداز میں چلتے ہوئے مختلف میزوں پر سروس دے رہے تھے۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے ایک نوجوان لڑکی اور دو مرد موجود تھے۔ مرد تو ویٹرز کو سروس دینے میں مصروف تھے جبکہ لڑکی کرسی پر بیٹھی فون کرنے میں مصروف تھی۔ صدیقی اور چوہان کاؤنٹر پر پہنچے تو لڑکی نے اسی وقت رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر سوالیہ نظروں سے اس نے صدیقی اور چوہان کی طرف دیکھا۔

"مینجر ہاشم سے ملنا ہے"...... صدیقی نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

"دائیں ہاتھ پر راہداری میں تشریف لے جائیں۔ وہاں ان کی سیکرٹری موجود ہو گی"...... لڑکی نے کہا تو صدیقی سر ہلاتا ہوا دائیں طرف کو مڑا اور آگے بڑھتا چلا گیا۔ چوہان بھی اس کے پیچھے تھا۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازے کے باہر ایک باوردی دربان موجود تھا۔ صدیقی اور چوہان کے قریب آنے پر اس دربان نے نہ صرف انہیں سلام کیا بلکہ ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول دیا اور صدیقی اور چوہان اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں صوفے رکھے ہوئے تھے۔ ایک طرف اندھے شیشے کا دروازہ تھا جس پر مینجر کے الفاظ سرخ رنگ سے لکھے ہوئے تھے۔ ساتھ ہی ایک بیضوی طرز کا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے ایک خوبصورت مقامی لڑکی سامنے فون

رکھے بیٹھی ہوئی تھی۔ صوفوں پر اس وقت دو مرد بیٹھے ہوئے تھے۔

"یس سر"...... لڑکی نے صدیقی اور چوہان کے کاؤنٹر کے قریب پہنچتے ہی انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مینجر سے ملنا ہے۔ ایک کاروباری معاملہ ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"آپ کا نام جناب"...... لڑکی نے سامنے رکھی ہوئی کاپی کو اپنی طرف کھسکاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام صدیقی ہے اور میرے ساتھی کا نام چوہان ہے۔ کلب بزنس کے سلسلے میں ہی کام ہے۔ تفصیل نہیں بتائی جا سکتی"۔ صدیقی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تشریف رکھیں۔ میں ابھی آپ کو صاحب سے ملواتی ہوں"...... لڑکی نے جواب دیا تو صدیقی اور چوہان ایک طرف رکھے ہوئے خالی صوفے پر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد اندھے شیشے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی باہر نکلا اور تیزی سے چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تو لڑکی نے پہلے سے بیٹھے ہوئے دونوں مردوں کو اشارہ کیا تو وہ دونوں اٹھ کر دروازہ کھول کر اندر چلے گئے۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد دروازہ دوبارہ کھلا اور وہ دونوں مرد نکل کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ لڑکی نے رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پریس کر کے بات کرنے لگی۔ بات کرنے کے دوران وہ صدیقی اور چوہان کی طرف دیکھ رہی تھی جس سے وہ دونوں سمجھ

گئے کہ وہ ان کے بارے میں ہی اطلاع دے رہی ہے۔ وہ دونوں خاموش بیٹھے رہے اور پھر لڑکی نے رسیور رکھ دیا۔

"تشریف لے جائیں جناب"...... لڑکی نے صدیقی اور چوہان سے کہا تو وہ دونوں اٹھے اور دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ آفس خاصا بڑا تھا اور انتہائی شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک بڑی سی مہاگنی کی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک چوڑے چہرے اور پھیلے ہوئے جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سر کے بال سنہرے تھے جبکہ اس کی مونچھیں بھی بڑی بڑی اور سنہری رنگ کی تھیں جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ مونچھوں اور سر کے بالوں کو باقاعدہ کلر کیا گیا ہے۔ ویسے یہ آدمی اپنے چہرے اور انداز سے خالصتاً کاروباری آدمی دکھائی دیتا تھا۔ البتہ وہ بڑے غور سے صدیقی اور چوہان کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے ان کے چہرے سے ہی ان کی آمد کا مقصد معلوم کرنا چاہتا ہو۔ صدیقی نے اپنا اور چوہان کا تعارف کرایا اور پھر مصافحہ کر کے اور رسمی فقروں کی ادائیگی کے بعد وہ دونوں ایک طرف رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئے۔

"آپ سے پہلی بار ملاقات ہو رہی ہے"...... ہاشم نے دونوں ہاتھ مخصوص انداز میں میز پر رکھ کر آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ پہلی ملاقات ہو رہی ہے"...... صدیقی نے سپاٹ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فرمائیے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... ہاشم کا لہجہ یکلخت

انتہائی سرد سا ہو گیا تھا۔

"سنٹرل ہسپتال کے نوجوان ڈاکٹر عاطف کو آپ کے کلب سے واپس اپنی رہائش گاہ پر جاتے ہوئے کار جبراً روک کر گولی ماری گئی ہے اور اس کی جیب سے بھاری رقم نکال لی گئی ہے اور یہ کام آپ کے باڈی گارڈ عاصم نے کیا ہے"...... صدیقی نے کہا تو ہاشم صدیقی کے منہ سے عاصم کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"عاصم نے۔ کب کی بات ہے"...... ہاشم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن صدیقی اور چوہان دونوں فوراً ہی سمجھ گئے کہ اس کی حیرت مصنوعی ہے۔

"دو روز قبل یہ واردات ہوئی ہے"...... صدیقی نے جواب دیا۔

"آپ کا تعلق کس محکمے سے ہے"...... ہاشم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سپیشل پولیس سے"...... صدیقی نے جواب دیا۔

"آپ نے اپنا غالباً نام صدیقی بتایا ہے، تو صدیقی صاحب۔ عاصم ایک ماہ قبل میرا باڈی گارڈ ضرور تھا لیکن پھر اس کا ایکریمیا جانے کا چانس بن گیا اور وہ نوکری چھوڑ کر ایکریمیا چلا گیا اور اسے ایکریمیا گئے ہوئے بھی بیس روز ہو گئے ہیں اس لئے اگر آپ کو عاصم کے بارے میں اطلاع دی گئی ہے تو یہ اطلاع کسی غلط فہمی پر مبنی ہے۔ باقی مجھے کسی ڈاکٹر عاطف کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔ کلب میں تو بے شمار لوگ آتے جاتے رہتے ہیں"...... ہاشم نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

" عاصم واردات سے دو روز قبل بھی آپ کے کلب میں موجود رہا ہے اور اس کا باقاعدہ ثبوت بھی موجود ہے۔ آپ غلط بیانی سے اسے بچانا چاہتے ہیں اس کی وجہ "...... صدیقی نے کہا۔

" جو کچھ میں نے کہا ہے وہی درست ہے۔ آپ جا سکتے ہیں اور اگر عاصم آپ کو مل جائے تو بے شک اسے پھانسی پر لٹکا دیں مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے "...... ہاشم کا لہجہ سخت ہو گیا تھا۔

" عاصم ہماری تحویل میں ہے مسٹر ہاشم "...... صدیقی نے کہا تو ہاشم بے اختیار طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

" آپ واقعی پولیس کے آدمی ہیں۔ بالکل انہی کے انداز میں بات کر رہے ہیں۔ میری ساری عمر چونکہ کلب بزنس میں گزری ہے اس لئے میرا تجربہ پولیس کے بارے میں بے حد وسیع ہے۔ میں درست کہہ رہا ہوں کہ عاصم ایکریمیا جا چکا ہے۔ وہ جس روز گیا تھا مجھ سے ملاقات کرنے آیا تھا اور اگر عاصم آپ کی تحویل میں ہے تو پھر مسئلہ کیا ہے "...... ہاشم نے بڑے طنزیہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مسئلہ یہ ہے مسٹر ہاشم کہ عاصم نے تمہارا نام لیا ہے کہ تم نے اسے ڈاکٹر عاطف کے قتل کا ٹاسک دیا تھا "...... صدیقی نے جواب دیا تو ہاشم ایک لمحے کے لئے ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔

" آپ کے شعبے کا چیف کون ہے "...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ہاشم نے کہا۔

" میں چیف ہوں "...... صدیقی نے جواب دیا تو اس بار ہاشم بے اختیار چونک پڑا۔

" آپ چیف ہیں۔ کیا مطلب۔ کیا آپ انسپکٹر جنرل ہیں "۔ ہاشم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ڈائریکٹر جنرل سے بھی کہیں اوپر۔ بہرحال آپ بتا دیں کہ آپ نے ڈاکٹر عاطف کا قتل کس کے کہنے پر کروایا ہے۔ اس کا نام اور پتہ بتا دیں "...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آئی ایم سوری۔ آپ جا سکتے ہیں ورنہ میں واقعی پولیس چیف کو فون کر دوں گا "...... ہاشم نے سرد لہجے میں کہا۔

" تو آپ تعاون نہیں کرنا چاہتے جبکہ میرا خیال تھا کہ آپ نے یہ کام کسی مجبوری کے تحت کیا ہو گا ورنہ آپ شریف آدمی ہیں اور آپ کے خلاف پہلے کوئی شکایت نہیں تھی "...... صدیقی نے کہا تو ہاشم نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن اسی لمحے صدیقی بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور اس نے ایک جھٹکے سے فون کی تار کھینچ کر توڑ دی۔

" یہ۔ یہ کیا مطلب "...... ہاشم نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا گھومنے والی کرسی کے ساتھ ہی سائیڈ پر گھوم گیا۔ صدیقی نے مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر مار دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی چوہان بھی تیزی سے اٹھا اور اس نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا۔ اندھے شیشے والے اس کمرے کے

اندر ایک اور بھاری دروازہ موجود تھا جس کے بند کرنے کے بعد کمرہ ساؤنڈ پروف ہو جاتا تھا اور چوہان نے یہی دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا تھا۔ ہاشم نے چیختے ہوئے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے صدیقی کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور اس نے جیب سے نکالے ہوئے مشین پسٹل کا دستہ پوری قوت سے ہاشم کے سر پر مار دیا اور اس بار ہاشم ایک زوردار چیخ مار کر ساکت ہو گیا۔ اس کا جسم کرسی پر ہی ڈھیلا پڑ گیا تھا۔ صدیقی نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور دونوں ہاتھوں سے اس نے ہاشم کے ڈھیلے پڑے ہوئے جسم کو کھینچ کر کرسی سے نکالا اور ایک جھٹکے سے اسے فرش پر بچھے ہوئے قالین پر پھینک دیا۔

"خیال رکھنا چوہان میں صرف چند منٹ لوں گا"...... صدیقی نے چوہان سے کہا جو دروازے کے قریب کھڑا تھا اور پھر اس نے قالین پر بے ہوش پڑے ہوئے ہاشم کو کھینچ کر صوفے کی سنگل کرسی پر ڈال کر پوری قوت سے اس کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چوتھے تھپڑ پر ہاشم چیختا ہوا ہوش میں آگیا تو صدیقی نے اس بار جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کی کنپٹی سے لگا دیا۔

"میں صرف پانچ تک گنوں گا اور پھر فائر کر دوں گا۔ بولو کس نے حکم دیا تھا۔ ایک، دو، تین"...... صدیقی نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل کی نال کا دباؤ ہاشم کی کنپٹی پر بڑھا دیا۔ دوسرا ہاتھ اس نے ہاشم کے سینے پر رکھ کر اسے

دبایا ہوا تھا۔

"ڈڈ۔ ڈیوڈ۔ ڈیوڈ باس۔ ڈیوڈ باس نے"...... ہاشم کے منہ سے اس طرح الفاظ نکلے جیسے وہ لاشعوری طور پر بول رہا ہو۔

"کون ڈیوڈ۔ بولو ورنہ پھر گنتی شروع کر دوں گا۔ بولو۔ اپنی جان بچا لو ورنہ"...... صدیقی نے تیز اور تحکمانہ مگر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"جیف کلب کا مالک اور مینجر ڈیوڈ۔ جیف سینڈیکیٹ کا سربراہ"...... ہاشم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تفصیل بتاؤ ورنہ میں ٹریگر دبا دوں گا۔ بولو"...... صدیقی نے اس بار اس طرح چیختے ہوئے کہا جیسے وہ غصے کی انتہا پر پہنچ چکا ہو۔

"وہ۔ وہ۔ ہر کام میرے ذریعے ہی کرتا ہے۔ میں نے اس کے کہنے پر رخشندہ جو کہ جیف سینڈیکیٹ کی ڈائریکٹر تھی کو ہلاک کرایا اور ڈاکٹر عاطف کو ہلاک کرایا۔ عاصم نے ڈاکٹر عاطف کو ہلاک کیا جبکہ انتھونی نے رخشندہ کو"...... ہاشم نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس جیف سینڈیکیٹ کا تعلق کس ملک سے ہے۔ بولو"۔ صدیقی نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ ڈیوڈ باس جانتا ہو گا۔ مجھے نہیں معلوم"...... ہاشم نے جواب دیا تو صدیقی نے ٹریگر دبا دیا اور ہاشم کے منہ سے چیخ تک نہ نکل سکی اور اس کی کھوپڑی سینکڑوں ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئی۔ صدیقی فائر کر کے تیزی سے اچھل کر پیچھے ہٹا اور

اس نے مشین پسٹل جیب میں ڈال لیا۔

"آؤ اب نکل چلیں۔ ہم نے اب اس ڈیوڈ کو کور کرنا ہے۔ وہ مین آدمی ہے"۔۔۔۔ صدیقی نے کہا تو چوہان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے لاک کھول کر دروازہ بھی کھول دیا اور وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے اندھے شیشے کا بنا ہوا دروازہ کھول کر باہر آ گئے۔ بیرونی کمرے میں چار آدمی موجود تھے۔

"تمہارے باس نے کہا ہے کہ نصف گھنٹے تک ملاقاتیں روک دی جائیں"۔۔۔۔۔۔ صدیقی نے چلتے ہوئے کاؤنٹر پر موجود لڑکی سے کہا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے آفس سے باہر آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار پارکنگ سے نکل کر جب مین گیٹ کی طرف مڑنے لگی تو انہوں نے کلب میں افراتفری سی پھیلتی ہوئی دیکھی۔ لوگ تیزی سے کلب سے باہر اس طرح نکل رہے تھے جیسے ان پر قیامت ٹوٹ پڑی ہو۔ وہ دونوں سمجھ گئے کہ ہاشم کی ہلاکت کی خبر پھیل گئی ہے اور یہاں موجود لوگ پولیس کی آمد سے پہلے کلب سے نکل جانا چاہتے ہیں۔ چند لمحوں بعد ان کی کار تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"ہمیں ماسک میک اپ کر لینا چاہئے صدیقی"۔۔۔۔۔ چوہان نے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے"۔۔۔۔۔۔ صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تھوڑی دور آگے جا کر کار کو ایک سائیڈ روڈ پر موڑ دیا۔ کافی فاصلے

پر پہنچ کر اس نے کار روکی تو چوہان دروازہ کھول کر نیچے اترا اور اس نے فرنٹ سیٹ کو اٹھا کر نیچے موجود مخصوص باکس کا ڈھکن ہٹا کر اندر موجود میک اپ باکس نکال کر اس نے باکس صدیقی کی طرف بڑھا دیا جو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ صدیقی نے باکس کھول کر ایک ماسک نکالا اور اسے سر اور چہرے پر چڑھا کر کار کے بیک مرر میں دیکھتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے مخصوص انداز میں تھپتھپانا شروع کر دیا جبکہ باکس اس نے واپس چوہان کو دے دیا تھا۔ چوہان نے اس میں سے ایک ماسک نکالا اور ماسک میک باکس کو واپس سیٹ کے نیچے بنے ہوئے صندوق میں رکھ کر اس نے اس کا منہ بند کر کے سیٹ ایڈجسٹ کر دی اور پھر وہ خود بھی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے کار کا دروازہ بند کیا اور پھر ماسک کو سر اور چہرے پر چڑھا کر اس نے بھی بیک مرر میں دیکھتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے چہرے کو تھپتھپانا شروع کر دیا جبکہ صدیقی اب اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے نہ صرف چہرے کے خدوخال نمایاں طور پر تبدیل ہو چکے تھے بلکہ اس کے بالوں کا ڈیزائن اور کلر بھی تبدیل ہو چکا تھا۔ چند لمحوں بعد چوہان نے بھی ماسک ایڈجسٹ کر لیا تو صدیقی نے کار سٹارٹ کی اور اسے ٹرن دے کر دوبارہ سڑک پر لے آیا اور ایک بار پھر کار تیزی سے آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

"جولیا کو اطلاع دے دینی چاہئے"۔۔۔۔ چوہان نے کہا۔

"کس بات کی اطلاع"۔۔۔۔۔ صدیقی نے چونک کر پوچھا۔

"اس بات کی کہ اس ہاشم نے صرف ڈاکٹر عاطف کو ہی ہلاک نہیں کرایا بلکہ کسی رخشندہ نامی عورت کو بھی ہلاک کرایا ہے۔ شاید یہ عورت کوئی خاص حیثیت رکھتی ہو"...... چوہان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کر لیتے ہیں بات"...... صدیقی نے کہا اور پھر اس نے ایک سائیڈ پر موجود پبلک فون بوتھ کو دیکھ کر کار سائیڈ پر کر کے کھڑی کر دی اور دروازہ کھول کر نیچے اترا اور فون بوتھ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے جیب سے سکے نکال کر فون پیس میں ڈالے اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"صدیقی بول رہا ہوں باس۔ میں نے مس جولیا کی بجائے آپ کو براہ راست اس لئے کال کی ہے کہ فوری طور پر آپ سے ہدایات لی جا سکیں"...... صدیقی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رین بو کلب میں جا کر ہاشم سے ملنے والی معلومات دوہرا دیں۔ اب ہم ماسک میک اپ کر کے جیف کلب جا رہے ہیں تاکہ ڈیوڈ سے مزید معلومات حاصل کی جا سکیں۔

"اس وقت تم کہاں موجود ہو"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا تو صدیقی نے تفصیل بتا دی۔

"تم نے جیف کلب پہنچ کر عمران کا انتظار کرنا ہے۔ میں اسے تلاش کر کے حکم دے دیتا ہوں۔ وہ ڈیوڈ سے معلومات حاصل کرے گا"..... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صدیقی

نے رسیور رکھا اور فون بوتھ سے باہر آ کر دوبارہ کار میں بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا۔ تم بے حد سنجیدہ نظر آ رہے ہو"...... چوہان نے کہا۔

"رپورٹ دینے کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ ہم زیرو کر دیئے گئے ہیں"۔ صدیقی نے جواب دیا۔

"زیرو کر دیئے گئے ہیں۔ کیا مطلب"...... چوہان نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے مس جولیا کی بجائے براہ راست چیف کو کال کی تھی تاکہ اس سے مزید ہدایات لی جا سکیں۔ چیف نے رپورٹ سننے کے بعد حکم دیا ہے کہ ہم جیف کلب پہنچ کر عمران کے پہنچنے کا انتظار کریں۔ عمران صاحب ڈیوڈ سے پوچھ گچھ کریں گے اور عمران صاحب کی آمد کے بعد ظاہر ہے ہم دونوں زیرو ہو جائیں گے"...... صدیقی نے کہا تو چوہان بے اختیار ہنس پڑا۔

"ظاہر ہے لیکن یہ بتاؤ کہ تم ڈیوڈ سے کیا پوچھتے"...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کے سینڈیکیٹ کے بارے میں پوچھتا اور کیا پوچھنا تھا"۔ صدیقی نے کہا۔

"وہ کیا بتاتا۔ کیا تمہیں سینڈیکیٹ کے اغراض و مقاصد پر مبنی کوئی منشور کا چھپا ہوا کتابچہ مہیا کر دیتا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ سینڈیکیٹ کس لئے بنائے جاتے ہیں اور کیا کرتے ہیں"...... چوہان نے کہا۔

"وہ تو مجھے بھی معلوم ہے۔ میں نے اس سے اس کا تعلق معلوم کرنا تھا کہ کس ملک سے ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"اس سے کیا فرق پڑ جاتا۔ ہمیں اصل واقعات کا علم نہیں ہے۔ سنٹرل ہسپتال کے ایک ڈاکٹر کے قتل کا کسی بین الاقوامی معاملے سے کیا تعلق ہو سکتا ہے جبکہ عمران کی آمد کا مطلب ہے کہ معاملات وہ نہیں جو ہم سمجھ رہے ہیں اس لئے جو کچھ عمران کو معلوم ہو گا وہ ہمیں معلوم نہیں ہے"...... چوہان نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ اس کے پیچھے کوئی بڑی کارروائی ہے ورنہ ایک ڈاکٹر کے قتل میں چیف دلچسپی نہ لیتا اور نہ ہی سیکرٹ سروس کو استعمال کرتا"...... صدیقی نے کہا تو چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جیف کلب کی وسیع و عریض عمارت کے مین گیٹ میں داخل ہو کر پارکنگ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

یورپ کے ملک سلاکیہ کے دارالحکومت سراگ کے ایک خوبصورت کلب کے ہال میں ایک میز پر درمیانے قد اور ٹھوس ورزشی جسم کا نوجوان موجود تھا۔ اس کے سامنے انتہائی قیمتی شراب کی بوتل اور ایک جام رکھا ہوا تھا اور وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں شراب کی چسکیاں لے رہا تھا۔ البتہ وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد ہال کے مین گیٹ کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اسے کسی کی آمد کا انتظار ہو کہ اچانک ایک خوبصورت ویٹرس اس کے قریب آئی۔

"آپ کی کال ہے مسٹر وانڈر"...... ویٹرس نے انتہائی لاڈ بھرے لہجے میں کہا اور ایک فون پیس اس کے سامنے میز پر رکھا اور آگے بڑھ گئی۔ نوجوان نے فون پیس اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر کے اس نے اسے کان سے لگا لیا۔

"وانڈر بول رہا ہوں"...... نوجوان نے آہستہ سے کہا۔

بارے میں جانتے ہو" ..... ادھیڑ عمر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"صرف اس کا نام سنا ہوا ہے سر اور بس" ..... وانڈر نے جواب دیا۔

"کاراکاز کے ذمے ایک مشن لگایا گیا ہے کہ کارمن میں الیکٹرونکس پر کام کرنے والا ایک پاکیشیائی نژاد سائنس دان ڈاکٹر نوشاہی نے ایکریمین سائنس دان کے ذریعے ایک جدید ترین آلہ جسے ڈبل لاک کہا جاتا ہے اور جو ایئر اٹیک کو لاک کر دیتا ہے ایکریمین سپیشل سٹور سے چوری کیا اور پھر ایکریمین سائنس دان کو ہلاک کر کے یہ سائنس دان پاکیشیا واپس چلا گیا۔ ایکریمیا اس آلے کو واپس حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن وہ خود سامنے نہ آنا چاہتا تھا کیونکہ اس طرح دوسری سپر پاورز بھی اس آلے سے آگاہ ہو جاتیں اس لئے حکومت سلاکیہ کو استعمال کیا گیا اور اس آلے کی واپسی کا مشن کارا کاز کے ذمے لگایا گیا۔ میں نے اس مشن کے ملنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ اس مشن کو پاکیشیا میں کام کرنے والے کسی ایسی تنظیم سے مکمل کرایا جائے جو اس طرح کے کاموں میں ماہر ہو تاکہ سلاکیہ حکومت پر بھی کسی طرح حرف نہ آسکے اور تلاش پر ہمارے مطلب کی ایک تنظیم سامنے آ گئی۔ سراگ میں ایک سینڈیکیٹ موجود ہے جس کا نام سراگ سینڈیکیٹ ہے۔ یہ سینڈیکیٹ مجرمانہ کارروائیوں کے ساتھ ساتھ سیکرٹ ایجنسیوں کے انداز کے مشن میں بھاری معاوضے

پر کام کرتا ہے اس کے لئے اس کا یہاں علیحدہ سیکشن موجود ہے کیونکہ اس سیکشن کا سربراہ ایک ایکریمین رچرڈ نامی ہے جو ایکریمیا کی ایجنسیوں میں کام کرتا رہا ہے۔ اس سیکشن کو سپیشل سیکشن کہا جاتا ہے اور سپیشل سیکشن کے نہ صرف ایکریمیا بلکہ یورپ اور ایشیا میں بھی ایسے سینڈیکیٹوں سے رابطے ہیں جو اس انداز کے کام کر سکتے ہیں اور انہوں نے وہاں سپیشل سیکشن بھی بنائے ہوئے ہیں۔ چنانچہ سپیشل سیکشن کی ایک شاخ پاکیشیا کے دارالحکومت کے ایک سینڈیکیٹ جسے جیف سینڈیکیٹ کہا جاتا ہے موجود ہے۔ اس جیف سینڈیکیٹ کا سربراہ ڈیوڈ نامی آدمی ہے جو یورپی نژاد ہے اور اس نے وہاں بھی رچرڈ کے تحت ایک سپیشل سیکشن ایسے کاموں کے لئے بنا رکھا ہے۔ رچرڈ اس سیکشن کی حد تک اس ڈیوڈ کا بھی چیف ہے۔ چنانچہ یہ مشن رچرڈ کے ذمہ لگایا گیا اور رچرڈ نے ڈیوڈ کے ذمے یہ کام لگا دیا۔ پھر معلوم ہوا کہ جیف سینڈیکیٹ میں اس ڈاکٹر نوشاہی کی حقیقی بھتیجی جس کا نام رخشندہ ہے، بھی شامل ہے اور ڈائریکٹر ہے۔ چنانچہ یہ مشن اس رخشندہ کے ذمہ لگایا گیا اور رخشندہ نے اپنے انکل ڈاکٹر نوشاہی کی لیبارٹری میں داخل ہو کر ڈاکٹر نوشاہی سے نہ صرف وہ ایکریمین آلہ ڈبل لاک واپس حاصل کر لیا بلکہ اس ڈاکٹر نوشاہی کو بھی ہلاک کر دیا اور لیبارٹری بھی تباہ کر دی تاکہ پاکیشیا میں اس آلے پر مزید کام نہ ہو سکے۔ یہ آلہ ڈیوڈ کے ذریعے رچرڈ کو اور پھر رچرڈ کے ذریعے مجھ تک پہنچ گیا اور میں نے یہ آلہ اعلیٰ حکام تک پہنچا دیا

جہاں سے اسے ایکریمیا بھجوا دیا گیا۔ اس طرح یہ مشن مکمل ہو گیا"...... ادھیڑ عمر نے مسلسل بولتے ہوئے پوری تفصیل بتادی۔

"پھر باس کیا کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے"...... وانڈر نے کہا۔

"ہاں۔ اس ڈیوڈ نے رچرڈ کو اطلاع دی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خطرناک ایجنٹ عمران ڈاکٹر نوشاہی کی موت اور لیبارٹری کی تباہی کے سلسلے میں کام کر رہا ہے۔ رچرڈ اس عمران کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے اس لئے اس نے فوری طور پر ڈیوڈ کے ذریعے اس رخشندہ کو ہلاک کرا دیا تاکہ معاملات ختم ہو جائیں اور اس کی اطلاع مجھ تک پہنچا دی۔ میں نے جب اعلیٰ حکام کے ذریعے یہ اطلاع ایکریمین حکام تک پہنچائی تو ایکریمین حکام یہ اطلاع ملنے پر بے حد پریشان ہو گئے۔ چنانچہ فوری طور پر فیصلہ کیا گیا کہ اس رچرڈ کا خاتمہ کر دیا جائے تاکہ اگر عمران اس رچرڈ تک پہنچ بھی جائے تو وہ کسی طرح آگے نہ بڑھ سکے۔ چنانچہ رچرڈ کی ہلاکت کا مشن مجھے دیا گیا اور میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے"...... باس نے کہا۔

"لیکن باس یہ تو انتہائی معمولی سا کام ہے اور کسی بھی پیشہ ور قاتل سے کرایا جا سکتا ہے"...... وانڈر نے کہا۔

"نہیں۔ رچرڈ بے حد ہوشیار اور تیز آدمی ہے۔ وہ آسانی سے ہلاک نہیں کیا جا سکتا۔ یہ کام تم ہی کر سکتے ہو اور تمہیں کرنا ہے۔ اس کے بارے میں جو تفصیل اکٹھی ہو سکی ہے وہ اس فائل میں ہے"۔ ادھیڑ عمر نے میز کی دراز سے ایک فائل نکال کر وانڈر کی طرف

بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ ہو جائے گا کام"...... وانڈر نے کہا۔

"جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ کام کرنا ہے اور اس انداز میں کہ تم پر شک نہ پڑ سکے تاکہ اگر عمران یہاں پہنچ بھی جائے تو وہ تم تک نہ پہنچ سکے"...... باس نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ اول تو کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا کہ رچرڈ کا قاتل کون ہے اور اگر ہو بھی گیا تو اس عمران کا بھی خاتمہ کیا جا سکتا ہے"...... وانڈر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ بعد کی بات ہے۔ پہلا کام یہ ہے کہ تم نے اس رچرڈ کا خاتمہ اس انداز میں کرنا ہے کہ تم پر بات نہ آسکے ورنہ سراگ سینڈیکیٹ بھی اس کا انتقام لے سکتا ہے اور وہ تمہارے لئے بھی اور میرے لئے بھی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے"...... باس نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ کام آپ کی مرضی کے مطابق ہو گا"...... وانڈر نے کہا۔

"اوکے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ مشن مکمل ہو جانا چاہئے تاکہ میں اس کی تکمیل کی اطلاع بھجوا سکوں"...... ادھیڑ عمر نے کہا تو وانڈر نے اثبات میں سر ہلایا اور فائل اٹھا کر اس نے اسے تہہ کر کے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالا اور پھر اس ادھیڑ عمر کو سلام کر کے وہ مڑا اور آفس سے باہر آ گیا۔ ادھیڑ عمر آدمی نے وانڈر کے اٹھتے ہی بٹن پریس کر کے حفاظتی

انتظامات آف کر دیئے تھے۔

"باس اس طرح اس عمران سے ڈر رہا ہے جیسے عمران انسان نہ ہو کوئی بھوت ہو۔ ہونہہ"..... کمرے سے باہر آ کر وانڈر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر باہر کاؤنٹر پر موجود لڑکی کی طرف دیکھ کر مسکراتا ہوا تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

عمران نے کار جیف کلب کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے پارکنگ بوائے سے کارڈ لیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران اس وقت دانش منزل میں موجود تھا جب صدیقی نے کال کی تھی اور اس کی کال عمران نے ہی اٹنڈ کی تھی۔ اس کے بعد عمران نے ٹائیگر کو ٹرانسمیٹر کال کر کے جیف کلب پہنچنے کا کہہ دیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ٹائیگر کو اس بارے میں وہ کچھ معلوم ہو گا جو عام طور پر کسی کو بھی معلوم نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد وہ دانش منزل سے سیدھا یہاں جیف کلب پہنچا تھا۔

"ہیلو عمران صاحب"..... برآمدے کے قریب پہنچنے پر ایک طرف سے صدیقی کی آواز سنائی دی تو عمران نے چونک کر اس طرف دیکھا۔ صدیقی اور چوہان دونوں وہاں موجود تھے لیکن وہ دونوں ہی ماسک میک اپ میں تھے۔

"ارے تم یہاں باہر موجود ہو۔ میں سمجھا تھا کہ اندر بیٹھے میرا انتظار کر رہے ہو گے اور ویٹر کو آرڈر دے رکھا ہو گا"۔ عمران نے ان کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

"یہاں تو شراب زیادہ پی جاتی ہے عمران صاحب"۔ چوہان نے کہا۔

"پی کہاں جاتی ہے۔ حلق میں انڈیلی جاتی ہے لیکن یہ تم نے کیا مسئلہ کھڑا کر دیا ہے۔ میں اچھا بھلا فلیٹ میں بیٹھا سلیمان کی منتیں کر رہا تھا کہ وہ اپنا سابقہ حساب کتاب مجھے از راہ انسانیت معاف کر دے اور وہ تقریباً تیار ہو چکا تھا کہ تمہارے چیف کا نادر شاہی حکم پہنچ گیا اور مجھے مجبوراً یہاں آنا پڑا"۔ عمران نے کہا تو صدیقی اور چوہان دونوں ہی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"اصل مسئلہ تو یہی تھا کہ کام ہم کر رہے تھے لیکن چیف نے آپ کو درمیان میں ڈال دیا اور مجبوراً ہمیں آپ کا انتظار کرنا پڑا"۔ صدیقی نے کہا۔

"ارے تم بے فکر رہو۔ مجھے ویٹری کا کام سرے سے پسند ہی نہیں ہے۔ میں اس کام میں قطعاً مداخلت نہیں کروں گا"۔ عمران نے بے ساختہ کہا تو وہ دونوں ایک بار پھر ہنس پڑے کیونکہ عمران نے لفظ انتظار کو ویٹر میں تبدیل کر دیا تھا جس کا لفظی مطلب بھی انتظار کرنے والا ہی بنتا ہے۔

"ارے یہ تو ٹائیگر کی کار ہے۔ کیا آپ نے اسے یہاں بلوایا ہے

عمران صاحب"۔ اچانک صدیقی نے گیٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ جب استاد بوڑھا ہو جائے تو پھر وہ شاگرد کو ہی بلاتا ہے"...... عمران نے کہا تو صدیقی اور چوہان دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"اگر آپ بوڑھے ہو چکے ہیں عمران صاحب تو پھر ہم تو ضعیف کہلائے جانے کے حقدار ہوں گے"..... صدیقی نے کہا۔

"ضعف تو کمزوری کو کہا جاتا ہے۔ تم تو ماشاء اللہ صحت مند اور اتنے طاقتور نظر آ رہے ہو کہ ایک ہی مکے میں پانچ افراد کو قطار میں کھڑا کر کے یہ قطار درہم برہم کر سکتے ہو"...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی تو صدیقی اور چوہان ایک بار پھر ہنس پڑے۔ اسی لمحے ٹائیگر بھی وہاں آ گیا اور اس نے عمران کو سلام کیا۔

"ماسک کے پیچھے صدیقی اور چوہان چھپے ہوئے ہیں"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے چونک کر ان کی طرف دیکھا اور پھر ان دونوں کو بھی سلام کیا۔

"اب بتاؤ اس ہاشم سے کیا معلوم ہوا ہے"...... عمران نے صدیقی سے کہا تو ٹائیگر اچھل پڑا۔

"اوہ۔ تو ہاشم کو اس کے دفتر میں آپ نے ہلاک کیا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں"...... صدیقی نے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر پوری

تفصیل بتادی۔

۔ تم نے تفصیل سن لی۔ مسئلہ یہ ہے کہ ڈاکٹر نوشاہی کی لیبارٹری میں کسی نے داخل ہو کر ان کی لیبارٹری تباہ کر دی اور انہیں شدید زخمی کر دیا۔ دوسرے روز ڈاکٹر نوشاہی کو ہسپتال پہنچایا گیا تو ان کی حالت بہت خراب تھی۔ میں ڈاکٹر نوشاہی سے ملنے ان کی لیبارٹری جا رہا تھا کہ راستے میں میری کار خراب ہو گئی اور میں کار کے ریڈی ایٹر کے لئے پانی لینے ایک قریبی مکان میں گیا تو وہاں میری ملاقات ایک نوجوان مقامی لڑکی سے ہوئی۔ اس لڑکی کا نام رخشندہ تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ ڈاکٹر نوشاہی کی بھتیجی ہے اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے اور پلانٹ فارمنگ پر کام کرتی ہے اور اسی لئے یہاں علیحدہ رہ رہی ہے۔ اس نے ہی مجھے بتایا کہ ڈاکٹر نوشاہی ہسپتال میں ہے جس کی وجہ سے میں ہسپتال گیا تو ڈاکٹر نوشاہی کی حالت پہلے جتنی تو خراب نہیں تھی لیکن وہ ہوش میں بھی نہ آیا تھا۔ چنانچہ میں واپس اپنے فلیٹ پر چلا گیا۔ پھر میں نے شام کو جب ڈاکٹر نوشاہی کی حالت معلوم کرنے کے لئے فون کیا تو معلوم ہوا کہ ڈاکٹر نوشاہی ہلاک ہو چکے ہیں لیکن انچارج ڈاکٹر نے شکوک کا اظہار کیا تو میں نے مزید تحقیقات کیں تو پتہ چلا کہ ڈاکٹر نوشاہی کی موت سے پہلے آخری بار اس ہسپتال کا نوجوان ڈاکٹر عاطف اس کے کمرے میں گیا تھا حالانکہ اس کی وہاں ڈیوٹی نہیں تھی جس پر میں نے ڈاکٹر عاطف کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے چیف کو کہا تو چیف نے جولیا

کے ذریعے تم دونوں کی ڈیوٹی لگا دی۔ پھر اطلاع ملی کہ ڈاکٹر عاطف کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد اطلاع ملی کہ رخشندہ کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ وہ دارالحکومت سے واپس جا رہی تھی کہ ہلاک کر دی گئی۔ چنانچہ اس کی ہلاکت کے بارے میں چیف نے جولیا کے ذریعے صفدر اور تنویر کی ڈیوٹی لگا دی۔ ادھر چیف کو حکومت کی طرف سے اطلاع مل گئی کہ ڈاکٹر نوشاہی ایئر اٹیک لاکنگ سسٹم پر کام کر رہے تھے اور انہوں نے اس کا ابتدائی خاکہ بنا کر حکومت کو رپورٹ دی تھی۔ حکومت نے اس پر غور کیا تھا اور پھر ڈاکٹر نوشاہی کو ہدایت کی تھی کہ وہ سائنس دانوں کے بورڈ کو اس بارے میں بریف کریں تاکہ اگر یہ فارمولا قابل عمل اور مفید ہو تو سرکاری طور پر اس پر کام کیا جائے لیکن اس بریفنگ سے پہلے ہی ڈاکٹر نوشاہی کی لیبارٹری تباہ کر دی گئی اور انہیں اپنی طرف سے ہلاک کر دیا گیا لیکن جب وہ بچ گئے تو ہسپتال میں انہیں میڈیکل طریقے سے ختم کر دیا گیا۔ حکومت کی اس اطلاع کے بعد میں نے اس لیبارٹری کا جائزہ لیا تو وہاں سے ایسے شواہد ملے کہ اس ساری کارروائی میں کسی عورت کا ہاتھ تھا جس پر میں نے فوری انکوائری کی تو پتہ چل گیا کہ رخشندہ کو لیبارٹری میں جاتے دیکھا گیا تھا جبکہ ڈاکٹر نوشاہی کسی اجنبی تو ایک طرف اپنے کسی ملازم کو بھی لیبارٹری میں داخل نہ ہونے دیتے تھے۔ پھر رخشندہ کی موت کا علم ہوا تو میں سمجھ گیا کہ ڈاکٹر عاطف کی طرح اس کو بھی اس لئے ہلاک کیا گیا ہے کہ انہیں اطلاع مل گئی کہ میں

رخشندہ سے مل چکا ہوں اور ڈاکٹر نوشاہی سے ملنے ہسپتال بھی گیا ہوں۔ یہ تو تھا پس منظر جبکہ صدیقی اور چوہان نے ڈاکٹر عاطف کے قاتل کا پتہ چلایا اور اس طرح یہ ہاشم تک پہنچے اور ہاشم نے انہیں بتایا کہ یہ ساری کارروائی ڈیوڈ کی ہے جو جیف سینڈیکیٹ کا سربراہ ہے اور ہاشم اس کا ماتحت تھا۔ اس کی رپورٹ جب انہوں نے چیف کو دی تو چیف نے مجھے فلیٹ پر فون کر کے تفصیل بتا کر یہاں بھیجا تاکہ ڈیوڈ سے اس فارمولے کے بارے میں پوچھ گچھ کی جا سکے۔ اس ساری کارروائی سے یہ بات سامنے آجاتی ہے کہ ڈیوڈ کا تعلق یقیناً کسی غیر ملکی تنظیم سے ہے اس لئے میں نے ٹائیگر کو یہاں بلوایا ہے تاکہ ٹائیگر سے اس بارے میں ابتدائی معلومات حاصل کی جا سکیں"۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ڈیوڈ کا جیف سینڈیکیٹ عام سے بدمعاشوں اور جرائم پیشہ افراد پر مبنی ہے۔ وہ منشیات اور اسلحہ کی اسمگلنگ میں ملوث ہے لیکن اس کا بظاہر کوئی تعلق کسی غیر ملکی ایسی تنظیم سے نظر نہیں آیا جو اس قسم کی وارداتوں میں ملوث ہو۔ البتہ ایک بات کا مجھے اتفاق سے علم ہوا تھا کہ ڈیوڈ کا سینڈیکیٹ اس کا ذاتی نہیں ہے بلکہ سلاکیہ کے سراگ سینڈیکیٹ کی ایک شاخ ہے۔ سراگ سلاکیہ کا دارالحکومت ہے اور وہاں بھی اس جیف سینڈیکیٹ طرز کا ہی جرائم پیشہ افراد کا سراگ سینڈیکیٹ ہے اور یہ سراگ سینڈیکیٹ بھی اسلحہ اور منشیات کی حد تک ہی رہتا ہے اس لئے میں نے اس میں دلچسپی نہ

لی"...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"سلاکیہ ایسا ملک نہیں ہے جو ایسے سائنسی فارمولوں کے لئے ایسی وارداتیں کرے اور پھر اگر کرتا بھی تو وہ اپنے ایجنٹ بھجواتا۔ عام سے سینڈیکیٹ کے ذریعے ایسی کارروائی کوئی ملک نہیں کرایا کرتا۔ سلاکیہ ہے تو یورپ کا ملک لیکن اسے ایکریمیا کا طفیلی ملک سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس کی تمام تر معیشت کا دارومدار ایکریمیا کے ساتھ معاہدوں سے ہے اور اگر ایکریمیا اس فارمولے میں دلچسپی رکھتا تو اس کے پاس سینکڑوں ایجنسیاں ہیں۔ وہ سلاکیہ اور پھر ایسے مجرم سینڈیکیٹ کو استعمال نہ کرتا"...... عمران نے کہا۔

"اس کا تو مطلب ہے عمران صاحب کہ ڈاکٹر نوشاہی کا قتل اور لیبارٹری کی تباہی کسی اور مقصد کے لئے ہوئی ہے۔ اس فارمولے کے لئے نہیں ہوئی"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے۔ لیکن ڈاکٹر نوشاہی کے قتل اور رخشندہ کے قتل کی بظاہر وجہ میری ذات بنتی ہے اور میری ذات سے دلچسپی ایجنسیوں کو ہی ہو سکتی ہے۔ جرائم پیشہ سینڈیکیٹ کو نہیں"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ڈیوڈ کو یقیناً معلوم ہو گا۔ اس سے معلوم کرنا چاہئے"...... صدیقی نے کہا۔

"باس۔ ڈیوڈ انتہائی محتاط انداز میں رہنے کا عادی ہے۔ اگر آپ نے ویسے ہی اس سے ملنے کی کوشش کی تو اس کی یہاں موجودگی سے

ہی انکار کر دیا جائے گا اس لئے آپ مجھے اجازت دیں میں اپنے طور پر معلوم کرتا ہوں اور پھر آپ لوگوں کو پارٹی کے طور پر ساتھ لے جاؤں گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ۔ ہم ہال میں بیٹھتے ہیں"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر مڑ کر مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"آؤ اندر بیٹھتے ہیں۔ بھوک کی شدت سے میری ٹانگیں اب کانپنا شروع ہو گئی ہیں"...... عمران نے کہا تو صدیقی اور چوہان دونوں بے اختیار مسکرا دیئے۔

"ہماری حالت آپ سے بھی زیادہ خراب ہے۔ اسی لئے تو ہم آپ کا انتظار کر رہے تھے"...... صدیقی نے کہا۔

"معدے کی حالت کی بات کر رہے ہو یا جیب کی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ تینوں بھی اب مین گیٹ کی طرف بڑھ رہے تھے۔

"دونوں کی"...... صدیقی سے پہلے چوہان بول پڑا۔

"یعنی تم دونوں کو بھی بھوک لگی ہوئی ہے۔ کوئی بات نہیں۔ جیب ہلکی کر لینا معدہ بھاری ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور وہ دونوں ہنس پڑے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہال کے ایک کونے میں موجود خالی میز پر جا کر بیٹھ گئے۔ دوسرے لمحے ایک ویٹر ان کے قریب آ گیا۔

"یہاں کھانا کھلانے کا بھی رواج ہے یا نہیں"...... عمران نے ویٹر سے کہا تو ویٹر بے اختیار مسکرا دیا۔

"جناب یہاں صرف مشروبات سرو کئے جاتے ہیں البتہ ڈائننگ ہال الگ ہے"...... ویٹر نے جواب دیا۔

"تو پھر ایپل جوس لے آؤ۔ اب اتنی بھوک لگی ہوئی ہے کہ ڈائننگ ہال تک ہمارا زندہ سلامت پہنچنا ناممکن ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ویٹر مسکراتا ہوا واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایپل جوس سرو کر دیا گیا۔

"تم دونوں کی جیبیں ملا کر جوس کی رقم تو نکل ہی آئے گی۔ آخر بھاری بھاری تنخواہیں وصول کرتے ہو"...... عمران نے کہا تو وہ دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"ہم بھی آپ کی طرح خیرات دینے کی عادت ڈال رہے ہیں"۔ صدیقی نے کہا تو عمران اپنی عادت کے برخلاف بے اختیار زور سے ہنس پڑا کیونکہ وہ صدیقی کی گہری بات کو بخوبی سمجھ گیا تھا کہ صدیقی کی بات کا مطلب ہے کہ وہ خیرات کی مد میں اس کے جوس کی ادائیگی کر دے گا اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹائیگر ان کی میز پر پہنچ گیا۔

"آئیے باس۔ میں نے ڈیوڈ سے ملاقات کا بندوبست کر لیا ہے۔ آپ اسلحے کی پارٹی ہیں اور حساس اسلحہ بہادرستان اسمگل کرانا چاہتے ہیں۔ دس کروڑ کی ڈیل ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس

کے اٹھتے ہی صدیقی اور چوہان بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"عمران صاحب۔ کہیں ڈیوڈ آپ کو پہچانتا نہ ہو"...... اچانک صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ واقعی۔ ہو سکتا ہے کہ وہ میرا واقف ہو۔ میری جیب میں ماسک میک اپ باکس موجود ہے تم بیٹھو میں باتھ روم میں جا رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ایک طرف بنے ہوئے باتھ رومز کی طرف بڑھ گیا جبکہ صدیقی نے ٹائیگر کے لئے بھی ایپل جوس منگوا لیا اور ساتھ ہی ویٹر کو پیمنٹ بھی کر دی۔

"کیا یہ ڈیوڈ اکیلا ملے گا"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور پھر جب اس نے ایپل جوس پی لیا تو وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے کیونکہ عمران بھی اس دوران باتھ روم سے باہر آ گیا تھا۔ اس نے ماسک میک اپ کر لیا تھا اور پھر ٹائیگر کی رہبری میں وہ ایک راہداری سے گزر کر ایک لفٹ کے ذریعے نیچے تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ جگہ جگہ ٹائیگر نے خاص کوڈ بتائے تو انہیں آگے جانے دیا گیا اور پھر وہ ایک کمرے میں داخل ہو گئے۔ کمرہ خالی تھا۔

"بیٹھیں جناب"...... ٹائیگر نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے کہا۔

"ہمیں جلدی ہے مسٹر۔ ہم نے واپس بھی جانا ہے"...... عمران نے ایسے انداز میں کہا جیسے واقعی وہ پارٹی ہو کیونکہ کمرہ خالی دیکھتے ہی

وہ سمجھ گیا تھا کہ ڈیوڈ بے حد محتاط آدمی ہے اور وہ چیک کرنا چاہتا ہے کہ ٹائیگر کے ساتھ واقعی کوئی پارٹی بھی ہے یا کوئی اور ہے۔

"ابھی جناب ڈیوڈ صاحب آ جاتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد سائیڈ میں موجود دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔

"یہ ڈیوڈ صاحب ہیں جناب"...... ٹائیگر نے بیٹھے بیٹھے ہی آنے والے کا تعارف عمران اور اس کے ساتھیوں سے کرایا تو ڈیوڈ کے چہرے پر شدید ناگواری کے تاثرات ابھر آئے۔

"تو یہ ہے ڈیوڈ"...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"میں تم سے کوئی ڈیل نہیں کرنا چاہتا۔ تم جا سکتے ہو"۔ ڈیوڈ نے ٹائیگر کے رویئے اور عمران کی بات پر منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہم نے تو بہرحال تم سے ڈیل کرنی ہے"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"خبردار۔ رک جاؤ"...... ڈیوڈ نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ہاتھ باہر نکالتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا ہلتا ہوا ہاتھ ساکت ہوتا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور ڈیوڈ کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل کر ایک طرف جا گرا۔ پھر اس سے پہلے کہ ڈیوڈ سنبھلتا عمران کا دوسرا ہاتھ حرکت میں آیا اور ڈیوڈ کا جسم ایک زوردار جھٹکے سے اچھل کر میز

"کمرہ ساؤنڈ پروف کر دیا گیا ہے اس لئے اب تمہارے چیخنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر دوبارہ ضرب لگا دی۔ اس بار ڈیوڈ کی حالت بے حد خراب ہو گئی تھی۔ اس کا چہرہ پسینے سے تر ہو گیا تھا اور آنکھیں پھٹ گئی تھیں۔ اس کی چیخیں اس کے حلق میں ہی گھٹ گئی تھیں۔

"بولو ورنہ ہمیشہ کے لئے پاگل ہو جاؤ گے۔ بولو"...... عمران نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ۔ سراگ سینڈیکیٹ کے سپیشل سیکشن کا چیف ہے"۔ ڈیوڈ نے کراہتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"تفصیل بتاؤ۔ یہ سپیشل سیکشن کیا کرتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم"...... ڈیوڈ نے کہا اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ عمران نے اس کی پیشانی پر تیسری ضرب لگا دی اور اس کے ساتھ ہی وہ پیچھے ہٹ گیا کیونکہ تیسری ضرب لگتے ہی ڈیوڈ کا جسم ڈھیلا پڑ گیا تھا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑ گیا تھا لیکن تیسری ضرب کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں اس طرح ساکت ہو گئی تھیں جیسے وہ سکتے کی کیفیت میں داخل ہو گیا ہو۔

"اب بتاؤ سپیشل سیکشن کی کیا تفصیل ہے اور یہ رچرڈ کون ہے"۔ عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"رچرڈ ایکریمین ایجنسیوں میں کام کرتا رہا ہے۔ اس نے سیکرٹ ایجنسی کی طرز پر سپیشل سیکشن بنایا ہوا ہے۔ رچرڈ خود سراگ سینڈیکیٹ کا چیف ہے۔ جیف سینڈیکیٹ میں بھی ایک علیحدہ سیکشن ہے جسے سپیشل سیکشن کہا جاتا ہے اور میں اس کا یہاں انچارج ہوں۔ سپیشل سیکشن کی حد تک رچرڈ میرا چیف ہے"...... ڈیوڈ نے اس بار ایسے لہجے میں جواب دیا جیسے ہپناٹزم کا معمول جواب دیتا ہے۔

"ڈاکٹر نوشاہی کو کس نے قتل کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"رخشندہ نے۔ وہ جیف سینڈیکیٹ کی ڈائریکٹر بھی تھی اور سپیشل سیکشن میں میری ماتحت بھی۔ اس کا براہ راست رچرڈ سے بھی تعلق تھا"...... ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"رخشندہ نے لیبارٹری سے کیا حاصل کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"ایک آلہ جسے ڈبل لاک کہا جاتا ہے"...... ڈیوڈ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"آلہ یا اس کا فارمولا"...... عمران نے پوچھا۔

"آلہ اور رچرڈ نے بتایا تھا کہ ڈاکٹر نوشاہی نے ایک ایکریمین سائنس دان کو استعمال کر کے ایکریمیا کے اے ڈیفنس سٹور سے یہ انتہائی ٹاپ سیکرٹ آلہ اڑا اور پھر اس ایکریمین سائنس دان کو ہلاک کر کے وہ اس آلے سمیت پاکیشیا پہنچ گیا۔ ایکریمیا اس آلے کو دنیا پر

اوپن نہ کرنا چاہتا تھا اس لئے وہ خود سامنے نہیں آنا چاہتا تھا اس نے سلاکیہ حکومت کو استعمال کیا اور رچرڈ نے میرے ذریعے یہ آلہ ڈاکٹر نوشاہی سے واپس حاصل کیا اور پھر حکومت سلاکیہ کے ذریعے ایکریمیا کو واپس بھجوا دیا۔ پھر ایک ایجنٹ عمران کے بارے میں پتہ چلا کہ وہ رخشندہ سے ملا ہے اور ہسپتال بھی گیا ہے۔ رچرڈ اس ایجنٹ سے خوفزدہ تھا۔ اس نے رخشندہ اور اس ڈاکٹر نوشاہی کو ہسپتال میں ہی ہلاک کرنے اور پھر اس ڈاکٹر نوشاہی کو ہلاک کرنے والے کو بھی ختم کر دینے کے احکامات دیئے اور میں نے رین بو کلب کے ہاشم کے ذریعے یہ کام کر دیا"...... ڈیوڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آلہ تم نے کس کے ذریعے رچرڈ کو بھجوایا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"رچرڈ کا آدمی یہاں موجود تھا۔ وہ لے گیا تھا"...... ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"رچرڈ کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ ہوتا ہے فون پر نہیں۔ لانگ رینج سپیشل ٹرانسمیٹر پر"...... ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"اس کی فریکوئنسی بتاؤ"...... عمران نے کہا تو ڈیوڈ نے فریکوئنسی بتا دی۔

"ٹائیگر۔ دیکھو یہاں لانگ رینج ٹرانسمیٹر ہو گا"...... عمران نے

کہا تو ٹائیگر نے میز کی درازیں چیک کرنا شروع کر دیں اور پھر ایک جدید ساخت کا چھوٹے سائز کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر دراز سے نکال کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"اس کے منہ پر ہاتھ رکھو صدیقی"...... عمران نے صوفے کے پیچھے کھڑے صدیقی سے کہا اور صدیقی نے اس کے کندھوں سے ہاتھ اٹھا کر اس کے منہ پر دونوں ہاتھ رکھ دیئے۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر کے اس پر ڈیوڈ کی بتائی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ڈیوڈ کالنگ۔ اوور"...... عمران نے ڈیوڈ کی آواز اور لہجے میں کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ رچرڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"چیف۔ میرے ماتحت ہاشم کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس ہاشم کو جس نے رخشندہ کو ہلاک کرایا تھا لیکن قاتلوں کا پتہ نہیں چل سکا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"کس انداز میں اسے ہلاک کیا گیا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"اس کے آفس میں گھس کر اس کو گولیاں ماری گئی ہیں۔ اوور"۔ عمران نے ڈیوڈ کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس پر کوئی تشدد بھی کیا گیا ہے مارنے سے پہلے یا نہیں۔

اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"نہیں چیف۔ میں نے خصوصی طور پر یہ بات چیک کرائی تھی۔ تشدد نہیں کیا گیا۔ بس دروازہ کھول کر قاتل اندر داخل ہوئے اور کرسی پر بیٹھے ہوئے ہاشم کے سینے میں گولیاں اتار کر واپس چلے گئے۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کسی مجرمانہ کارروائی کا ردعمل ہو گا۔ اس کے باوجود بہرحال تم نے محتاط رہنا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس چیف۔ اوور"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے اپنی جیب میں رکھ لیا۔

"آؤ چلیں۔ ٹائیگر اسے آف کر دو"...... عمران نے کہا تو صدیقی صوفے کی سائیڈ سے باہر آ گیا اور دوسرے لمحے ٹائیگر نے یکے بعد دیگرے کئی گولیاں ڈیوڈ کے سینے میں اتار دیں۔

"باس۔ ادھر سے ایک خفیہ راستہ ہے۔ یہاں سے نکل چلتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تیزی سے اس خفیہ راستے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

عمران دانش منزل پہنچا تو بلیک زیرو سے دعا سلام کے بعد اس نے کرسی پر بیٹھتے ہی فون کی طرف ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی اس لئے بلیک زیرو نے بھی کوئی بات نہ کی اور وہ خاموش بیٹھا رہا تھا۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں سرداور"...... عمران نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ کیا ہوا۔ خیریت۔ تم اور اس قدر سنجیدہ"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"چیف نے حکم دیا ہے کہ اگر میں سنجیدہ رہوں تو میرے چیک

پر بڑی رقم لکھ دیا کرے گا اس لئے مجبوراً سنجیدہ ہونا پڑا ہے"۔۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ چھوٹی مالیت کا چیک بھی چیف نے دینے سے انکار کر دیا ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے۔ارے۔وہ بزرگ کہتے ہیں کہ آدمی کی صورت اچھی نہ ہو تو اسے باتیں تو اچھی کرنی چاہئیں اور آپ کی تو ماشاء اللہ صورت بھی اچھی ہے۔آپ پر تو لازم ہے کہ اچھی باتیں کریں اور آپ نے بدشگونی کی باتیں شروع کر دی ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

"شکر ہے کچھ تو سنجیدگی کم ہوئی۔بہرحال بتاؤ کیسے فون کیا ہے"۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"رسیور اٹھایا، نمبر ڈائل کئے اور فون ہو گیا"۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو سرداور کافی دیر تک ہنستے رہے۔

"چیف نے درست دھمکی دی ہے تمہیں۔میں نے خواہ مخواہ تم سے ہمدردی کی"۔۔۔ سرداور نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"سرداور آپ کے نوٹس میں ڈاکٹر نوشاہی کی ہلاکت تو ہو گی"۔۔۔ عمران نے دوبارہ سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔وہ ایئر اٹیک لاکنگ کے فارمولے پر کام کر رہے تھے"۔۔

سرداور نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"میرے نوٹس میں یہ بات آئی ہے کہ ایکریمیا نے ایک آلہ تیار کیا ہے اور اس کے ایئر فورس کے کسی خصوصی سٹور جسے اے ڈیفنس سٹور کہا جاتا ہے، سے ڈاکٹر نوشاہی نے کسی ایکریمین سائنس دان کے ذریعے چوری کیا اور پھر اس سائنس دان کو ہلاک کر کے وہ آلے سمیت یہاں پاکیشیا آ گئے اور یہاں انہوں نے اسے اپنی ایجاد بنا کر پیش کرنے کی کوشش کی تو ایکریمیا نے ایک ایجنسی کے ذریعے انہیں ہلاک کرا کر ان سے وہ آلہ واپس حاصل کر لیا ہے"۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔یہ تو بددیانتی ہے"۔۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"ہاں۔ہے تو بددیانتی اور اس کی انہیں سزا مل گئی لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس آلے کے بارے میں جو رپورٹ حکومت کو دی گئی ہے کیا اس سے اس آلے کو تیار کیا جا سکتا ہے یا نہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔وہ تو اس کی ابتدائی باتیں اور اس کے مقاصد پر مبنی رپورٹ تھی۔اس میں کوئی فارمولا شامل نہیں تھا"۔۔۔۔ سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔اب آپ بتا دیں کہ کیا یہ آلہ پاکیشیا کے ڈیفنس کے لئے فائدہ مند رہے گا یا نہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ انتہائی فائدہ مند ہے لیکن کیا تم اس آلے کو وہاں سے چوری

کرنا چاہتے ہو"...... سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا کی سلامتی اور حفاظت کے لئے میں اپنا گلا بھی اپنے ہاتھوں سے کاٹ سکتا ہوں اور پھر ایکریمیا نے سرکاری طور پر یہ آلہ واپس لینے کی بجائے یہاں سے اسے چوری کیا ہے اور پاکیشیا کے کئی شہری بھی اس سلسلے میں ہلاک ہوئے ہیں اس لئے ہم بھی اسے حاصل کر سکتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا تمہارا چیف رضامند ہو جائے گا"...... سرداور نے کہا۔

"اس کے سامنے اگر یہ ساری سچی باتیں آگئیں تو اس نے چوری کا لفظ آتے ہی مجھے گولی مروا دینی ہے۔ اسے تو نئی کہانی سنانی پڑے گی بلکہ ہو سکتا ہے کہ آپ کی بات ان سے کروانی پڑے"...... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو مسکرا دیا۔

"سوری عمران۔ میں غلط بیانی نہیں کر سکوں گا"...... سرداور نے فوراً ہی جواب دیا۔

"مطلب ہے کہ آپ کو اس آلے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"دلچسپی تو ہے لیکن میں بہرحال جھوٹ نہیں بول سکتا"۔ سرداور نے کہا۔

"اوکے۔ میں تو سوچ رہا تھا کہ چیک کا سکوپ بن رہا ہے لیکن اگر آپ ہی نہیں چاہتے تو مجھے کیا ضرورت ہے چھوٹے سے چیک کے لئے اتنا بڑا کام کرنے کی۔ اوکے۔ ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ سرداور پر بھی اعتماد نہیں کر رہے عمران صاحب"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکر ہے دانش منزل کی دانش نے اب تم پر بھی اثر کرنا شروع کر دیا ہے۔ واقعی میرا مقصد یہی تھا لیکن بات بداعتمادی کی نہیں ہے۔ سرداور سرکاری ملازم ہیں اور سائنس دانوں اور اعلیٰ حکام سے ملتے رہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کسی وقت ان کی زبان پر یہ بات آ جائے اور ایکریمیا نے یہاں ہر جگہ اپنے آدمی چھوڑے ہوئے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"یہ آلہ تو آپ کو اس سٹور سے واقعی چوری ہی کرنا پڑے گا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے اس کا آئیڈیا بے حد پسند آیا ہے۔ اگر یہ آلہ یہاں آ جائے اور اس کا فارمولا چیک ہو جائے تو واقعی پاکیشیا کا دفاع ناقابل شکست ہو جائے گا اور یہ ہمارے لئے واقعی انتہائی ضروری ہے کیونکہ کافرستان اور اسرائیل تو ایک طرف ایکریمیا بھی اس وقت ہمارے ملک کا نمبر ون دشمن ہے۔ گو وہ اسے ظاہر نہیں کرتا لیکن ایکریمیا کی آنکھوں میں بھی پاکیشیا کا وجود کسی کانٹے کی طرح کھٹکتا رہتا ہے اس لئے اپنے ملک کا دفاع ہماری اولین ترجیح ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔ عمران نے ہاتھ

بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"..... چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس چیف"..... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ڈیوڈ کے بارے میں تمہاری رپورٹ پڑھنے کے بعد میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ایکریمیا سے اس آلے ڈبل لاک کو اس انداز میں حاصل کیا جائے کہ ایکریمیا کے حکام کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ آلہ پاکیشیا پہنچ گیا ہے اس لئے عمران کی سرکردگی میں ٹیم ایکریمیا جائے گی لیکن اس بار میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ٹیم میں صرف تم، صالحہ اور تنویر ساتھ جاؤ گے کیونکہ اس بار مشن دوسرے انداز کا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"یس چیف"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم صالحہ اور تنویر کو الرٹ کر دو۔ عمران خود تم سے رابطہ کرے گا"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تنویر کی حد تک تو بات سمجھ میں آتی ہے کہ اس مشن میں شاید ڈائریکٹ ایکشن سے کام لینا پڑے لیکن صفدر اور کیپٹن شکیل کو چھوڑ کر صالحہ اور جولیا کو آپ نے کیوں خصوصی طور پر ٹیم میں شامل کیا ہے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"خواتین اگر کچھ حاصل کرنے پر آ جائیں تو زیادہ آسانی سے حاصل کر لیتی ہیں"..... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"رچرڈ سے میں نے ڈیوڈ کے طور پر جو بات کی ہے اس سے بہرحال یہ بات سامنے آ گئی ہے کہ اسے اس سٹور کے بارے میں علم ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کے رابطے کسی نہ کسی انداز میں ایکریمیا کے ایسے حکام سے ہیں جن کا تعلق ایسے سٹورز سے ہے۔ اس سے ہی ڈیوڈ کو معلوم ہوا ہوگا کہ آلہ ڈاکٹر نوشاہی نے کس انداز میں اور کہاں سے حاصل کیا ہے"..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

وانڈر اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وانڈر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ وانڈر بول رہا ہوں"...... وانڈر نے کہا۔

"کاراکاز"...... دوسری طرف سے اس کے باس کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس باس"...... وانڈر نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"وانڈر اطلاعات ملی ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خطرناک ترین ایجنٹ عمران دو عورتوں اور ایک مرد کے ساتھ پاکیشیا سے سلاکیہ روانہ ہوا ہے۔ پاکیشیا میں موجود ایکریمین ایجنٹوں نے اطلاع دی ہے کہ یہ پرواز اب سے ایک گھنٹے بعد سلاکیہ لینڈ کر جائے گی۔ عمران اور اس کا ساتھی جس کا نام کاغذات کی رو سے تنویر ہے اور ایک پاکیشیائی لڑکی جس کا نام کاغذات کی رو سے صالحہ ہے

اور ایک سوئس نژاد لڑکی جولیانا کے ساتھ سلاکیہ پہنچ رہا ہے۔ ایکریمین ایجنٹوں نے اطلاع دی ہے کہ ایئرپورٹ پر ان کے درمیان ہونے والی گفتگو جو جدید ترین آلات سے سنی گئی ہے اس کے مطابق یہ گروپ سراغ سینڈیکیٹ کے رچرڈ کے پیچھے آ رہا ہے"...... باس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن رچرڈ کو تو میں نے ہلاک کر دیا ہے باس"...... وانڈر نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں کال کیا ہے کہ یہ لوگ رچرڈ کے قاتل کا سراغ لگانے کی کوشش کریں گے اور اگر تم ٹریس ہو گئے تو پھر وہ تم تک اور تمہارے ذریعے مجھ تک بھی پہنچ سکتے ہیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم اس وقت تک انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ جب تک یہ لوگ یہاں سے واپس نہ چلے جائیں"...... باس نے کہا تو وانڈر کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات ابھر آئے۔

"باس۔ ایکریمین ایجنٹ نجانے کیوں ان لوگوں سے اس قدر خوفزدہ ہیں۔ یہ آخر انسان ہیں اور اب جبکہ ان کے بارے میں اطلاع مل چکی ہے تو ان کا خاتمہ ایئرپورٹ پر آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ مجھے انڈر گراؤنڈ ہونے کی کیا ضرورت ہے جبکہ رچرڈ کا اپنا سپیشل سیکشن باوجود کوشش کے آج تک یہ ٹریس نہیں کر سکا کہ رچرڈ کو کس نے ہلاک کیا ہے تو یہ لوگ کیسے ٹریس کر سکتے ہیں اور پھر اگر کوئی رسک ہے بھی سہی تو یہ رسک آسانی سے اس گروپ کو ہلاک کر کے

ختم کیا جا سکتا ہے"...... وانڈر نے کہا۔

"مجھے ایکریمین حکام نے خصوصی طور پر پیغام دیا ہے کہ میں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے راستے میں نہ آؤں۔ یہ لوگ حد درجہ خطرناک ہیں"...... باس نے کہا۔

"ایکریمین حکام کے لئے ہوں گے باس ہمارے لئے نہیں۔ آپ مجھے اجازت دیں پھر دیکھیں کہ میں ان کا کس طرح آسانی سے خاتمہ کر دیتا ہوں"...... وانڈر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اب جبکہ حکام کی طرف سے ہدایات مل چکی ہیں تو ہم براہ راست ان احکامات کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے۔ البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ تم ان کی اس انداز میں نگرانی کراؤ کہ انہیں اس کا احساس تک نہ ہو سکے اور اگر تمہیں یہ اطلاع مل جائے کہ یہ تم تک پہنچ رہے ہیں تو پھر تم ان کے خلاف حرکت میں آ سکتے ہو"۔ دوسری طرف سے باس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ نگرانی کا انہیں علم ہو جانا ہے اور انہوں نے چھپ جانا ہے۔ پھر ہمیں انہیں ٹریس کرانا مشکل ہو جائے گا اس لئے میرا خیال ہے کہ ایئر پورٹ پر ہی ان کا خاتمہ کر دیا جائے یا زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا ہے کہ یہ جس ہوٹل میں جا کر ٹھہریں وہاں ان کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اس طرح نہ صرف ان کا خاتمہ ہو جائے گا بلکہ ایکریمیا کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ کاراکاز بزدل اور کم ہمت لوگوں کی تنظیم نہیں ہے"...... وانڈر نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ اب تو ان کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے بعد میں واقعی مشکل ہو جائے گا۔ ٹھیک ہے۔ تم اپنے سیکشن کو حرکت میں لے آؤ۔ میں حکام کو خود ہی جواب دے لوں گا"...... باس نے کہا تو وانڈر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ جب ان کی لاشیں ایکریمین حکام تک پہنچیں گی تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کاراکاز کیا کچھ نہیں کر سکتی"...... وانڈر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن پھر بھی تم نے ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہے اور سنو۔ کھلے عام کارروائی نہ کرنا تاکہ حکام تک یہ بات نہ پہنچ سکے کہ ہم نے ان کے احکامات کی خلاف ورزی کی ہے"...... باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں آپ کی پوزیشن سمجھتا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں ان لوگوں کو ہوٹل سے اغوا کرا کر خصوصی پوائنٹ پر لے جا کر ہلاک کراؤں گا اور اس ساری کارروائی کا کسی کو علم تک نہ ہو سکے گا۔ بعد میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہم تک پہنچ گئے تھے اس لئے ہم نے انہیں ہلاک کر دیا"...... وانڈر نے کہا۔

"ہاں۔ ایسے ٹھیک رہے گا۔ اب میں مطمئن ہوں"...... باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو وانڈر نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہنری بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف

وقت شراب پینے میں گزارنا چاہتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ شراب اس
پر عام لوگوں سے الٹا اثر ڈالتی ہے اور جیسے جیسے شراب اس کے اندر
جائے گی ویسے ہی وہ ہوشیار اور مستعد ہوتا چلا جائے گا اور پھر اس
نے واقعی گھونٹ گھونٹ کر کے پوری بوتل پی ڈالی لیکن اس کا جسم
پہلے سے زیادہ مستعد نظر آنے لگ گیا تھا۔ اس کی آنکھوں میں چمک
سی آ گئی تھی اور نہ صرف اس کا سرخ چہرہ پہلے سے کہیں زیادہ سرخ پڑ
گیا تھا بلکہ وہ اب پہلے سے زیادہ ہوشیار اور مستعد نظر آنے لگ گیا تھا
اور پھر طویل انتظار کے بعد جیسے ہی فون کی گھنٹی بجی اس نے بجلی کی
سی تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ وانڈر بول رہا ہوں"...... وانڈر نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہمزی بول رہا ہوں باس۔ پامیری پوائنٹ سے۔ آپ کے حکم کی
تعمیل ہو چکی ہے اور میں یہاں اپنے چار مسلح ساتھیوں سمیت موجود
ہوں"...... دوسری طرف سے ہمزی کی آواز سنائی دی۔

"تفصیل بتاؤ"...... وانڈر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ گروپ ایئر پورٹ سے باہر آیا تو ہم نے زیرو سکس کے
ذریعے کافی فاصلے سے ان کی نگرانی کی۔ یہ گروپ ٹیکسی میں بیٹھ کر
ویسٹ ہاف کالونی کی ایک کوٹھی میں پہنچ گیا۔ کوٹھی میں ایک مقامی
آدمی پہلے سے موجود تھا جو ان کے وہاں پہنچنے کے کچھ دیر بعد واپس چلا
گیا۔ میں نے ویگنیز کے ذریعے اندر چیکنگ کی تو یہ لوگ ایک کمرے
میں اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر اندر ٹی الیون

فائر کر دی اور ایک بار پھر ویگنیز کے ذریعے چیکنگ کی تو یہ لوگ اسی
کمرے میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ہم نے انہیں وہاں سے اٹھایا
اور بڑی سٹیشن ویگن میں ڈال کر پامیری پوائنٹ پہنچ گئے۔ یہاں ہم
نے انہیں راڈز والی کرسیوں پر جکڑ دیا اور ساتھ ہی میں نے انہیں
طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے اور اب آپ کو رپورٹ دے رہا
ہوں"...... ہمزی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ویری گڈ۔
اب تم وہیں رہو اور انہیں کسی صورت ہوش میں نہ آنے دینا۔ میں
چیف کو فون کرتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ چیف میرے ساتھ پامیری
پوائنٹ پر آئے"...... وانڈر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ وہ لوگ تو بے حس و حرکت
انداز میں طویل بے ہوشی کے انجکشن کی وجہ سے بے ہوش پڑے
ہوئے ہیں اور جب تک انہیں اینٹی انجکشن نہیں لگائے جائیں گے وہ
ہوش میں آ ہی نہیں سکتے اور بے ہوش آدمی کیا کر سکتا ہے"۔ ہمزی
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے باوجود جب تک میں نہ آ جاؤں تم نے اپنے دو
ساتھیوں سمیت اس کمرے کے اندر موجود رہنا ہے۔ میں کسی قسم کا
کوئی رسک نہیں لینا چاہتا"...... وانڈر نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو وانڈر نے کریڈل
دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر

دیئے۔

"یس۔ کاراکاز"...... دوسری طرف سے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"وانڈر بول رہا ہوں باس"...... وانڈر نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے جو تم اس قدر پرجوش انداز میں بول رہے ہو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ اس وقت پامیری پوائنٹ پر بھیگے ہوئے چوہوں سے بھی بدتر حالت میں موجود ہیں"...... وانڈر نے پہلے سے بھی زیادہ پرجوش لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا واقعی۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... اس بار دوسری طرف سے بھی انتہائی پرجوش لہجے میں کہا گیا تو وانڈر نے ہنری کی بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی۔

"ویری گڈ وانڈر۔ تم نے کاراکاز کی لاج رکھ لی۔ اب انہیں فوراً ہلاک کر دو تاکہ ہم ان کی لاشیں فخر سے ایکریمین حکام کے حوالے کر کے سرخرو ہو جائیں"...... چیف نے کہا۔

"باس۔ میری خواہش ہے کہ آپ بھی میرے ساتھ پامیری پوائنٹ پر چلیں تاکہ آپ کے سامنے ان کا خاتمہ کیا جا سکے"۔ وانڈر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم میرے پاس آ جاؤ۔ ہم یہاں سے اکٹھے چلیں گے"...... چیف نے کہا۔

"اوکے باس۔ میں آ رہا ہوں"...... وانڈر نے کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ نہ صرف کرسی سے اٹھا بلکہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ تاثرات نمایاں تھے۔

درد کی ایک تیز لہر عمران کے جسم میں دوڑتی چلی گئی اور اس تیز لہر کی وجہ سے اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی بھی تیزی سے دور ہونا شروع ہو گئی اور تھوڑی دیر بعد عمران نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں یہ محسوس کر کے دھماکہ سا ہوا کہ اس کا جسم پوری طرح حرکت ہی نہ کر رہا تھا۔ درد کی تیز لہریں ابھی تک اس کے جسم میں دوڑ رہی تھیں اور پھر جلد ہی اسے یہ احساس ہو گیا کہ وہ ویسٹ ہاف کالونی کی رہائش گاہ کے کمرے کی بجائے کسی اور بڑے سے وسیع ہال نما کمرے میں کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا موجود ہے۔ سامنے کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی طاری تھی جبکہ اس کے ساتھ ایک ورزشی جسم کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا اور ان کے عقب میں مشین گنوں سے مسلح دو

آدمی بڑے چوکنا انداز میں کھڑے تھے۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے دونوں اطراف میں اس کے ساتھی اسی طرح کرسیوں پر جکڑے ہوئے موجود تھے۔ عمران کے دائیں ہاتھ پر تنویر تھا جبکہ بائیں ہاتھ پر اس کے ساتھ والی کرسی پر جولیا اور اس کے بعد والی کرسی پر صالحہ موجود تھی۔ تنویر ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہا تھا جبکہ جولیا کا سر ابھی تک ڈھلکا ہوا تھا اور ایک آدمی صالحہ کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔ اسی لمحے تنویر کی ہلکی سی کراہ سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ انجکشن کی وجہ سے درد کی تیز لہر اس کے جسم میں دوڑ رہی ہے جس کی وجہ سے وہ لاشعوری انداز میں کراہ رہا ہے۔ کرسیاں اس قدر ساتھ ساتھ تھیں کہ ان کے درمیان معمولی سا گیپ بھی نہیں تھا اس لئے عمران ٹانگ موڑ کر کوئی کارروائی بھی نہیں کر سکتا تھا۔

"تم اب پوری طرح ہوش میں آ چکے ہو عمران"...... اچانک اس ادھیڑ عمر آدمی نے سرد لہجے میں کہا۔

"لیکن ابھی تو میں زندہ ہوں"...... عمران نے جواب دیا تو نہ صرف وہ ادھیڑ عمر آدمی بلکہ اس کے ساتھ بیٹھا ہوا نوجوان بھی چونک پڑا۔

"کیا مطلب"...... ادھیڑ عمر آدمی نے حیران ہو کر کہا۔

"بزرگوں نے کہا ہے کہ جب آدمی مرتا ہے تو اسے ہوش آتا ہے لیکن اس وقت وہ سوائے پچھتانے کے اور کچھ بھی نہیں کر سکتا اس لئے میں کیسے ہوش میں آ سکتا ہوں۔ ابھی تک زندہ جو ہوں"۔

عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" تمہاری یہ خواہش بھی ابھی پوری ہو جائے گی۔ میں تو تمہیں ہوش میں بھی نہیں لانا چاہتا تھا لیکن وانڈر نے ضد کی کہ تمہیں ہوش میں لا کر پہلے تمہیں بتایا جائے کہ تم کس کے ہاتھوں ہلاک ہو رہے ہو۔ اس کے بعد تمہیں ہلاک کیا جائے "...... ادھیڑ عمر آدمی نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" وانڈر بہت اچھا نام ہے۔ ویسے شکل سے بھی یہ صاحب وانڈر ہی لگ رہے ہیں۔ میرا مطلب ہے حیران و پریشان۔ البتہ تم اپنا تعارف کرا دو تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ مجھے کس کے ساتھ گفتگو کا شرف حاصل ہو رہا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اس دوران نہ صرف تنویر بلکہ صالحہ اور جولیا بھی ہوش میں آ چکی تھیں لیکن عمران کو ان لوگوں سے باتیں کرتے دیکھ کر وہ خاموش رہی تھیں جبکہ تنویر بھی ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا تھا۔

" میں کاراکاز کا چیف ہوں اور کاراکاز سلاکیہ کی سرکاری ایجنسی ہے۔ یہ وانڈر ہے۔ کاراکاز کا مین ایجنٹ "...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے اپنا اور وانڈر کا تعارف کراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" لیکن کاراکاز کو ہم سے کیا دشمنی ہو گئی ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم یہاں رچرڈ کے پیچھے آئے تھے۔ سراگ سینڈیکیٹ کا رچرڈ جس نے تمہارے ملک سے ایکریمین آلہ جو ایکریمیا سے چوری کیا گیا تھا واپس برآمد کر لیا تھا اور رچرڈ کو یہ مشن کاراکاز نے دیا تھا اور کاراکاز کو یہ مشن ایکریمین حکام نے دیا تھا کیونکہ ایکریمیا براہ راست سامنے نہ آنا چاہتا تھا۔ پھر اطلاع ملی کہ تم اپنے گروپ کے ساتھ سراگ آ رہے ہو تاکہ اس رچرڈ کو ٹریس کر کے اس سے وہ آلہ واپس حاصل کر سکو لیکن رچرڈ کو وانڈر پہلے ہی ہلاک کر چکا ہے کیونکہ تم رچرڈ تک پہنچ جاتے تو تم ہم تک پہنچ سکتے تھے لیکن تم اپنی اصل شکلوں میں پاکیشیا سے سلاکیہ کے لئے روانہ ہوئے تو ایکریمین ایجنٹوں نے ہمیں اطلاع دے دی جس کے نتیجے میں تم یہاں نظر آ رہے ہو "۔ اس ادھیڑ عمر آدمی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" رچرڈ نے یہ آلہ یقیناً تمہیں پہنچایا ہو گا اور تم نے اسے ایکریمین حکام تک پہنچایا ہو گا اور مجھے یقین ہے کہ تمہیں یہ معلوم نہیں ہو گا کہ یہ آلہ واپس ایکریمیا کے کس سٹور تک پہنچا ہے "...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ ہمیں واقعی معلوم نہیں ہے اور نہ ہمیں معلوم ہو سکتا ہے "۔ ادھیڑ عمر آدمی نے جواب دیا۔

" جبکہ یہ رچرڈ کو معلوم تھا کہ پاکیشیائی سائنس دان نے اسے کس سٹور سے حاصل کیا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ رچرڈ کے تعلقات

ایکریمیا کے ان حکام سے براہ راست تھے جن کا تعلق ایسے سٹورز سے ہے۔ ہم تو صرف رچرڈ سے اس بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے ورنہ ہمیں یہاں آنے کی ضرورت نہیں تھی۔ ہم براہ راست ایکریمیا چلے جاتے"...... عمران نے کہا۔

"اگر چلے جاتے تو زندہ بچ جاتے لیکن اب تمہاری لاشیں وہاں پہنچیں گی"...... ادھیڑ عمر آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم ہمیں مار کر کیا حاصل کر سکتے ہو کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو علم ہے کہ ہم سلاکیہ پہنچ گئے ہیں۔ ہماری موت کے ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس تو ختم نہیں ہو جائے گی۔ البتہ یہ ہو گا کہ ہمارا انتقام لینے کے لئے نہ صرف تمام کاراکاز بلکہ پورے سلاکیہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی اس لئے تمہیں اور سلاکیہ کو کیا فائدہ پہنچے گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جس طرح تم سے نمٹا گیا ہے اسی طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بھی نمٹ لیا جائے گا۔ وانڈر تم انہیں ہلاک کر دو"...... ادھیڑ عمر آدمی نے بات کرتے کرتے یکلخت ساتھ بیٹھے ہوئے وانڈر سے کہا۔

"یس باس"...... وانڈر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"ایک منٹ۔ پہلے میری بات سن لو"...... اچانک جولیا نے کہا تو سب جولیا کی طرف مڑے جو آخری کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"تم کیا کہنا چاہتی ہو"...... ادھیڑ عمر آدمی نے تیز لہجے میں کہا۔

"میرا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں تو سیاح ہوں۔ پاکیشیا ایئرپورٹ پر اس گروپ سے ملاقات ہو گئی تھی۔ چونکہ یہ دلچسپ لوگ ہیں اس لئے میں ان کے ساتھ یہاں آ گئی۔ آپ پلیز مجھے رہا کر دیں اور انہیں بے شک ہلاک کر دیں"۔ جولیا نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں پہلے سے معلوم ہے کہ تم چونکہ سائس نژاد ہو اس لئے تمہارا کوئی تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہو سکتا کیونکہ کسی غیر ملکی کو کسی صورت بھی سیکرٹ سروس میں شامل نہیں کیا جا سکتا لیکن تم ابھی اس کرسی میں جکڑی رہو گی۔ ان کی ہلاکت کے بعد تمہارے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا"...... ادھیڑ عمر آدمی نے جواب دیا۔

"پلیز میرے سامنے ایسا نہ کریں۔ اگر یہ لوگ میرے سامنے ہلاک کئے گئے تو میرا دل خوف سے بند ہو جائے گا اور میں ہلاک ہو جاؤں گی۔ پلیز مجھے کسی دوسرے کمرے میں لے جائیں۔ چاہے مجھے ہتھکڑی لگا کر لے جائیں چاہے دوسرے کمرے میں جا کر جکڑ کر کرسی پر بٹھا دیں۔ لیکن پلیز یہاں میرے سامنے انہیں ہلاک نہ کریں"۔ جولیا نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ اگر اس لڑکی کو ہتھکڑی لگا کر لے جایا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے"...... وانڈر نے یکلخت گردن موڑ کر ادھیڑ عمر آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جولیا کو غور سے دیکھنے کے بعد وانڈر کی

آنکھوں میں مخصوص چمک ابھر آئی تھی۔

"مجھے تمہاری طبیعت کا علم ہے وانڈر۔ چونکہ تم نے ان لوگوں کو یہاں تک لے آنے کا کارنامہ انجام دیا ہے اس لئے میری طرف سے اجازت ہے"...... ادھیڑ عمر آدمی نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو باس"...... وانڈر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس آدمی کی طرف مڑ گیا جو اس کی سائیڈ پر کھڑا تھا۔ یہ وہی آدمی تھا جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو انجکشن لگائے تھے۔

"ہنری۔ اس لڑکی کے آدھے راڈز ہٹا کر اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے ہتھکڑی ڈال دو اور پھر باقی راڈز ہٹا کر اسے یہاں سے دوسرے کمرے میں لے جاؤ اور جب تک ہم نہ آئیں تم نے وہیں اس کے ساتھ ہی رہنا ہے۔ اس کے باہر جاتے ہی ہم اپنی کارروائی شروع کر دیں گے اور اس میں چند منٹ لگیں گے"۔ وانڈر نے کہا۔

"یس باس"...... اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے ایک طرف دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک کلپ ہتھکڑی نکال کر وہ جولیا کی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔ ادھیڑ عمر آدمی خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ ہنری جولیا کی کرسی کے عقب میں گیا اور دوسرے لمحے کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی جولیا کے بازوؤں اور جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے

جبکہ اس کی ٹانگوں کے سامنے راڈز ابھی تک موجود تھے۔ جولیا نے خود ہی اپنے دونوں بازو عقب میں کر دیئے تو ہنری نے اس کے دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر ان میں کلپ ہتھکڑی ڈال دی۔ اس کے ساتھ ہی کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی کرسی کے باقی راڈز بھی غائب ہو گئے اور جولیا ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"بے حد شکریہ"...... جولیا نے وانڈر کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔

"آؤ ادھر"...... اسی لمحے ہنری نے جولیا کو بازو سے پکڑ کر دروازے کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ اچھا"۔ جولیا نے بازو کو جھٹکا دے کر ہنری کی گرفت سے چھڑاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھنے لگی لیکن دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑی۔

"میں ان کو ہمیشہ کے لئے الوداع کہہ لوں"...... جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا کٹک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھوں میں موجود ہتھکڑی کھل کر نیچے فرش پر ایک چھناکے سے گر گئی اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی سنبھلتا کرسی کے پیچھے کھڑے ہوئے دونوں مسلح افراد کے ساتھ ساتھ ہنری بھی چیختا ہوا ایک طرف جا گرا۔ جولیا نے ایک آدمی کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹ کر اسے زور سے نہ صرف دھکا دے دیا تھا بلکہ اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے کسی لٹو کی طرح گھوم گئی

تھی اور ہنری جو اب اس پر جھپٹنے کے لئے اپنے جسم کو حرکت میں لا رہا تھا اس کی گھومتی ہوئی ٹانگ کی ضرب کھا کر چیختا ہوا ایک طرف جا گرا تھا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ ریٹ ریٹ کی آوازوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ جولیا نے ضرب لگا کر اسی طرح گھومتے ہوئے فائر کھول دیا تھا اور ادھیڑ عمر آدمی اور وانڈر جو ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے فائرنگ کی زد میں آگئے۔ اس کے ساتھ ہی وہ دونوں آدمی بھی جو دھکا کھا کر سائیڈ پر گرے تھے اٹھتے ہوئے فائرنگ کی زد میں آگئے اور اس کے ساتھ ہی جولیا بجلی کی سی تیزی سے پلٹی اور دوسرے لمحے ہنری جو نیچے گر کر انتہائی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا دوسری بار فائرنگ کی زد میں آگیا اور نیچے گر کر اس بری طرح تڑپنے لگا جیسے پانی سے نکلنے والی مچھلی تڑپتی ہے اور جولیا تیزی سے پیچھے ہٹتی چلی گئی۔ مشین گن اس کے ہاتھ میں تھی۔ ادھیڑ عمر آدمی اور وانڈر دونوں نیچے گر کر بار بار اٹھنے کی کوشش کر رہے تھے جبکہ وانڈر کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل نکل کر دور جا گرا تھا۔

"ان دونوں پر فائر نہ کرنا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ کمینی فطرت کے لوگ ہیں"...... جولیا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی ادھیڑ عمر آدمی اور وانڈر دونوں ایک بار پھر تڑپے اور پھر ساکت ہو گئے جبکہ ہنری سمیت باقی آدمی پہلے ہی ساکت ہو چکے تھے۔

"میں باہر دیکھتی ہوں"۔ جولیا نے تیزی سے مڑ کر کہا اور پھر وہ

دوڑتی ہوئی دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔ چند لمحوں بعد باہر سے ایک بار پھر مشین گن چلنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"ان دونوں نے جولیا کے بارے میں غلط ریمارکس پاس کر کے اپنی موت خود ہی مقدر کر لی تھی"...... عمران نے کہا۔

"جولیا نے ٹھیک کیا ہے بلکہ ان کے جسم کے ایک ایک انچ پر اسے گولیاں برسانی چاہئیں تھیں"...... تنویر نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے یقیناً ان سے پوچھ گچھ کرنی تھی۔ اب کیا ہو گا"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ ان لوگوں کو معلوم نہیں ہو سکتا کہ ایکریمیا کے کس سٹور میں وہ آلہ واپس رکھا گیا ہے۔ یہ بات شاید رچرڈ کو معلوم ہوتی لیکن اچھا ہوا کہ ہم رچرڈ کے پیچھے بھاگنے سے بچ گئے"...... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جولیا اندر آگئی۔

"یہ آبادی سے ہٹ کر کوئی فارم ٹائپ عمارت ہے۔ باہر دو مسلح آدمی موجود تھے۔ میں نے ان کا خاتمہ کر دیا ہے"...... جولیا نے کہا اور پھر اس نے عمران کے عقب میں ایک بٹن پریس کیا تو کٹک کی آواز سے آدھے راڈز غائب ہو گئے۔ پھر کھٹاک کی دوسری آواز کے ساتھ ہی باقی آدھے راڈز بھی غائب ہو گئے اور عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"ویل ڈن جولیا۔ تم نے واقعی کام دکھایا ہے"...... عمران نے راڈز غائب ہوتے ہی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں نے دیکھ لیا تھا کہ تم درمیان میں ہونے کی وجہ سے راڈز نہ ہٹا سکو گے اس لئے مجبوراً مجھے مداخلت کرنا پڑی"..... جولیا نے تنویر کی کرسی کے عقب میں جاتے ہوئے کہا۔

"ویسے مجھے خطرہ محسوس ہو رہا تھا کہ جولیا اس قدر مسلح افراد سے بیک وقت کیسے لڑ سکے گی لیکن جولیا نے واقعی کام دکھایا ہے"۔ تنویر نے کہا۔

"اس لئے تو کہتا ہوں کہ سمجھ بوجھ سے کام لو ورنہ کسی روز تم بھی کسی کارنامے کی نذر ہو جاؤ گے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم اپنی خیر منایا کرو بس"..... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں بے اختیار ہنس پڑیں۔

ایکریمیا کے دارالحکومت ولنگٹن کے ایک رہائشی پلازہ کے ایک فلیٹ میں ایک نوجوان آدمی آرام کرسی پر نیم دراز شراب پینے اور سامنے پڑا ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو نوجوان نے ہاتھ میں پکڑا ہوا جام میز پر رکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ برنی بول رہا ہوں"..... نوجوان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"وکٹوری بول رہی ہوں برنی"..... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تو برنی بے اختیار چونک پڑا۔

"وکٹوری تم۔ اس وقت۔ کیسے فون کیا ہے"..... برنی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف نے ایمرجنسی کال دی ہے اور کہا ہے کہ میں تمہیں فون کر کے کہہ دوں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نہیں بلکہ وہ لوگ خود یہاں آ رہے ہیں"...... باس نے کہا تو ان دونوں کے چہروں پر پہلے سے موجود حیرت کے تاثرات مزید بڑھ گئے۔

"کس سلسلے میں باس"...... اس بار لڑکی نے کہا۔

"میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں۔ ویسے میں نے یہ مشن از خود چیلنج کے طور پر لیا ہے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ اس مشن میں کامیابی کے بعد ہماری تنظیم بلیک ڈاگ کی شہرت پوری دنیا میں پھیل جائے گی"...... باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اچھا کیا باس۔ مجھے تو خود ویسے بھی کسی مشن کا انتظار تھا"...... برنی نے کہا اور اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی لڑکی نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس مشن پر تمہیں اور وکٹوری دونوں کو مل کر کام کرنا ہو گا کیونکہ یہ انتہائی اہم مشن ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس مشن کو جلد از جلد مکمل کر دیا جائے"...... باس نے کہا۔

"ہم آپ کی توقع سے بھی پہلے اسے مکمل کر دیں گے باس۔ لیکن مشن کیا ہے"...... برنی نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ایکریمیا نے ایک انتہائی جدید ترین آلہ ایجاد کیا ہے جسے ڈبل لاک کہا جاتا ہے۔ یہ آلہ ایئر اٹیک کو لاک کر دیتا ہے اور یہ خالصتاً ایکریمیا کے سائنس دان کی ایجاد ہے اور اس قدر ایڈوانس ٹیکنالوجی ہے کہ ابھی دنیا کے اور کسی ملک کے ذہن میں بھی اس کا آئیڈیا

نہیں ہو سکتا اس لئے ایکریمیا نے اسے ٹاپ سیکرٹ قرار دیا ہوا ہے۔ یہ آلہ ایکریمیا کے سپیشل ایئر ڈیفنس سٹور میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ ہر لحاظ سے محفوظ رہے۔ یہ سپیشل سٹور جزیرہ برٹن پر ہے جو ایئر فورس کی تحویل میں ہے لیکن پاکیشیا کے ایک سائنس دان جس کا نام ڈاکٹر نوشاہی تھا، نے ایکریمیا کے ایک سائنس دان کی مدد سے اسے چرا لیا اور پاکیشیا لے گیا۔ ایکریمیا کو اس کا علم ہو گیا۔ چونکہ ایکریمیا اسے اوپن نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے ایکریمیا نے خود سامنے آنے کی بجائے سلاکیہ حکومت کو یہ مشن دے دیا۔ مختصر طور پر سلاکیہ کی کاراکاز نامی تنظیم نے یہ آلہ پاکیشیا سے برآمد کر کے واپس بھجوا دیا اور اسے دوبارہ برٹن جزیرے کے سٹور میں پہنچا دیا گیا لیکن پھر اطلاع ملی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خطرناک ایجنٹ عمران اپنے ساتھیوں سمیت سلاکیہ پہنچ رہا ہے۔ ایکریمین ایجنٹوں نے اس کی اطلاع کاراکاز تک پہنچا دی لیکن ہم مطمئن تھے کہ وہ سلاکیہ میں ہی ٹکریں مارتے رہ جائیں گے لیکن پھر اطلاع ملی کہ کاراکاز کے چیف اور اس کے ایک ایجنٹ وانڈر کو ان کے ایک خصوصی پوائنٹ پر ہلاک کر دیا گیا ہے اور عمران اور اس کے ساتھی ایکریمیا کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ یہ اطلاع ہمیں اس وقت ملی جب یہ لوگ ایکریمیا پہنچ چکے تھے ورنہ شاید ہم اس طیارے کو ہی فضا میں میزائل سے اڑا دیتے لیکن اب انہیں ٹریس بھی کرنا ہو گا اور ان کا خاتمہ بھی کرنا ہو گا۔ اس اطلاع نے ایکریمین حکام کو پریشان کر دیا ہے۔ چنانچہ اعلیٰ سطح

پر انتہائی اہم میٹنگ ہوئی کہ اس مشن کو کسی ایجنسی کو سونپا جائے۔ زیادہ حکام کی رائے تھی کہ اسے بلیک ایجنسی کو دیا جائے لیکن یہ بھی سوچا جا رہا تھا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بلیک ایجنسی سے پہلے بھی کئی بار ٹکرا چکے ہیں اس لئے وہ ان کے بارے میں کافی کچھ جانتے ہیں۔ میں بھی اس میٹنگ میں شریک تھا۔ میں نے چیلنج دے کر اس مشن کو بلیک ڈاگ کے لئے حاصل کر لیا۔ چونکہ بلیک ڈاگ ایکریمیا کی نئی تنظیم ہے اور ہم لوگ ایکریمیا کی مختلف ایجنسیوں سے اس تنظیم میں شامل ہوئے ہیں اور خاص طور پر تمہاری اور وکٹوری کی شہرت اعلیٰ حکام میں بہت زیادہ ہے اس لئے ہمیں اس شرط پر یہ مشن دیا گیا ہے کہ وکٹوری اور برنی دونوں مل کر اس مشن پر کام کریں گے۔ اس طرح یہ چیلنج مشن ہمارے سپرد کر دیا گیا اور میں نے اس لئے تمہیں ایمرجنسی کال دی ہے کہ اب ہم نے یہ مشن مکمل کرنا ہے"...... باس نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا مشن ہے باس"...... برنی نے کہا۔

"یہی کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہم نے ٹریس بھی کرنا ہے اور ان کا خاتمہ بھی کرنا ہے"...... باس نے کہا۔

"باس۔ کیا عمران کو معلوم ہے کہ یہ آلہ برٹن کے سٹورز میں ہے"...... وکٹوری نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اسے کیا کسی کو بھی نہیں معلوم ہو سکتا۔ لیکن عمران

کے بارے میں مشہور ہے کہ اسے ایسی معلومات انتہائی حیرت انگیز انداز میں مل جاتی ہیں بلکہ جو چیز جتنی بھی زیادہ چھپائی جائے اتنی ہی جلدی اسے علم ہو جاتا ہے اس لئے سب کی رائے ہے کہ کسی نہ کسی انداز میں وہ اس بارے میں معلومات حاصل کر لے گا"...... باس نے جواب دیا۔

"باس۔ پھر اس آلے کو وہاں سے نکال کر کسی اور جگہ پہنچا دیا جائے۔ ایکریمیا براعظم ہے۔ یہاں لاکھوں سٹورز ہوں گے"۔ برنی نے کہا۔

"اعلیٰ حکام کی کانفرنس میں اس پوائنٹ پر بھی غور کیا گیا تھا لیکن چونکہ برٹن سے زیادہ محفوظ اور ناقابل تسخیر اور کوئی سٹور نہیں ہے اس لئے یہی طے کیا گیا کہ یہ آلہ اس سٹور میں ہی رہے گا"۔ باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ آلات بہرحال کہیں نہ کہیں تو نصب کئے گئے ہوں گے۔ یہ صرف سٹورز میں بند کرنے کے لئے تو نہیں بنائے گئے ہوں گے۔ وہاں سے بھی تو انہیں حاصل کیا جا سکتا ہے"...... وکٹوری نے کہا۔

"ابھی اس آلے کی فیکٹری انڈر کنسٹرکشن ہے۔ یہ آلہ ہنگامی بنیادوں پر تیار ہوا اور پھر اس کی ٹیسٹنگ مکمل کی گئی۔ اس کے بعد اس نئی فیکٹری کی باقاعدہ منظوری دی گئی اور ابھی اس کی فیکٹری زیر تعمیر ہے اور اسے تیار ہونے اور پروڈکشن دینے میں کم از کم ایک

سال لگ جائے گا۔ اس کے بعد یہ آلات تیار ہوں گے اور پھر انہیں
منتخب پوائنٹس پر نصب کیا جائے گا"...... باس نے جواب دیا۔

"باس۔ اس کا فارمولا بھی تو ہوگا۔ اگر یہ آلہ چوری ہو گیا تو اس
فارمولے کی وجہ سے فیکٹری تو بند نہیں ہو سکتی"...... دیکوری نے
کہا۔

"فارمولا بھی موجود ہے اور فیکٹری بھی بند نہیں ہو گی لیکن
حکومت ایکریمیا اس آلے کو اس لئے پاکیشیا کے ہاتھ سے بچانا چاہتی
ہے کہ پاکیشیا اسلامی ملک ہے اور سائنسی لحاظ سے باقی تمام مسلم
ممالک سے کہیں زیادہ ایڈوانس ہے اس لئے ان آلات کو پاکیشیا کے
ذریعے تمام مسلم ممالک کو بھجوایا جا سکتا ہے۔ اس طرح تمام مسلم
ممالک کے ایئر ڈیفنس محفوظ ہو جائیں گے اور یہ مسلم ممالک دفاعی
اقدامات کے ناقابل تسخیر ہوتے ہی جارحیت پر اتر کر اسرائیل کا وجود
ختم کر سکتے ہیں جو ایکریمیا کو منظور نہیں ہے اور اصل بات یہی ہے
کہ ایکریمیا کسی مسلم ملک کو اس حد تک ناقابل تسخیر نہیں ہونے
دینا چاہتا کہ اس سے اس کے مفادات مجروح ہوں۔ دوسری بات یہ
کہ شوگران پاکیشیا کا دوست ملک ہے۔ یہ ٹیکنالوجی وہاں پہنچ جائے
گی۔ وہاں سے روسیاہ اور پھر اس کا اینٹی بھی تیار کر لیا جائے گا اور اس
طرح تمام منصوبہ یکسر ناکام ہو جائے گا"...... باس نے تفصیل سے
بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ واقعی باس۔ جو کچھ آپ نے بتایا ہے اس سے ہمیں اس

مشن کا صحیح معنوں میں احساس ہو رہا ہے۔ بہرحال اب ہمارے لئے
کیا حکم ہے۔ کیا ہم نے اس آلے کا تحفظ بھی کرنا ہے اور لوگوں کا
خاتمہ بھی کرنا ہے"...... برنی نے کہا۔

"آلے کا تحفظ کرنے کی تمہیں ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ یہ
سٹور تو ایک طرف جزیرہ برٹن پر عام حالات میں بھی کوئی نہیں پہنچ
سکتا۔ اب تو وہاں خصوصی طور پر حفاظتی انتظامات کر لئے گئے ہیں
اس لئے آلے کو بھول جاؤ۔ تم نے صرف ان لوگوں کو ٹریس کر کے
ان کا خاتمہ کرنا ہے۔ بلیک ڈاگ کے ذمے یہی مشن لگایا گیا
ہے"...... باس نے کہا۔

"لیکن باس۔ یہ لوگ بہرحال برٹن تو پہنچیں گے۔ اب پورے
ایکریمیا میں انہیں کیسے تلاش کیا جائے"...... دیکوری نے کہا۔

"یہ تمہارا کام ہے جس طرح بھی کرو۔ آخر تم بلیک ڈاگ کے
سیکشن چیفس ہو۔ تم نے اگر اس طرح بے بسی کا اظہار ابتدا میں ہی
کرنا شروع کر دیا تو پھر بلیک ڈاگ کا خاتمہ کر دیا جائے گا"...... باس
نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ ہم انہیں نہ صرف ٹریس کریں گے بلکہ
ان کا خاتمہ بھی کریں گے"...... برنی نے کہا۔

"میں اس کے لئے تمہیں صرف ایک ہفتہ دے سکتا ہوں۔ میں
نے صرف ایک ہفتے کی مہلت لی ہے کہ ایک ہفتے کے اندر ان
لوگوں کی لاشیں اعلیٰ حکام کے سامنے پہنچا دی جائیں گی اور اگر ایک

ہفتے میں ایسا نہ ہوا تو پھر بلیک ڈاگ ختم کر دی جائے گی اور یہ کیس کسی اور ایجنسی کے سپرد کر دیا جائے گا اور بلیک ڈاگ کے خاتمے کا مطلب تم اچھی طرح سمجھتے ہو کہ اس سے متعلقہ ہر فرد کا خاتمہ اس لئے یہ تمہاری موت و زندگی کا مشن ہے"...... باس نے کہا۔

"یس باس۔ ہم اس کی اہمیت سمجھتے ہیں۔ آپ بے فکر رہیں"۔ برنی اور ویکوری دونوں نے مل کر کہا۔

"اوکے۔ اب تم جا سکتے ہو"...... باس نے کہا تو وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر باس کو سلام کر کے وہ مڑے تو حفاظتی شیٹ غائب ہو گئی۔ سرخ بلب بھی جلنا بند ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی سرر کی آواز کے ساتھ دیوار درمیان سے شق ہو کر سائیڈوں میں ہٹ گئی اور وہ دونوں اطمینان سے قدم بڑھاتے بیرونی بند راہداری میں آئے اور پھر لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ولنگٹن کی ایک رہائشی کالونی میں ایک متوسط درجے کی رہائش گاہ میں موجود تھا۔ اس نے سلاکیہ سے روانگی سے قبل یہاں کے ایک مخصوص آدمی کو فون کر کے اس رہائش گاہ کا بندوبست کر لیا تھا اس لئے ولنگٹن پہنچ کر وہ ایئرپورٹ سے سیدھے اس رہائش گاہ پر پہنچے تھے لیکن اس بار انہوں نے سلاکیہ کے تجربہ کے پیش نظر ٹیکسی میں سفر کرنے کی بجائے پبلک بس کے ذریعے سفر کیا تھا اور رہائش گاہ پہنچنے تک وہ ایک دوسرے سے علیحدہ رہے تھے۔ رہائش گاہ کے پھاٹک پر نمبرز لاک موجود تھا اور رہائش گاہ دینے والی پارٹی نے لاک کو کھولنے کے مخصوص نمبر فون پر ہی بتا دیئے تھے اس لئے وہ اطمینان سے لاک کھول کر اندر داخل ہو گئے تھے۔ اس رہائش گاہ میں نہ صرف اسلحہ موجود تھا بلکہ ایک کار بھی تھی اور مختلف لباسوں کے ساتھ ساتھ مخصوص انداز کے میک اپ

باکس بھی موجود تھے۔ چونکہ عمران نے ان سب چیزوں کی خصوصی فرمائش کی تھی اس لئے اس رہائش گاہ پر اس کی مطلوبہ چیزیں مہیا کر دی گئی تھیں اور عمران نے رہائش گاہ پر پہنچ کر نہ صرف اپنا لباس تبدیل کر لیا تھا بلکہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا خصوصی میک اپ بھی کر دیا تھا اور اس کے ساتھیوں نے لباس تبدیل کر لئے تھے اور اب وہ سب مقامی ایکریمین تھے۔

"عمران صاحب۔ آپ یہ سب کچھ اس انداز میں کر رہے ہیں جیسے یہاں آپ کی باقاعدہ چیکنگ ہو گی"...... صالحہ نے کہا۔

"یہ آلہ ایکریمیا کی ملکیت ہے اور ہم ایکریمیا سے اسے حاصل کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ اگر سلاکیہ جیسے چھوٹے سے اور غیر اہم ملک کی ایجنسی کاراکاز ہمیں اس طرح ٹریس کر سکتی ہے تو یہاں تو ظاہر ہے سینکڑوں تنظیمیں موجود ہیں اور انتہائی جدید ترین آلات بھی انہیں مہیا ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ ہم اڈے سے پہلے ہی گرفتار ہو جائیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ آلہ کہاں ہے۔ کیا اس کا علم ہو چکا ہے یا نہیں"۔ تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے یقین تھا کہ رچرڈ اس بارے میں جانتا ہو گا اس لئے میں سلاکیہ گیا تھا لیکن رچرڈ کو پہلے ہی ہلاک کر دیا گیا اور کاراکاز کا چیف بھی اس سے واقف نہیں تھا اس لئے اب وہاں مزید رہنا حماقت تھی۔ البتہ اب یہاں سے معلوم ہو گا کہ یہ سٹور کہاں ہے"۔

عمران نے کہا۔

"لیکن کیسے معلوم ہو گا"...... تنویر نے کہا۔

"زائچہ بنانا پڑے گا"...... عمران نے جواب دیا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی اور تنویر کا منہ بن گیا۔

"تنویر درست کہہ رہا ہے۔ یہاں بیٹھ کر تو الہام نہیں ہو گا۔ آخر کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا"...... جولیا نے کہا تو تنویر کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

"کچھ نہ کچھ کرنے کے لئے ہی تو بتا رہا ہوں کہ زائچہ بنانا پڑے گا اور پھر ستاروں کی ایک دوسرے کے ساتھ نظریں چیک کرنا پڑیں گی۔ قرانات وغیرہ دیکھنے پڑیں گے اور پھر جا کر معلوم ہو گا کہ سٹور کہاں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لارڈ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"نوتھی سے بات کرائیں۔ میں مائیکل بول رہا ہوں"۔ عمران نے خالصتاً ایکریمین لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ نوتھی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا ایکریمیا میں کوئی گرین سٹار نامی کلب بھی ہے۔ اگر ہے تو اس کا پتہ بتا دو"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ایک منٹ ہولڈ کریں میں معلوم کرتا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا گیا اور عمران مسکرا دیا۔

"ہیلو۔ آپ کون بول رہے ہیں"۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مائیکل"۔۔۔ عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

"اب فون محفوظ ہو چکا ہے اس لئے کھل کر بات کریں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"۔۔۔۔۔ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ اوہ۔ اوہ۔ مجھے گرین سٹار کا کوڈ سن کر خود ہی سمجھ جانا چاہئے تھا۔ آپ کہاں سے بات کر رہے ہیں۔ کیا پاکیشیا سے"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"نہیں۔ میں یہیں ولنگٹن سے ہی بول رہا ہوں اور میں تم سے ملنا چاہتا ہوں۔ کوئی ایسی جگہ بتاؤ جہاں اطمینان سے کھل کر باتیں ہو سکیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آپ کلب آ جائیں۔ یہاں سپیشل رومز موجود ہیں اور ہر لحاظ سے محفوظ ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا۔ اب میرا نام غور سے سن لو۔ میرا نام مائیکل ہے اور میرے ساتھ میرے تین ساتھی بھی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہاں مجھے اپنا اصل تعارف کرانا پڑے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ایسا نہیں ہو گا۔ آپ کاؤنٹر پر صرف اپنا نام بتائیں گے تو مجھے اطلاع مل جائے گی"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اسے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"آؤ لارڈ کلب کی سیر کر لیں۔ شاید لوگ ہمیں بھی لارڈ سمجھنا شروع کر دیں"۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ ٹوتھی کون ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ایکریمین ہے لیکن اس کے تعلقات ایکریمیا کے اعلیٰ حکام سے انتہائی گہرے ہیں اس لئے اس نے انتہائی اہم معلومات فروخت کرنے کی محدود سی ایجنسی بنائی ہوئی ہے۔ جو معلومات اور کہیں سے نہ مل سکیں وہ ٹوتھی سے مل سکتی ہیں یا اس کے ذریعے حاصل کی جا سکتی ہیں لیکن اس کا معاوضہ دس گنا ہے اور شاید اس کے گاہکوں کی تعداد صرف سینکڑوں میں ہو گی اور مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ میں بھی ان سینکڑوں میں شامل ہوں"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"تمہیں پتہ نہیں اور کون کون سا اعزاز حاصل ہے"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کار میں سوار اس رہائش گاہ سے نکلے اور لارڈ کلب پہنچ گئے۔ یہ خاصا وسیع اور

شاندار کلب تھا اور پھر واقعی جیسے ہی انہوں نے کاؤنٹر پر ٹموتھی کا نام لیا فوراً ہی انہیں ایک سپیشل روم میں پہنچا دیا گیا اور چند لمحوں بعد ایک پستہ قد لیکن بھاری جسم کا ادھیڑ عمر ٹموتھی بھی وہاں پہنچ گیا۔

"آپ کیا پئیں گے جناب"...... ٹموتھی نے سلام دعا اور رسمی فقروں کی ادائیگی کے بعد کہا۔

"فی الحال کچھ نہیں۔ ابھی ایک اہم کام ہے جو تم نے کرنا ہے معاوضہ تمہاری مرضی کا۔ لیکن کام فوری اور حتمی انداز میں ہونا چاہئے"...... عمران نے کہا تو ٹموتھی کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"ٹھیک ہے۔ بتائیں"...... ٹموتھی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران نے اسے بتا دیا کہ ایک ایکریمین آلہ جسے ایئر فورس کے کسی سپیشل سٹور میں رکھا گیا ہے اس کے بارے میں معلوم کرنا ہے۔

"آلے کی کیا تفصیلات ہیں"...... ٹموتھی نے پوچھا۔

"اس کا کوڈ نام ڈبل لاک ہے بس اور کسی اے ڈیفنس سٹور میں رکھا گیا ہے۔ اے کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ ایئر فورس کا سٹور"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر لوں گا۔ دس لاکھ ڈالر معاوضہ ہو گا"...... ٹموتھی نے جواب دیا۔

"کتنا عرصہ لو گے"...... عمران نے کہا۔

"زیادہ نہیں صرف دو روز"...... ٹموتھی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں دو روز بعد تم سے رابطہ کروں گا"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور تھوڑی دیر بعد وہ واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ چکے تھے۔

"یہ کام تم اکیلے بھی کر سکتے تھے۔ ہمیں ساتھ لے جانے کی کیا ضرورت تھی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لارڈز اکیلے نہیں جایا کرتے۔ ان کا سٹاف بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ اب بتاؤ کہ ان دو روز میں ہم کیا کریں گے"۔ جولیا نے کہا۔

"آرام کریں گے کیونکہ اس ٹموتھی کے علاوہ اور کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو یہ کام کر سکے۔ اس میں بہرحال دو روز تو لگ ہی جانے ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور کوئی متبادل بھی تو ہونا چاہئے"...... اس بار صالحہ نے کہا۔

"فکر مت کرو۔ ٹموتھی بہرحال اس کا سراغ لگا لے گا۔ اس بات کا مجھے یقین ہے اور ایک بار معلوم ہو جائے پھر ہم ان دو روز کی کسر بھی نکال دیں گے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر واقعی دو روز انہوں نے رہائش گاہ میں ہی گزار دیئے۔ دو روز بعد عمران نے لارڈ کلب فون کر کے ٹموتھی سے رابطہ کیا۔

"مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"سوری مسٹر مائیکل۔ آپ کا کام باوجود کوشش کے نہیں سکا"...... دوسری طرف سے قدرے سپاٹ لہجے میں کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کام نہیں ہو سکا یا تم بتانا نہیں چاہتے"...... عمران نے کہا۔

"آپ جو سمجھ لیں۔ بہرحال کام نہیں ہو سکا۔ آئی ایم سوری"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔ تم تو اس ٹموتھی کی بڑی تعریفیں کر رہے تھے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے معلوم ہو چکا ہے لیکن اسے شاید اس کی اہمیت کا علم اب ہوا ہے اس لئے وہ بات گول کر گیا ہے۔ اس نے اپنا دس لاکھ ڈالر کا نقصان کیا ہے۔ بتانا تو بہرحال اسے پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"تو چلو پھر وہاں کلب میں معلوم کر لیتے ہیں اس سے"...... تنویر نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"وہاں نہیں۔ اب اس کی رہائش گاہ پر ریڈ کرنا پڑے گا"۔ عمران نے کہا اور رسیور کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"لارڈ کلب کے ٹموتھی کی رہائش گاہ کا نمبر بتا دیں"...... عمران

نے کہا۔

"پورا نام بتائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹموتھی کارٹل"...... عمران نے جواب دیا۔

"سوری جناب۔ اس نام پر کوئی نمبر نہیں ہے"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبا کر ٹون آنے پر دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لارڈ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"لوسیا بول رہی ہوں۔ ٹموتھی موجود ہے"...... عمران کے منہ سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ یس میڈم"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ٹموتھی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ٹموتھی کی آواز سنائی دی۔

"لوسیا بول رہی ہوں ڈیئر۔ تم ابھی تک آئے نہیں"۔ عمران نے بڑے پیار بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی تک۔ کیا مطلب۔ ابھی تو سات بجے ہیں"...... ٹموتھی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک نمبر نوٹ کرو اور مجھے بتاؤ کہ اس کا ایڈریس کیا ہے۔ انتہائی احتیاط سے چیک کرنا۔ اٹ از ٹاپ ایمرجنسی سٹیٹ مشن"۔ عمران نے اسی طرح بھاری لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر"...... چند لمحوں بعد وہی نسوانی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"راڈف لائن۔ کوٹھی نمبر ٹو نئی اے۔ لوسیا ٹوتھی کے نام پر یہ نمبر ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا اچھی طرح چیک کر لیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اب یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں کہ اٹ از ٹاپ سیکرٹ"۔ عمران نے کہا۔

"نو سر۔ میں سمجھتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اتنا لمبا چوڑا چکر چلانے کی کیا ضرورت تھی۔ تم پہلے ہی اس ایکس چینج آپریٹر سے ٹوتھی بن کر بات کر لیتے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اور مجھے کیسے معلوم ہوتا کہ ٹوتھی کلب میں موجود ہے یا نہیں۔ کیونکہ یہ شخص پارے کی طرح حرکت کرتا رہتا ہے اور اگر وہ

موجود نہ ہوتا اور آپریٹر کو معلوم ہوتا تو میں پکڑا جاتا"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب کیا رات گئے تک انتظار کرنا ہو گا"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ وہ عام طور پر گیارہ بجے گھر واپس جاتا ہے اس لئے ہم گیارہ بجے کے بعد وہاں جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اگر تم اس کی بیوی کو بھی جانتے ہو اور بقول تمہارے دونوں کی فطرت کو بھی تو کیا تمہیں اس کی رہائش گاہ کا علم نہیں ہو سکتا تھا"...... جولیا نے کہا۔

"تمہیں تو پولیس میں ہونا چاہئے تھا۔ ٹوتھی رہائش گاہیں جلدی جلدی بدلنے کا عادی ہے اور اس کی بیوی اس سے اس طرح ڈرتی ہے جیسے کسی بیوی کو ڈرنا چاہئے۔ جبکہ موجودہ دور کی بیویاں سوائے بڑھاپے کے کسی سے نہیں ڈرتیں بلکہ بے چارے شوہر ڈرتے ڈرتے پوری زندگی گزار دیتے ہیں اور لوسیا تھیٹر دیکھنے کی بے حد شوقین ہے لیکن ٹوتھی کی اجازت کے بغیر وہ تھیٹر نہیں جا سکتی"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"حیرت ہے۔ ایکریمیا میں بھی ایسی بیویاں ہوتی ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"مشرق اب مغرب میں اور مغرب مشرق میں تبدیل ہوتا جا رہا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

وکوری اور برنی دونوں ایک ہی کمرے میں کرسیوں پر موجود تھے۔ یہ کمرہ برنی کے سیکشن کا آفس تھا اور وکوری اور برنی نے چونکہ یہ مشن مشترکہ طور پر مکمل کرنا تھا اس لئے وکوری اس کے آفس میں آ کر بیٹھ گئی تھی تاکہ کام کو تیزی سے آگے بڑھایا جا سکے۔ دونوں نے اپنے اپنے سیکشنز کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش پر لگا دیا تھا۔ اس طرح پورے وننگٹن میں انتہائی جدید ترین آلات کی مدد سے نہ صرف ان کی چیکنگ کی جا رہی تھی بلکہ تمام ہوٹلز اور کلبز کو بھی چیک کیا جا رہا تھا۔

"ہم اندھیرے میں تیر چلا رہے ہیں برنی۔ ہمیں کوئی ٹھوس منصوبہ بندی کرنی چاہئے"...... وکوری نے کہا۔

"وہ بھی کر لی ہے۔ امید ہے کہ جلد ہی ان کا پتہ لگ جائے گا"...... برنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا"...... وکوری نے چونک کر کہا۔

"میں نے راشیل کی خصوصی طور پر لارڈ کلب کے متوتھی کو چیک کرنے کی ڈیوٹی لگائی ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ متوتھی ہی ایک ایسا آدمی ہے جو اس سٹور کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتا ہے اور عمران ایسے لوگوں کے بارے میں جانتا ہے اس لئے وہ یقیناً اس سٹور کو تلاش کرنے کے لئے متوتھی کی خدمات حاصل کرے گا اور اس طرح ہم ان لوگوں کو ٹریس کر لیں گے"...... برنی نے جواب دیا تو وکوری کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"ویری گڈ برنی۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو"...... وکوری نے کہا۔

"شکریہ۔ جہاں مسئلہ موت زندگی کا آجائے وہاں بہرحال ذہن کو کام میں لانا ہی پڑتا ہے"...... برنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ان کا پتہ چل جائے تو انہیں ایک منٹ کی بھی مہلت نہیں دینی چاہئے"...... وکوری نے کہا تو برنی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے پاس پڑے ہوئے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو برنی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ برنی بول رہا ہوں"...... برنی نے کہا۔

"راشیل بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا کوئی خاص رپورٹ ہے"...... برنی نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا

تاکہ دیکوری بھی راشیل کی بات سن سکے۔

"یس باس۔ نٹوتھی کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ ایئر فورس کے کسی سٹور کے بارے میں معلومات اکٹھی کر رہا ہے"۔ دوسری طرف سے راشیل نے کہا تو برنی بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"تفصیلی رپورٹ دو"..... برنی نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ لارڈ کلب کے نٹوتھی کا اسسٹنٹ راجر ہمارے گروپ کا آدمی ہے۔ چنانچہ میں نے راجر کو الرٹ کر دیا اور راجر نے ابھی رپورٹ دی ہے کہ نٹوتھی دو روز سے ایئر فورس کے کسی سپیشل سٹور کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنے کی کوشش میں مصروف ہے اور خاصی حد تک کامیاب بھی رہا ہے۔ اس پر میں نے سوچا کہ آپ کو رپورٹ دے دوں"..... راشیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نٹوتھی اس وقت کہاں ہے"..... برنی نے پوچھا۔

"وہ اپنے کلب میں موجود ہے"..... راشیل نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں نٹوتھی سے مل لیتا ہوں"..... برنی نے کہا اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ دیکوری۔ ہمیں فوراً اس نٹوتھی سے ملنا ہو گا"..... برنی نے کہا۔

"لیکن نٹوتھی کے انتہائی اوپر کی سطح پر تعلقات ہیں۔ کہیں الٹا ہمارے گلے میں پھندہ نہ فٹ ہو جائے"..... دیکوری نے اٹھتے

ہوئے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ وہ مجھے بھی جانتا ہے اچھی طرح"..... برنی نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کار لارڈ کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ شام کا وقت تھا اس لئے سڑکوں پر ٹریفک کا بے پناہ دباؤ تھا اس لئے برنی جو کار ڈرائیو کر رہا تھا خلاف معمول کار آہستہ چلا رہا تھا۔ بہرحال پینتالیس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد کار لارڈ کلب کی عالی شان عمارت میں داخل ہوئی اور پھر برنی نے کار ایک سائیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ میں روک دی۔

"آؤ دیکوری"..... برنی نے کار سے اترتے ہوئے کہا اور دیکوری سر ہلاتی ہوئی نیچے اتری اور پھر وہ دونوں کلب میں داخل ہو گئے۔

"نٹوتھی سے کہو کہ برنی آیا ہے"..... برنی نے کاؤنٹر پر موجود ایک خوبصورت لڑکی سے کہا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے چند نمبر پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے میگی بول رہی ہوں باس۔ مسٹر برنی اپنی فرینڈ کے ساتھ کاؤنٹر پر موجود ہیں"..... لڑکی نے کہا تو برنی نے مسکراتے ہوئے ساتھ کھڑی ہوئی دیکوری کی طرف دیکھا تو دیکوری بھی بے اختیار مسکرا دی۔ وہ دونوں میگی کے لفظ فرینڈ پر مسکرا رہے تھے۔

"یس باس"..... میگی نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"باس آپ کے منتظر ہیں جناب"...... میگی نے کہا تو برنی نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں تھوتھی کے انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے آفس میں داخل ہو رہے تھے اور درمیانے قد کے تھوتھی نے انتہائی خوشامدانہ انداز میں ان کا استقبال کیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وکٹوری بھی ساتھ ہے۔ اس کاؤنٹر گرل نے بتایا نہیں"...... تھوتھی نے مسکراتے ہوئے کہا تو وکٹوری بے اختیار چونک پڑی۔

"آپ مجھے جانتے ہیں حالانکہ میری آپ سے کبھی براہ راست ملاقات نہیں ہوئی"...... وکٹوری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"برنی جانتا ہے مس وکٹوری کہ تھوتھی سے کوئی چیز چھپی نہیں رہ سکتی۔ مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ برنی بلیک ڈاگ کے اندرون ملک کام کرنے والے سیکشن کا انچارج ہے جبکہ آپ بلیک ڈاگ کے بیرون ملک کام کرنے والے سیکشن کی انچارج ہیں"...... تھوتھی نے باری باری دونوں سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ میز کے پیچھے سے نکل آیا اور ان کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد سائیڈ کا دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت لڑکی شراب کے تین جام ٹرے میں رکھے اندر داخل ہوئی۔ اس نے ایک ایک جام ان تینوں کے سامنے رکھا اور خاموشی سے واپس چلی گئی۔

"لیجئے"...... تھوتھی نے کہا اور اپنے سامنے رکھا ہوا جام اٹھا لیا۔

"تھوتھی تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو اور میں تمہیں اور تمہیں معلوم ہے کہ جہاں معاملہ ملکی مفادات کا ہو وہاں کیا کچھ نہیں ہو سکتا"...... برنی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے۔ تم اس انداز میں پہلے تو کبھی مجھ سے مخاطب نہیں ہوئے"...... تھوتھی کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"میں نے بتایا ہے کہ معاملہ ملکی مفادات کا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ جس کا لیڈر عمران نامی ایک آدمی ہے یہاں ولنگٹن میں موجود ہے اور انہوں نے ایکریمیا کے ایک ایئر فورس کے سپیشل سٹور سے ایک ایسا آلہ چرانا ہے جو ایکریمیا کے دفاعی نظام کی ریڑھ کی ہڈی سمجھا جاتا ہے۔ ہم نے اس گروپ کو ٹریس کر کے ختم کرنا ہے اور مجھے حتمی اطلاع ملی ہے کہ تم دو روز سے ایکریمین ایئر فورس کے کسی سپیشل سٹور کو ٹریس کرنے کی کوششوں میں مصروف ہو اس لئے لامحالہ یہ بات طے شدہ ہے کہ اس عمران نے تم سے براہ راست رابطہ کیا ہے اور تم اس کے لئے کام کر رہے ہو"...... برنی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اور کچھ"...... تھوتھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم اس گروپ کو ٹریس کرنے میں مدد کرو گے ورنہ"...... برنی بات کرتے کرتے ورنہ کے بعد خاموش ہو گیا۔

"تم مجھے نہیں جانتے برنی۔ میں تم سے زیادہ محب وطن ہوں۔ میں ایسا کوئی کام کسی قیمت پر بھی نہیں کر سکتا جس سے ملکی

مفادات کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہو اس لئے تمہاری اطلاع غلط ہے"۔ ٹوتھی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ٹوتھی صوفے سے اٹھا اور اس نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"مسٹر مائیکل بات کرنا چاہتے ہیں باس"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... ٹوتھی نے کہا۔

"مائیکل بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایکریمین لہجے میں کہا گیا۔

"سوری مسٹر مائیکل۔ آپ کا کام باوجود کوشش کے نہیں ہو سکا"...... ٹوتھی نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کام نہیں ہو سکا یا تم بتانا نہیں چاہتے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ جو سمجھ لیں۔ بہرحال کام نہیں ہو سکا۔ آئی ایم سوری"۔ ٹوتھی نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ دوبارہ صوفے پر آ کر بیٹھ گیا۔

"یہ مائیکل کون ہے اور اس کا کیا کام تھا"...... برنی نے کہا۔

"یہ میرے بزنس کا معاملہ ہے برنی۔ تم میرے بزنس معاملات میں مداخلت نہ کیا کرو تو اچھا ہے"...... ٹوتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ سرد تھا۔

"میں تمہیں تم سے بھی زیادہ اچھی طرح جانتا ہوں ٹوتھی۔ تم

نے جس لہجے میں اسے جواب دیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مائیکل نہیں تھا بلکہ عمران تھا اور تم نے ہماری موجودگی کی وجہ سے اسے اس لہجے میں جواب دیا ہے ورنہ تم اپنے بزنس معاملات میں کام نہ بھی ہو تو ایسے سپاٹ لہجے میں بات کرنے کے عادی نہیں ہو اور لامحالہ عمران یا مائیکل اسی کام کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ میرا مطلب ہے ایئر فورس کے سٹور کے بارے میں اور یہ بھی میں جانتا ہوں کہ تم سے یہ سٹور چھپا نہیں رہ سکتا اس لئے اب بھی وقت ہے کہ تم سب کچھ خود ہی بتا دو ورنہ یہ معاملہ اس قدر گھمبیر ہے کہ پرائم منسٹر بھی چاہے تو تمہیں نہیں بچا سکتا"...... برنی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تم زبردستی مجھ سے ہاں کرانا چاہتے ہو۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ میں نے کبھی ایسا کام نہیں کیا جس میں ملک کے مفادات کو معمولی سا نقصان بھی پہنچ سکتا ہو"...... ٹوتھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس مائیکل کا پتہ بتا دو۔ ہم اس سے خود ہی مل لیں گے"...... برنی نے کہا۔

"وہ ناراک سے بات کر رہا تھا۔ بس اس سے زیادہ میں کچھ نہیں بتا سکتا"...... ٹوتھی نے کہا تو برنی بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوکے۔ بہرحال مجھے یقین ہے کہ تم ایسا کوئی کام نہیں کرو گے ورنہ"...... برنی نے بڑے دھمکی آمیز لہجے میں کہا اور پھر مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وکٹوری خاموشی سے اس کے پیچھے چلتی

ہوئی آفس سے باہر آ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنی کار میں موجود تھے۔ آفس سے باہر نکلتے ہی برنی نے جیب سے ایک چھوٹا سا بٹن نکال کر اپنے کان کے سوراخ میں ایڈجسٹ کر لیا تھا اور اس وقت بھی یہ بٹن اس کے کان میں تھا۔ وکیوری چونکہ جانتی تھی کہ یہ بٹن وائس کیچر ہے اس لئے برنی نے یقیناً صوفے کے نیچے ڈکٹا فون لگا دیا ہو گا اس لئے وہ اب وہاں ہونے والی باتیں سن رہا تھا اور وکیوری خاموش بیٹھی رہی۔ تھوڑی دیر بعد کار تیزی سے آگے بڑھتی ہوئی ایک سائیڈ میں ہو کر رک گئی تو برنی نے کان سے وہ بٹن نکال کر جیب میں ڈال لیا۔

"کیا معلوم ہوا ہے"...... وکیوری نے پوچھا۔

"یہ مائیکل ہی عمران ہے لیکن کٹوتھی اس کی رہائش گاہ کے بارے میں نہیں جانتا۔ اس نے ہمارے جانے کے بعد اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا کہ اگر اسے معلوم ہوتا تو وہ مائیکل سے کام کرنے کا وعدہ ہی نہ کرتا کہ یہ کام ملک کے خلاف ہے"...... برنی نے جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے کہ اسے ڈکٹا فون کے بارے میں علم ہو اس لئے اس نے تمہیں ڈاج دینے کے لئے خاص طور پر یہ فقرہ کہا ہو"۔ وکیوری نے کہا۔

"نہیں۔ اگر وہ ڈاج دینے کے لئے کہتا تو یہ الفاظ نہ کہتا بلکہ اس کی جگہ کہتا کہ میں بھلا کیسے ملک کے خلاف کام کر سکتا ہوں۔ جو فقرہ

اس نے کہا ہے اس سے تو یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ مائیکل ہی عمران ہے اور اس کے کہنے پر کٹوتھی ایئر فورس کے سپیشل سٹور کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا ہے"...... برنی نے جواب دیا۔

"لیکن اسے یقیناً معلوم ہو گا کہ یہ مائیکل یا عمران کہاں ہے"۔ وکیوری نے کہا۔

"نہیں۔ اس نے جو کچھ بعد میں کہا ہے اس کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ اسے اس مائیکل کا کم از کم فون نمبر تو معلوم کر ہی لینا چاہئے تھا۔ اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ وہ واقعی اس کے پتے سے تو کیا اس کے فون نمبر سے بھی واقف نہیں ہے"...... برنی نے کہا۔

"پھر تم اب کیا کرنا چاہتے ہو۔ اس ساری بھاگ دوڑ کا کیا فائدہ ہوا"...... وکیوری نے کہا تو برنی بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہت فائدہ ہوا ہے مائی ڈیئر فرینڈ وکیوری"...... برنی نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا تو وکیوری بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"بس برنی بس۔ باتوں کی حد تک تو فرینڈ شپ چل سکتی ہے۔ ویسے نہیں"...... وکیوری نے کہا۔

"چلو اتنا تو تم نے برداشت کر لیا۔ آگے بھی ہو جائے گی ورنہ پہلے تو تم دوستی تو ایک طرف مجھ سے دشمنی رکھنے کی بھی قائل نہیں تھی"...... برنی نے کہا۔

"تمہاری عادتیں مجھے پسند نہیں ہیں برنی۔ ویسے تم بہت اچھے آدمی ہو لیکن تمہاری فرینڈ مارشا نے مجھے تمہاری جو خاص عادتیں

بتائی تھیں وہ واقعی میرے لئے ناقابل برداشت ہیں۔وہ مارشا ہی ہے جو تمہیں برداشت کر لیتی ہے"...... وکیوری نے کہا تو برنی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اس نے جان بوجھ کر تمہارے کان میرے خلاف بھرے ہوں گے تاکہ میں اسے تمہاری وجہ سے نہ چھوڑ دوں۔ویسے مجھے آج پتہ چلا ہے کہ مجھ سے تم سردمہری کا مظاہرہ کیوں کرتی رہی ہو"۔برنی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈیش بورڈ کا ڈھکن کھولا اور اندر سے ایک کارڈلیس فون پیس نکال لیا۔برنی نے اسے ان کر کے اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لارڈ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میگی میں برنی بول رہا ہوں۔کیا تم ایک ہزار ڈالر کمانا چاہتی ہو اور وہ بھی اس طرح کہ نموتھی سمیت کسی کو کچھ معلوم نہ ہو"۔برنی نے کہا۔

"اوہ۔یس سر۔کیوں نہیں"...... میگی نے بڑے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک آدمی مائیکل کی کال میری آفس میں موجودگی کے دوران تمہارے پاس نموتھی نے وصول کی ہے۔مجھے وہ فون نمبر چاہئے جس سے یہ کال کی گئی تھی۔ایکس چینج میں لازماً یہ نمبر موجود ہو گا"۔برنی نے کہا۔

"ایکس چینج میں نہیں میرے پاس موجود ہے کیونکہ میرے فون میں باقاعدہ میموری موجود ہے"...... میگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ویری گڈ۔تو نمبر بتاؤ اور ایک ہزار ڈالر تمہارے"۔برنی نے کہا۔

"دو منٹ بعد مجھے دوبارہ کال کرنا"...... میگی نے کہا تو برنی نے اوکے کہہ کر فون آف کر دیا اور پھر دو منٹ بعد اس نے دوبارہ میگی سے رابطہ قائم کر لیا۔

"نمبر نوٹ کرو"...... میگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔

"اچھی طرح چیک کر لیا ہے"...... برنی نے کہا۔

"ہاں۔بے فکر رہو۔نمبر بالکل درست ہے"...... میگی نے جواب دیا۔

"اوکے۔۔ایک ہزار ڈالر تمہیں پہنچ جائیں گے۔گڈ بائی"۔برنی نے کہا اور فون آف کر کے اس نے ایک بار پھر اسے آن کیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ملٹری انٹیلی جنس کا چیف انسپکٹر براؤن بول رہا ہوں"...... برنی نے انتہائی سخت سے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم فرمائیں سر"...... دوسری طرف سے بولنے والی کے لہجے میں خوف کا عنصر نمایاں ہو گیا تھا۔

"ایک فون نمبر نوٹ کرو اور کمپیوٹر سے چیک کر کے مجھے بتاؤ کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے لیکن جواب درست ہونا چاہئے ورنہ"...... برنی نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ درست ہو گا۔ فرمائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو برنی نے وہ نمبر دوہرا دیا جو میگی نے اسے بتایا تھا۔

"ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر"...... تھوڑی دیر بعد انکوائری آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس"...... برنی نے کہا۔

"جناب یہ نمبر سوان کالونی کی کوٹھی نمبر دو سو میں نصب ہے اور رابرٹ لیڈر مین کے نام پر ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھی طرح چیک کر لیا ہے"...... برنی نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اب تمہیں یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں کہ اٹ از ٹاپ سٹیٹ سیکرٹ"...... برنی نے کہا۔

"نو سر۔ میں سمجھتی ہوں سر"...... انکوائری آپریٹر نے جواب دیا تو برنی نے اوکے کہہ کر فون آف کر دیا اور پھر اسے ڈیش بورڈ کے خانے میں رکھ دیا۔

"اس نمبر پر کال کر کے چیک کر لو۔ کہیں میگی نے غلط ہی نہ بتایا ہو"...... وکٹوری نے کہا۔

"نہیں۔ چیکنگ کی گئی تو وہ عمران فوراً ہوشیار ہو جائے گا اور ویسے بھی رابرٹ لیڈر مین کا نام آنے کے بعد چیکنگ کی ضرورت نہیں رہی"...... برنی نے کہا اور کار سٹارٹ کر کے اسے آگے بڑھا دیا۔

"کیوں"...... وکٹوری نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم چونکہ بیرون ملک کام کرتی ہو اس لئے تمہیں اندرون ملک کے معاملات کا علم نہیں ہے۔ رابرٹ لیڈر مین پراپرٹی ڈیلنگ کا مشہور آدمی ہے۔ لیڈر مین پراپرٹی سینڈیکیٹ پورے ایکریمیا میں کام کرتا ہے اور عمران چونکہ غیر ملکی ہے اس لئے اس نے لامحالہ لیڈر مین سے ہی یہ کوٹھی حاصل کی ہو گی"...... برنی نے جواب دیا تو وکٹوری نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم واقعی بہت اچھے ایجنٹ ہو۔ آج مجھے صحیح معنوں میں اندازہ ہوا ہے ورنہ تمہاری تعریفیں سن کر میں بڑی بور ہوتی تھی اور سمجھتی تھی کہ تم سیلف پروپیگنڈہ کرانے کے ماہر ہو"...... وکٹوری نے کہا تو برنی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو پھر کیا خیال ہے۔ دوستی پکی ہے یا نہیں"...... برنی نے کہا۔

"غور کروں گی"...... وکٹوری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ بات آگے بڑھ رہی ہے۔ یہی میرے

"چیک کر لیا تھا کہ وہ اندر موجود ہیں یا نہیں"...... وکٹوری نے کہا۔

"نہیں۔ چیکنگ کا وقت نہیں تھا"...... برنی نے جواب دیا اور پھر اس نے کار ایک متوسط درجے کی کوٹھی کے گیٹ کی سائیڈ میں لے جا کر روک دی۔

"میں پھاٹک کھولتا ہوں"...... برنی نے کہا اور کار سے نیچے اتر کر وہ آگے بڑھا اور کسی بندر کی سی پھرتی سے پھاٹک پر چڑھ کر تیزی سے اندر کود گیا کہ وکٹوری پلکیں جھپکاتی رہ گئی۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھل گیا اور برنی باہر آ گیا۔ اس کا چہرہ مسرت سے تمتما رہا تھا۔

"میں نے چیک کر لیا ہے۔ دو عورتیں اور دو مرد بے ہوش پڑے ہوئے ہیں"...... برنی نے کار کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا تو وکٹوری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ کار اندر لے گیا۔ اس نے کار پورچ میں لے جا کر روک دی۔ وہاں پہلے سے ایک کار موجود تھی۔ برنی نیچے اترا اور اس کے نیچے اترتے ہی وکٹوری بھی نیچے اتر آئی۔

"تم پھاٹک بند کر دو میں کار سے میک اپ واشر نکال لوں"۔ برنی نے عقبی دروازہ کھولتے ہوئے کہا تو وکٹوری اثبات میں سر ہلاتی ہوئی پھاٹک کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے پھاٹک بند کیا اور پھر وہ واپس پورچ کی طرف آ گئی۔ اسی لمحے برنی سیدھا ہوا تو اس کے ہاتھ میں بیٹری سے چلنے والا ایک میک اپ واشر موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ

دونوں ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں چار افراد کرسیوں پر ہی ڈھلکے ہوئے تھے۔ برنی نے پہلے ایک آدمی کے چہرے پر ماسک چڑھا کر واشر آن کر دیا لیکن مطلوبہ وقت کے بعد جب اس نے ماسک ہٹایا تو برنی کے ساتھ ساتھ وکٹوری بھی اچھل پڑی کیونکہ اس آدمی کا چہرہ ویسے ہی تھا۔

"اوہ۔ یہ کیا مطلب"...... برنی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسرے آدمی کا میک اپ چیک کیا لیکن اس کا میک اپ بھی صاف نہ ہوا۔ اس کے بعد برنی نے عورتوں کے میک اپ کی چیکنگ کی لیکن ان کا بھی میک اپ واش نہ ہوا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم غلطی پر تھے"...... برنی نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ تو ایکریمین ہیں"...... وکٹوری نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کسی سپیشل میک اپ میں ہیں اس لئے ہمیں انہیں یہاں سے پوائنٹ ایکس پر لے جانا پڑے گا اور پھر چیکنگ ہو گی"...... برنی نے کہا اور پھر ایک طرف پڑے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اسے اپنے جسم میں درد کی تیز لہر کا احساس ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کا شعور بھی پوری طرح بیدار ہو گیا۔ اسے یاد تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ رہائش گاہ کے سٹنگ روم میں بیٹھا باتیں کر رہا تھا کہ اچانک اس کا سانس گھٹنے لگا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ چونکتا اس کا ذہن یکلخت اس طرح تاریک ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے۔ اب اسے ہوش آیا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت ایک بڑے ہال نما کمرے کی عقبی دیوار کے ساتھ راڈز میں جکڑا ہوا کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے ساتھی بھی اسی حالت میں ہیں جبکہ ایک آدمی آخر میں بیٹھی جولیا کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا اور باقی ہال خالی تھا۔ البتہ ایک کونے میں جدید ترین سپیشل میک اپ چیک کرنے والی مشین موجود تھی۔ عمران کے ساتھی ایکریمین میک اپ میں ہی تھے

اور یہ دیکھ کر عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کا کیا ہوا سپیشل میک اپ ان لوگوں سے صاف نہیں ہوا اس لئے انہیں ہوش میں لایا جا رہا ہے۔ اسی لمحے انجکشن لگانے والا تیزی سے مڑا اور پھر وہ عمران کو ہوش میں دیکھ کر حیرت سے اچھل پڑا۔

"تم ہوش میں آگئے۔ اتنی جلدی جبکہ انجکشن کا اثر دس منٹ بعد ہوتا تھا"...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شاید تم نے ڈبل ڈوز انجیکٹ کر دی ہو گی۔ بہرحال یہ بتاؤ کہ ہم کہاں ہیں۔ ہم تو اپنی رہائش گاہ پر تھے اور پھر ہم بندھے ہوئے کیوں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تمہارے سوالوں کا جواب باس دیں گے"...... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے اپنی ٹانگ سائیڈ پر کر کے پیچھے کی طرف کی لیکن چند لمحوں بعد وہ چیک کر چکا تھا کہ راڈز کا بٹن کرسی کے عقبی پائے میں نہیں ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ راڈز میکنزم سے کھلتے اور بند ہوتے ہیں تو اس نے بوٹ کی ٹو سے کرسی کے دونوں پایوں کے ساتھ میکنزم کی تار کو ٹریس کرنا شروع کر دیا اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ چنانچہ اس نے مزید کوشش شروع کر دی اور چند لمحوں بعد اس نے بوٹ کی ٹو سے تار کو اس حد تک کھینچ کر اوپر کر دیا کہ وہ جب چاہتا ایک ہی جھٹکے سے اسے توڑ سکتا تھا اور اسے معلوم تھا کہ تار کے ٹوٹتے ہی راڈز خود بخود غائب ہو جائیں گے

اس لئے اب وہ مطمئن انداز میں بیٹھ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی ہوش میں آ گئے۔

"ارے وہ آدمی تو کہہ رہا تھا کہ دس منٹ بعد تمہیں ہوش آئے گا لیکن تمہیں تو جلدی ہوش آ گیا"...... عمران نے فوراً ہی ایکریمین لہجے میں کہا تاکہ اس کے ساتھی کہیں پاکیشیائی زبان میں بات نہ کر دیں۔

"یہ سب کیا ہے مائیکل۔ ہم کہاں ہیں۔ یہ کیا ہوا ہے"۔ جولیا نے ایکریمین لہجے میں اور پھر باری باری سب نے ایکریمین لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور دو آدمی دو کرسیاں اٹھائے اندر داخل ہوئے۔ ان کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔ انہوں نے کرسیاں کچھ فاصلے پر رکھیں اور خود پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک نوجوان مرد اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ یہ دونوں ایکریمین تھے۔ وہ دونوں اندر آ کر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"تم میں سے مائیکل کون ہے"...... اس نوجوان نے کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے۔ تم کون ہو اور یہ ہم کہاں ہیں اور کیوں ہمیں اس طرح جکڑا گیا ہے"...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم لارڈ کلب کے ٹوتھی کو جانتے ہو"...... اس نوجوان آدمی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ لیکن فوراً ہی اس کے چہرے پر

حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ٹوتھی کو۔ ہاں کیوں۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے ٹوتھی کی بات کیوں کی ہے"...... عمران نے اپنی حیرت کو عملی شکل دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے اس سے رابطہ کیا تھا فون پر"...... اس نوجوان نے کہا۔

"ہاں کیا تھا۔ مگر مسئلہ کیا ہے۔ تم مجھے کھل کر بتاؤ کہ کون ہو تم اور یہ سارا چکر کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم نے ٹوتھی کو کوئی کام بتایا تھا اور اس نے معذرت کر لی تھی۔ وہ کام کیا تھا"...... اس نوجوان نے کہا۔

"یہ ہمارا بزنس سیکرٹ ہے مسٹر۔ تم پہلے اپنا تفصیل سے تعارف کراؤ۔ پھر ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں بزنس سیکرٹ بھی بتا دوں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے میرے سوال کا جواب نہ دیا تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے"...... اس بار نوجوان نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"عجیب زبردستی ہے۔ بہرحال میں نے ٹوتھی سے کہا تھا کہ وہ وائٹ روز کے سلسلے میں ہونے والی خصوصی میٹنگ کے ہنٹس حاصل کر کے مجھے دے لیکن اس نے معذرت کر لی"...... عمران نے جواب دیا۔

"وائٹ روز۔ کیا مطلب"...... اس نوجوان نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اس لئے اب وہ مطمئن انداز میں بیٹھ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی ہوش میں آ گئے۔

" ارے وہ آدمی تو کہہ رہا تھا کہ دس منٹ بعد تمہیں ہوش آئے گا لیکن تمہیں تو جلدی ہوش آ گیا"...... عمران نے فوراً ہی ایکریمین لہجے میں کہا تاکہ اس کے ساتھی کہیں پاکیشیائی زبان میں بات نہ کر دیں۔

" یہ سب کیا ہے مائیکل۔ ہم کہاں ہیں۔ یہ کیا ہوا ہے"۔ جولیا نے ایکریمین لہجے میں اور پھر باری باری سب نے ایکریمین لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور دو آدمی دو کرسیاں اٹھائے اندر داخل ہوئے۔ ان کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔ انہوں نے کرسیاں کچھ فاصلے پر رکھیں اور خود پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک نوجوان مرد اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ یہ دونوں ایکریمین تھے۔ وہ دونوں اندر آ کر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

" تم میں سے مائیکل کون ہے"...... اس نوجوان نے کہا۔

" میرا نام مائیکل ہے۔ تم کون ہو اور یہ ہم کہاں ہیں اور کیوں ہمیں اس طرح جکڑا گیا ہے"...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم لارڈ کلب کے تھوتھی کو جانتے ہو"...... اس نوجوان آدمی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ لیکن فوراً ہی اس کے چہرے پر

حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" تھوتھی کو۔ ہاں کیوں۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے تھوتھی کی بات کیوں کی ہے"...... عمران نے اپنی حیرت کو عملی شکل دیتے ہوئے کہا۔

" تم نے اس سے رابطہ کیا تھا فون پر"...... اس نوجوان نے کہا۔

" ہاں کیا تھا۔ مگر مسئلہ کیا ہے۔ تم مجھے کھل کر بتاؤ کہ کون ہو تم اور یہ سارا چکر کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" تم نے تھوتھی کو کوئی کام بتایا تھا اور اس نے معذرت کر لی تھی۔ وہ کام کیا تھا"...... اس نوجوان نے کہا۔

" یہ ہمارا بزنس سیکرٹ ہے مسٹر۔ تم پہلے اپنا تفصیل سے تعارف کراؤ۔ پھر ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں بزنس سیکرٹ بھی بتا دوں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم نے میرے سوال کا جواب نہ دیا تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے"...... اس بار نوجوان نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" عجیب زبردستی ہے۔ بہرحال میں نے تھوتھی سے کہا تھا کہ وہ وائٹ روز کے سلسلے میں ہونے والی خصوصی میٹنگ کے منٹس حاصل کر کے مجھے دے لیکن اس نے معذرت کر لی"...... عمران نے جواب دیا۔

" وائٹ روز۔ کیا مطلب"...... اس نوجوان نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہارا ڈرگ سے کوئی تعلق نہیں ہے ورنہ تم وائٹ روز کا لفظ سنتے ہی سب کچھ سمجھ جاتے۔ وائٹ روز ہیروئن کا خصوصی کوڈ نام ہے جو ہیروئن اسمگلنگ کرنے والے استعمال کرتے ہیں۔ میرا تعلق بھی وائٹ روز سے ہے۔ اعلیٰ حکام نے پچھلے دنوں ایک خصوصی میٹنگ اس بزنس کا سرکٹ توڑنے کے لئے کی تھی جس میں خصوصی اقدامات تجویز کئے گئے تھے۔ میں چاہتا تھا کہ اس میٹنگ کی تفصیلات مل جائیں تاکہ ہم جوابی اقدامات کر سکیں اور ٹوتھی ہی اسے حاصل کر سکتا تھا اس لئے ٹوتھی کو بھاری معاوضہ دینے کی بات کی گئی تھی لیکن اس نے پہلے تو حامی بھر لی لیکن پھر انکار کر دیا"۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مجھ سے واقعی اندازے کی غلطی ہوئی ہے لیکن چونکہ تمہارا تعلق ڈرگ اسمگلنگ سے ہے اور یہ بھی بہت بڑا اور بھیانک جرم ہے اس لئے تمہاری موت ضروری ہے"۔۔۔ اس نوجوان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"ایک منٹ۔ ایک منٹ پلیز"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو"۔۔۔ اس نوجوان نے کہا۔

"کیا تم سرکاری آدمی ہو"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ ایسا ہی سمجھ لو"۔۔۔ اس نوجوان نے جواب دیا۔

"سنو۔ اگر تمہارا تعلق واقعی حکومت سے ہوتا تو تم لازماً وائٹ

روز کے بارے میں ضرور معلومات رکھتے اس لئے اگر تم اپنے بارے میں تفصیل بتا دو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کے بعد شاید تمہیں کوئی فائدہ پہنچ جائے"۔۔۔ عمران نے کہا تو وہ نوجوان بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم نے مر تو بہرحال جانا ہے اس لئے تمہیں تفصیل بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میرا نام برنی ہے اور یہ میری ساتھی ہے۔ اس کا نام وکٹوری ہے۔ ہمارا تعلق حکومت کی ایک سیکرٹ ایجنسی بلیک ڈاگ سے ہے۔ ایکریمیا میں ان دنوں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ ایک سائنسی آلہ چرانے کے لئے آیا ہوا ہے اور ہم نے اسے ٹریس کرنا تھا۔ پھر ہمیں اطلاع ملی کہ ٹوتھی اس آلے کے لئے ایئر فورس کے سپیشل سٹور کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا ہے جس پر ہمیں شک پڑا کہ وہ اس پاکیشیائی گروپ کے لئے کام کر رہا ہے۔ چنانچہ ہم اس کے پاس پہنچ گئے لیکن اس نے انکار کر دیا۔ اسی دوران تمہاری کال آئی تو اس نے معذرت کر لی۔ ہم سمجھے کہ تم ہی وہ پاکیشیائی گروپ ہو۔ ہم نے فون نمبر کے ذریعے تمہیں ٹریس کیا اور تمہیں بے ہوش کر کے وہیں تمہاری رہائش گاہ پر ہی تمہارا میک اپ چیک کیا لیکن میک اپ واش نہ ہو سکا۔ چنانچہ ہم سمجھے کہ تم نے کوئی سپیشل میک اپ کیا ہوا ہے اس لئے ہم تمہیں یہاں لے آئے اور سپیشل میک اپ واشر سے تمہارا میک اپ چیک کیا لیکن میک اپ پھر بھی واش نہ ہو سکا تو اتنی بات کا تو مجھے یقین ہو گیا کہ

تم وہ لوگ نہیں ہو جن کا ہمیں تم پر شک تھا اس لئے تمہیں ہوش میں لایا گیا اور اب تم نے خود بتایا ہے کہ تمہارا تعلق ڈرگ مافیا سے ہے اس لئے میں نے تمہیں ہلاک کرنے کا فیصلہ کیا ہے"...... برنی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم جیسے سرکاری آدمی تو ٹموتھی کی کھال کھینچ دیتے ۔ تم کیسے خاموشی سے اٹھ کر آگئے"...... عمران نے کہا۔

"ٹموتھی کے تعلقات بہت اعلیٰ سطح پر ہیں اور پھر وہ بہرحال محب وطن ہے اس کے باوجود اس کی نگرانی ہو رہی ہے"...... برنی نے کہا۔

"لیکن ٹموتھی جس ٹائپ کا آدمی ہے اس نے لازماً اپنا مقصد حاصل کر لیا ہوگا۔ تم نے اس سے معلوم نہیں کیا"...... عمران نے کہا۔

"ہمیں معلوم کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہمیں خود معلوم ہے۔ بتایا تو ہے کہ ہم حکومت کی ایجنسی کے آدمی ہیں"...... برنی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو تمہیں معلوم ہے کہ وہ سائنسی آلہ کہاں ہے"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اس بات پر بے حد حیرت ہو رہی ہو۔

"ہاں۔ ہمارے چیف نے ہمیں بتا دیا ہے۔ لیکن تم کیوں اس بارے میں پوچھ رہے ہو۔ تم چھٹی کرو"...... برنی نے کہا اور مشین پسٹل سیدھا کرنے لگا۔

"صرف ایک بات کا جواب دے دو پھر جو چاہے کرتے رہنا۔ صرف ایک بات کا جواب"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"اچھا چلو پوچھو۔ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو"...... برنی نے غیر شعوری طور پر ہاتھ کو جس میں مشین پسٹل پکڑا ہوا تھا ڈھیلا کر کے گود میں رکھتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے عمران نے پیر کو زوردار جھٹکا دیا اور کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے۔

"کیا۔ کیا"...... برنی اور اس کی ساتھی لڑکی کے منہ سے نکلا ہی تھا کہ عمران بجلی کی سی تیزی سے برنی پر جھپٹ پڑا اور پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں برنی جو اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا اڑتا ہوا عقب میں موجود دونوں مسلح افراد سے ایک دھماکے سے ٹکرایا اور وہ تینوں چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور برنی کی ساتھی لڑکی جو جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل تقریباً نکال چکی تھی چیختی ہوئی اچھل کر ایک طرف جا گری۔ برنی قلابازی کھا کر سیدھا ہوا ہی تھا کہ مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ دونوں مسلح آدمی بھی تقریباً اٹھ چکے تھے گولیاں کھا کر چیختے ہوئے واپس گرے جبکہ برنی نے اچانک سائیڈ پر چھلانگ لگائی جہاں اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل کر جا گرا تھا لیکن دوسرے لمحے مشین پسٹل کی ریٹ ریٹ کے ساتھ ہی وہ بھی چیختا ہوا نیچے گرا اور اس نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر

ایک جھٹکے سے نیچے گر کر ساکت ہو گیا جبکہ وہ لڑکی جسے عمران نے گردن سے پکڑ کر سائیڈ پر اچھال دیا تھا پہلے ہی بے حس و حرکت ہو چکی تھی۔ عمران تیزی سے اس لڑکی کی طرف بڑھا اور پھر اس نے جھک کر ایک ہاتھ اس کے کاندھے پر اور دوسرا اس کے سر پر رکھ کر اس کے سر کو مخصوص انداز میں گھمایا اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور دروازے کے قریب موجود سوئچ پینل پر موجود بٹن اس نے پریس کرنے شروع کر دیئے اور اس کے ساتھ ہی کھٹاک کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی سب کی کرسیوں کے راڈز غائب ہو گئے۔

"تنویر۔ تم اس برنی کی کمر میں موجود گولی کے زخم سے بہنے والے خون کو روکو اور ان دونوں کو کرسیوں پر جکڑ دو۔ میں باہر چیک کر کے آتا ہوں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ یہ ایک چھوٹی سی عمارت تھی اور باہر کوئی آدمی موجود نہیں تھا۔ البتہ ایک سیاہ رنگ کی کار پورچ میں موجود تھی۔ عمارت کسی ویران علاقے میں تھی کیونکہ دوسری عمارتیں کافی فاصلے پر نظر آ رہی تھیں البتہ عمارت میں باقاعدہ آفس بھی تھا۔ البتہ ہر کمرے میں فون بھی موجود تھا۔ ایک اسلحہ خانہ بھی موجود تھا جس میں عام حالات میں استعمال ہونے والا اسلحہ کافی مقدار میں موجود تھا۔ عمارت کا جائزہ مکمل کرنے کے بعد عمران واپس اس کمرے میں آیا جہاں راڈز والی کرسیاں موجود تھیں۔ یہ کمرہ اس عمارت کا سب سے بڑا کمرہ تھا اور اسے شاید ٹارچنگ روم کے طور پر بنایا گیا تھا۔ عمران جب کمرے

میں پہنچا تو برنی اور اس کی ساتھی لڑکی دکٹوری کو کرسیوں پر بٹھا کر راڈز میں جکڑا جا چکا تھا لیکن وہ دونوں بدستور بے ہوش تھے۔

"اس کی بینڈیج کر دی ہے"...... عمران نے برنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... تنویر نے مختصر سا جواب دیا۔

"تم اسلحہ لے کر باہر کی نگرانی کرو۔ میں ان دونوں سے پوچھ گچھ مکمل کر لوں"...... عمران نے کہا۔

"کیا پوچھو گے ان سے۔ گولیاں مار کر ایک طرف کرو"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر برنی یہ نہ بتاتا کہ اسے اس سٹور کے بارے میں علم ہے تو میں ایسا ہی کرتا لیکن اب یہ ایک اچھا چانس قدرت نے ہمیں دیا ہے تو اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اسی لئے تو میں نے اس کی کمر پر اس انداز میں گولی ماری تھی کہ یہ ہلاک بھی نہ ہو اور حرکت بھی نہ کر سکے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ دونوں سیکرٹ ایجنٹ ہیں لیکن انہوں نے کوئی خاص جدوجہد تو نہیں کی"...... صالحہ نے کہا۔

"اصل میں یہ دو باتوں کی وجہ سے مار کھا گئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہمارے میک اپ واش نہیں ہوئے اس لئے یہ سمجھنے پر مجبور ہو گئے کہ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے۔ پھر میں نے اپنے آپ کو اسمگلر بتایا اس طرح یہ پوری طرح مطمئن ہو گئے کہ ہم

لوگ بہرحال اس قدر تربیت یافتہ نہیں ہیں جس قدر سیکرٹ ایجنٹ ہوتے ہیں۔ دوسرا انہیں ان راڈز والی کرسیوں پر مکمل بھروسہ تھا کہ چونکہ یہ راڈز میکنزم سے آپریٹ ہوتے ہیں اور ان کے بٹن بہرحال دروازے کے ساتھ سوئچ بورڈ پر لگے ہوئے ہیں اس لئے ہم کسی صورت بھی ان راڈز سے چھٹکارہ حاصل نہیں کر سکتے"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو صالحہ اور دوسرے ساتھیوں نے اثبات میں سرہلا دیئے کیونکہ عمران کا تجزیہ بہرحال درست تھا۔

"میں باہر جارہا ہوں"...... تنویر نے کہا اور ایک مشین گن اٹھا کر باہر کی طرف چل پڑا۔

"صالحہ تم بھی مشین پسٹل لے کر ساتھ جاؤ۔ کوشش کرنا کہ باہر اوپن فائرنگ نہ ہو۔ بہرحال یہاں آبادی موجود ہے اور ایکریمین پولیس چند لمحوں میں پہنچ جائے گی"...... عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر اور صالحہ دونوں نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

"جولیا تم اس وکٹوری کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے جولیا سے کہا اور خود وہ برنی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ برنی کی ناک اور منہ پر رکھ کر اس کا سانس بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی برنی کے جسم میں حرکت کے تاثرات ابھر آئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر اس کرسی پر بیٹھ گیا جس پر پہلے برنی بیٹھا ہوا تھا جبکہ جولیا بھی پیچھے ہٹ کر عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد برنی اور وکٹوری دونوں کراہتے ہوئے ہوش میں آگئے۔

ان دونوں نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گئے۔ برنی کا رنگ زرد پڑا ہوا تھا اور چہرے پر تکلیف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تم نے کیسے راڈز کھول لئے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... برنی نے رک رک کر کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ہماری ساری زندگی اس انداز میں گزری ہے کہ لوگ ہمیں راڈز میں جکڑتے رہتے ہیں اور ہم انہیں کھولتے رہتے ہیں اور مجھے معلوم ہے کہ جس انداز میں راڈز کھل سکتے ہیں ورنہ ہم پر بھی زندگی کے دروازے نجانے کب کے بند ہو چکے ہوتے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کاش مجھے معمولی سا بھی خیال ہوتا کہ تم راڈز کھول سکتے ہو تو میں تمہیں زندہ ہی نہ رکھتا۔ لیکن تم تو اسمگلر ہو۔ تم نے کیسے یہ الفاظ کہے"...... برنی نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہارا یہ سپیشل میک اپ واشر ہمارے میک اپ واش نہیں کر سکا تھا کیونکہ راڈز کھولنے کی طرح میک اپ کرنے اور اسے میک اپ واشروں سے بچانے میں بھی ہماری زندگی گزر گئی ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"یہ کیا تم نے زندگی گزر گئی ہے کی رٹ لگا دی ہے جیسے تم سو

رہے ہو کہ یہ سرکاری ایجنسی ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تمہارے چیف کے بارے میں معلوم کروں کہ اس کا کیا حدود اربعہ ہے کیونکہ لازماً یہ نام اسی نے پسند کیا ہو گا"...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس کا نام تھیوز ہے اور وہ پہلے ریڈ لائن ایجنسی کا سیکنڈ چیف تھا۔ پھر یہ نئی ایجنسی بنائی گئی تو اسے اس ایجنسی کا چیف بنا دیا گیا"...... برنی نے اس انداز میں جواب دیا جیسے یہ سب کچھ فخریہ انداز میں بتا رہا ہو۔

"تھیوز سے مجھے ایسی حماقت کی توقع نہیں تھی کہ وہ تم جیسے افراد کو میرے مقابلے پر بھیجے گا یا پھر وہ تمہیں یہ بتانا بھول گیا ہے کہ ہمیں ایک لمحے کی بھی مہلت نہ دینا"...... عمران نے کہا۔

"چیف نے تو یہی کہا تھا لیکن ہم نے بہرحال چیکنگ تو کرنی ہی تھی"...... برنی نے جواب دیا۔

"تم نے ہمیں کیسے چیک کر لیا"...... عمران نے پوچھا تو برنی نے اس کا ٹیلی فون نمبر معلوم کرنے اور کوٹھی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے تک کی تفصیل بتا دی۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم ذہین آدمی ہو اور میں بہرحال ذہانت کا بڑا قدردان ہوں اس لئے تم نے اپنی زندگی بچا لی ہے۔ بس اب ایک کام کرو کہ اپنے چیف کا فون نمبر بتا دو تاکہ میں یہاں سے جا کر اسے فون کر کے تمہارے بارے میں بتا دوں ورنہ تو تم ان

کرسیوں میں جکڑے ہوئے بھوک پیاس سے تڑپ تڑپ کر مر جاؤ گے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم جا رہے ہو"...... برنی نے اس طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ یہ لوگ انہیں اس طرح زندہ چھوڑ کر چلے جائیں گے۔

"میں نے بتایا ہے کہ میں ذہانت کی قدر کرتا ہوں۔ پھر تم دونوں بہرحال ایجنٹ ہو۔ ہماری طرح اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہو اور تم نے جس طرح موت قبول کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی لیکن ملک سے غداری نہیں کی یہ ساری باتیں تمہاری زندگی بچا گئی ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔ عمران کے اٹھتے ہی جولیا بھی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"میں بتاتا ہوں لیکن کیا تم چیف کو واقعی اطلاع دو گے"۔ برنی نے کہا۔

"تو اور کیا میں نے تمہارے چیف کے فون نمبر کا اچار ڈالنا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو برنی نے نمبر بتا دیا۔

"چلو تمہارے سامنے فون کر دیتا ہوں تاکہ تمہاری تسلی ہو جائے۔ مارگریٹ اب تمہیں ان دونوں کے منہ بند کرنے پڑیں گے"...... عمران نے پہلے وکٹوری اور برنی سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر جولیا سے مخاطب ہو گیا تو جولیا تیزی سے آگے بڑھی اور پھر کرسیوں کے عقب میں جا کر اس نے دونوں ہاتھوں سے ان دونوں

کے منہ بند کر دیئے تو عمران نے وہاں موجود فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"برنی بول رہا ہوں"...... عمران نے برنی کی آواز اور لہجے میں کہا تو برنی کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ تم۔ کیا ہوا۔ تم نے اب تک کوئی رپورٹ ہی نہیں دی"...... دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا۔

"ان کے بارے میں حتمی اطلاع ملی ہے باس کہ یہ لوگ سٹور تک پہنچ گئے ہیں اس لئے میں نے کال کیا ہے"...... عمران نے برنی کے لہجے میں کہا۔

"ناممکن۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ انہیں کہاں سے برٹن کے بارے میں معلوم ہو سکتا ہے جبکہ اس بارے میں صرف میں اور تم دونوں ہی واقف ہو"...... دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اگر یہ بات ہے باس تو پھر یہ اطلاع غلط ہو گی۔ بہرحال ہم انہیں تلاش کر رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کس نے تمہیں یہ اطلاع دی تھی"...... باس نے پوچھا۔

"لارڈ کلب کے تھوتھی کے بارے میں معلوم ہوا تھا کہ اس نے مخبری کرنے کی کوشش کی ہے لیکن ہم نے اسے چیک کیا ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔ اس کے اسسٹنٹ نے بتایا ہے کہ ایک گروپ نے

فون پر اس سے برٹن کے بارے میں معلومات خریدنے کی کوشش کی تھی اس لئے میں سمجھا کہ وہی گروپ ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یقیناً یہ وہی گروپ ہو گا۔ یہ تو انتہائی خطرناک بات ہے۔ انہیں کیسے معلوم ہو گیا۔ ویسے یہ لوگ ہیں تو اسی قسم کے۔ بہرحال انہیں تلاش کرو کیونکہ ہماری ڈیوٹی انہیں تلاش کر کے ختم کرنے کی ہے"...... باس نے کہا۔

"یس باس"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب ان کے لب آزاد کر دو"...... عمران نے کہا تو جولیا نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ گئی۔

"تم۔ تم جادوگر ہو۔ واقعی جادوگر ہو۔ تم نے میری آواز میں بات کی ہے کہ باس بھی نہیں پہچان سکا"...... برنی نے کہا۔

"لیکن تم نے یہ خیال نہیں کیا کہ میں نے برٹن کا نام لیا تھا تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ میں نے تمہارے باس سے وہ بات معلوم کر لی ہے جو تم ملک سے غداری سمجھ کر نہیں بتا رہے تھے اور میں نے یہ لفظ دوہرایا ہی اس لئے تھا کہ تم سن لو کیونکہ لاؤڈر آن نہیں تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم غلط کہہ رہے ہو۔ باس کیسے بتا سکتا ہے"...... برنی نے تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"اب مزید تفصیل تم بتاؤ گے کہ وہاں کیا کیا انتقامات ہیں"۔ عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا تھا۔

"میں کچھ نہیں بتا سکتا"...... برنی نے کہا۔

"جولیا۔ ان دونوں کا خاتمہ کر دو"...... عمران نے سرد لہجے میں جولیا سے کہا اور مڑ کر دوازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا لیکن عمران رکے بغیر آگے بڑھتا چلا گیا۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھا ہوا درمیانے قد لیکن گینڈے کے جسم کا مالک آدمی بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ہاتھ میں شراب کا جام تھا اور وہ چسکیاں لے لے کر اسے پینے میں مصروف تھا۔ اس کے سر پر بال اس قدر گھنگھریالے تھے کہ جیسے اس کے سر پر کسی نے سرنگوں کا ڈھیر رکھ دیا ہو۔ چہرے پر زخموں کے مندمل نشانات کثیر تعداد میں نظر آ رہے تھے۔ اس کی آنکھیں خاصی بڑی تھیں اور ان میں انتہائی تیز چمک بھی موجود تھی۔ اس نے سیاہ رنگ کی لیدر جیکٹ اور پینٹ پہن رکھی تھی۔ فون کی آواز سنتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے سیدھا ہوا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا جام میز پر رکھا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ رافٹ بول رہا ہوں"...... اس نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کی کال ہے"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... رافت نے اسی طرح غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میں رافت بول رہا ہوں"...... اس بار رافت نے قدرے نرم لہجے میں کہا لیکن اس کی آواز میں ہلکی سی غراہٹ کا عنصر ابھی تک موجود تھا۔ شاید یہ اس کی آواز کا فطری انداز تھا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں ایک اہم اطلاع ملی ہے کہ انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ سٹور جزیرہ برٹن پر ہے اور وہ وہاں پہنچ رہے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو انہیں آنے دیں جناب۔ میں یہاں کس لئے بیٹھا ہوا ہوں"۔ رافت نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں رافت"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں جناب۔ لیکن اس کے باوجود میں اس لئے بے فکر ہوں کہ جزیرہ برٹن پر پہنچنے سے پہلے ہی وہ بھاپ بن کر ہوا میں اڑ جائیں گے اور اگر اس کے باوجود وہ جزیرہ برٹن پر پہنچ گئے تو پھر مکھیوں کی طرح مار دیئے جائیں گے۔ برٹن پر جو حفاظتی انتظامات ہیں ایسے انتظامات دنیا میں اور کہیں بھی نہیں کئے گئے۔

یہاں تو ہر طرف موت کے بگولے ناچتے رہتے ہیں اور اگر وہ ان بگولوں سے بھی بچ گئے تب بھی وہ کسی صورت سٹور تک نہیں پہنچ سکتے۔ جزیرے کے اوپر ہی دوڑتے بھاگتے رہ جائیں گے اور آخرکار موت ہی ان کا مقدر بن جائے گی"...... رافت جب بولنے پر آیا تو مسلسل بولتا چلا گیا۔

"اس کے باوجود تمہیں محتاط رہنا ہو گا کیونکہ بلیک ڈاگ کے بارے میں بھی یہی سمجھا جاتا تھا کہ یہ ان کی ٹکر کے لوگ ہیں لیکن انہوں نے ان کا بھی خاتمہ کر دیا ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"اوہ۔ کیا تھیوز مارا گیا ہے"...... رافت نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ اس کے ٹاپ ایجنٹ برنی اور وکیوری دونوں ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور بلیک ڈاگ کی روح یہ دونوں ہی تھے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ برنی تو انتہائی ذہین آدمی تھا اور وکیوری انتہائی ماہر ایجنٹ تھی۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں۔ یہاں انہیں کامیابی نہیں بلکہ موت ہی ملے گی"...... رافت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا لیکن پھر اس نے جھٹکے سے رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بلیک ڈاگ کے چیف تھیوز سے میری بات کراؤ" ۔۔۔ رافٹ نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا اور جام اٹھا کر ایک بار پھر منہ سے لگا لیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے جام دوبارہ میز پر رکھا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔ رافٹ نے کہا۔

"باس۔ تھیوز سے بات کیجئے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ رافٹ بول رہا ہوں برٹن سے" ...... رافٹ نے کہا۔

"تھیوز بول رہا ہوں رافٹ۔ مجھے ابھی تھوڑی دیر پہلے ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے بتایا ہے کہ تم برٹن کے سیکورٹی انچارج ہو ورنہ مجھے پہلے معلوم نہیں تھا اور یقین کرو کہ تمہارا نام سن کر مجھے بے حد اطمینان ہوا ہے کہ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس والے کامیاب نہیں ہو سکتے" ...... تھیوز نے کہا۔

"بے حد شکریہ۔ وہ واقعی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ تمہارے دونوں مین ایجنٹ برنی اور وکٹوری ہلاک ہو گئے ہیں۔ کیسے ہوا یہ۔ وہ دونوں تو بے حد تیز تھے اور وہاں ان لوگوں کو برٹن کے بارے میں کیسے پتہ چل گیا جبکہ اسے تو سپر ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا تھا" ...... رافٹ نے کہا۔

"تفصیل کیا بتاؤں۔ بس اتنا سن لو کہ برنی اور وکٹوری دونوں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تلاش کر رہے تھے کہ مجھے برنی کی کال موصول ہوئی۔ اس نے بتایا کہ اسے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا

سیکرٹ سروس جزیرہ برٹن کی طرف جا چکی ہے لیکن میں نے اسے کہا کہ ایسا ممکن ہی نہیں ہے اور رسیور رکھ دیا لیکن پھر اچانک مجھے میرے فون آپریٹر نے بتایا کہ برنی کی یہ کال سکسٹی فور پوائنٹ سے کی گئی تھی تو میں چونک پڑا کیونکہ یہ پوائنٹ ایسا تھا جسے انتہائی ایمرجنسی میں استعمال کیا جاتا تھا۔ میں نے وہاں برنی کو کال کیا لیکن کسی نے کال اٹنڈ نہ کی تو میں نے اپنے آدمی وہاں بھجوائے تب پتہ چلا کہ وہاں ٹارچنگ روم میں برنی اور وکٹوری کرسیوں پر راڈز میں جکڑے ہوئے مردہ حالت میں موجود ہیں۔ باقی افراد بھی ہلاک ہو چکے ہیں۔ برنی اور وکٹوری دونوں کو اس بندھی ہوئی حالت میں ہی گولیاں ماری گئی ہیں جبکہ برنی کی کمر میں بھی گولی کا زخم موجود تھا اور وہاں ایسے آثار تھے جیسے وہاں چند افراد کو لایا گیا تھا جو نکل جانے میں کامیاب ہو گئے۔ اس طرح ساری صورت حال سامنے آ گئی کہ برنی اور وکٹوری نے یقیناً عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر کے انہیں بے ہوش کیا اور پھر سکسٹی ون پوائنٹ پر لے آئے۔ پھر شاید انہوں نے انہیں ہوش مین لا کر ان سے پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کی اور نتیجہ وہی نکلا جو ہمیشہ نکلتا رہا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے سچوئیشن بدل دی اور وہ خود آزاد ہو گئے جبکہ وہ دونوں ہی ان کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے اس لئے میں نے ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو کال کر کے تفصیلی رپورٹ دی اور یہ بھی بتا دیا کہ انہیں جزیرہ برٹن کے بارے میں علم ہو گیا ہے" ...... تھیوز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا برنی کو معلوم تھا اس بارے میں"...... رافٹ نے پوچھا۔

"نہیں۔ اسے تو نہیں معلوم تھا لیکن اس عمران کو معلوم تھا کیونکہ عمران کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ جس چیز کو جتنا زیادہ چھپایا جائے عمران کو اتنی جلدی اس چیز کے بارے میں معلوم ہو جاتا ہے اور مجھے یہ بھی یقین ہے کہ عمران نے برنی کی آواز اور لہجے میں مجھ سے بات کرتے ہوئے جزیرہ برٹن کا نام اس لئے لیا ہوگا کہ میں اس کی تصدیق کر دوں اور چونکہ میرے ذہن میں بھی نہ تھا کہ برنی کی جگہ عمران بول رہا ہے اس لئے میں نے تصدیق کر دی"۔ تھیوڑ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بہرحال فکر کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کی موت میرے ہی ہاتھوں لکھی گئی ہے اور ایسا ہی ہوگا"...... رافٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گڈبائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے سامنے پڑے ہوئے ایک سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"آپریشن روم"...... ایک آواز سنائی دی۔

"ٹیڈ سے بات کراؤ"...... رافٹ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو باس۔ ٹیڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"جزیرے اور اس کے گرد مکمل ریڈ الرٹ کر دو اور تمام چیکنگ

یزی آن کر دو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ جزیرہ برٹن آنے اہے۔ ہم نے انہیں ہرصورت میں ہلاک کرنا ہے اور سنو۔ تم نے یں چیک کر کے مجھے اطلاع دینی ہے تاکہ میں اپنے سامنے ان کا نہ کراؤں"...... رافٹ نے کہا۔

"یہ گروپ کتنے افراد پر مشتمل ہے باس"...... ٹیڈ نے پوچھا۔

"جتنے بھی ہوں اس سے ہمیں کوئی غرض نہیں ہے"...... رافٹ ، کہا۔

"اوکے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رافٹ نے رسیور ، کر ایک بار پھر جام اٹھا لیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے رات نمایاں تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک جدید انداز کی لانچ میں موجود تھا اور لانچ انتہائی تیز رفتاری سے کھلے سمندر میں آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ لانچ کو تنویر چلا رہا تھا جبکہ عمران، صالحہ اور جولیا اس کے ساتھ ہی عرشے پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"کیا ہم برٹن آئی لینڈ پر جا رہے ہیں یا کہیں اور"۔۔۔ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جزیرہ برٹن پر یقیناً انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہوں گے اس لئے ہم وہاں اس لانچ پر نہیں جا سکتے۔ جزیرہ برٹن سے قریب ترین ایک ناپو ہے جس کا نام لارجنگ ہے۔ ہم وہاں جا رہے ہیں اور پھر وہاں سے آگے بڑھیں گے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آگے کیسے جائیں گے۔ کیا تیر کر عمران صاحب"۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"بچپن میں گداگروں کے ایک گروپ کو میں نے دیکھا تھا۔ یہ سب کے سب نابینا تھے اور ایک دوسرے کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے قطار کی صورت میں اونچی آواز میں بھیک مانگتے بازار سے گزر رہے تھے۔ بس ایسے ہی ہم بھی جزیرہ برٹن کی طرف چل پڑیں گے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"بکواس مت کیا کرو۔ صالحہ نے درست بات کی ہے کہ جب لانچ وہاں نہیں جا سکتی تو پھر ظاہر ہے تیر کر ہی جانا ہو گا"۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ جب تک بکواس نہ کر لے اس کا دماغ درست کام ہی نہیں کرتا"۔۔۔ ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر نے کہا تو صالحہ ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑی۔

"سن لیا تم نے۔ تنویر تمہارے بارے میں کہہ رہا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"وہ جو کچھ کہہ رہا ہے وہ واقعی درست ہے"۔۔۔ جولیا نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مطلب ہے کہ سوائے میرے باقی سب درست بات کرتے ہیں۔ یا اللہ۔ یہ وقت بھی دیکھنا تھا"۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک ٹرانسمیٹر کی سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ سب چونک پڑے۔ عمران نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹے سائز کا فکسڈ

فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ یہ سیٹی کی آواز اس میں سے سنائی دے رہی تھی۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ مرفی کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس مائیکل اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"برٹن آئی لینڈ کے بارے میں جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق وہاں ریڈ آئی کا رافٹ سکیورٹی انچارج ہے اور برٹن آئی لینڈ پر سٹور اور ایئر فورس کی دوسری اہم تنصیبات سب زیر زمین ہیں۔ جزیرے کے اوپر کی سطح مکمل طور پر ویران ہے البتہ وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں جن میں کارڈ چیکنگ، آٹو میٹک گن فائرنگ سمیت تمام خطرناک حربے نصب ہیں۔ وہاں اب ریڈ الرٹ ہے اور جزیرے سے دو کلو میٹر دور اس کے چاروں طرف زیرو لائن موجود ہے اور اسے نان فلائی زون قرار دیا جا چکا ہے۔ اوور"...... مرفی نے کہا۔

"وہاں کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی معلوم ہوئی ہے۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"نو سر۔ باوجود کوشش کے معلوم نہیں ہو سکی۔ ویسے وہاں کا ایکس چینج سٹلائٹ فون نمبر معلوم ہو گیا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"فون نمبرز ہمارے لئے بے کار ہیں۔ بہرحال اور کچھ۔ اوور"۔

عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس سے زیادہ کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ تھینک یو۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔

"یہ مرفی کون ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"اس کا تعلق ایئر فورس سے ہی ہے"...... عمران نے گول مول سا جواب دیا تو جولیا بھی خاموش ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد انہیں دور ایک چھوٹا سا ٹاپو نظر آنے لگ گیا اور تنویر نے لانچ کا رخ اس ٹاپو کی طرف موڑ دیا اور چند لمحوں بعد لانچ ٹاپو کے قریب پہنچ کر رک گئی تو سب اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ ٹاپو پر پہنچ گئے۔ تنویر نے لانچ کو ایک کھاڑی میں ہک کر دیا۔ لانچ کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانے میں ان کا سامان موجود تھا جو سیاہ رنگ کے واٹر پروف تھیلیوں کی شکل میں تھا اور لانچ چھوڑنے سے پہلے انہوں نے بیگ اٹھائے تھے۔

"لانچ کو اچھی طرح ہک کیا ہے تنویر۔ ہم نے ڈبل لاک حاصل کر کے واپس بھی جانا ہے"...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں"...... تنویر نے جواب دیا۔

"تو ایک بیگ کھولو اور غوطہ خوری کے لباس پہن لو اور تمام اسلحہ بھی بیلٹ جیبوں میں ڈال لو۔ اب ہم نے آگے بڑھنا ہے"۔

کی طرف بڑھ گیا جبکہ اوپر سب ساتھی سانس روکے اسے اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے ٹی وی پر کوئی سسپنس سے بھرپور فلم دیکھی جا رہی ہو۔ان سب کو احساس تھا کہ اگر عمران کا اندازہ غلط ثابت ہوا تو عمران کا جسم ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو جائے گا اس لئے ان کے سانس رکے ہوئے تھے۔ عمران زیرو لائن کے قریب جا کر رک گیا۔اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی واٹر گن کو آہستہ آہستہ آگے بڑھانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد گن کی نال اس زیرو لائن سے آگے نکل گئی تو عمران نے گن کو واپس کھینچ لیا۔

" آ جاؤ نیچے ۔ بات بن گئی ہے۔یہاں ریز زیادہ طاقتور نہیں ہیں"...... عمران کی آواز انہیں سنائی دی تو وہ سب تیزی سے غوطے لگا کر نیچے گہرائی میں اترتے چلے گئے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب عمران کے قریب پہنچ گئے اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب اس زیرو لائن کو کراس کرتے ہوئے آگے نکل گئے تو عمران نے دوبارہ اوپر کی طرف اٹھنا شروع کر دیا کیونکہ گہرائی کی وجہ سے ان کے جسموں پر پانی کا دباؤ پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گیا تھا اور اب چونکہ اس قدر گہرائی میں رہنے کی ضرورت نہیں تھی اس لئے وہ اوپر اٹھ آئے تھے۔ پھر مناسب گہرائی میں پہنچ کر انہوں نے دوبارہ جزیرے کی طرف تیرنا شروع کر دیا۔اب جزیرہ انہیں نظر آنے لگ گیا تھا۔

" ہمیں بہرحال سطح پر تو جانا ہی پڑے گا۔ہو سکتا ہے کہ وہاں انہوں نے کوئی چیکنگ کا انتظام کر رکھا ہو"...... جولیا نے کہا۔

" پہلے ہم جزیرے کو چاروں طرف سمندر کے اندر سے چیک کریں گے۔ہو سکتا ہے کہ کوئی کھاڑی یا کریک ایسا مل جائے جس کی مدد سے ہم اندر ان کے ایریئے تک پہنچ جائیں ورنہ مرفی نے جو اطلاع دی ہے کہ اوپر آٹومیٹک فائرنگ سسٹم اور دیگر حربے موجود ہیں تو ہم زندہ آسانی سے نہ پہنچ سکیں گے اور وہ اندر بیٹھ کر ہمارا شکار اطمینان سے کھیلتے رہیں گے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر واقعی جزیرے تک پہنچ کر ان سب نے آہستہ آہستہ چاروں طرف سے اسے چیک کرنا شروع کر دیا اور پھر جنوب کی سمت پہنچتے ہی وہ سب ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ وہاں واقعی ایک قدرتی کریک موجود تھا جو اوپر کو اٹھتا دکھائی دے رہا تھا۔

" آ جاؤ۔ شاید قدرت ہماری مدد کر رہی ہے"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر وہ کریک میں داخل ہو گیا۔کریک میں پانی بھرا ہوا تھا۔ وہ اس میں تیرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے ۔ کچھ اندر جانے کے بعد کریک نے اوپر اٹھنا شروع کر دیا۔

" کہیں یہ سطح پر نہ جا نکلے"...... عمران کی آواز سنائی دی۔

" سطح پر ہوتا تو اسے لازماً بند کر دیا جاتا"...... جولیا نے جواب دیا۔

" ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو"...... عمران نے جواب دیا۔اب ویسے بھی پانی کم رہ گیا تھا اس لئے تھوڑی دیر بعد وہ اس کریک میں چلنے پر مجبور ہو گئے ۔ انہوں نے پیروں سے مخصوص جوتے اتار لئے ۔

البتہ کنٹوپ ویسے ہی ان کے سروں پر موجود تھے کیونکہ بہرحال وہ ابھی سمندر کی سطح سے نیچے ہی تھے لیکن پھر اچانک ان کے دم گھٹنے لگے تو عمران کے کہنے پر سب نے کنٹوپ اتار دیئے۔ کافی آگے جا کر کریک یکلخت ختم ہو گیا اور اب آگے چٹان تھی۔

"اوہ۔ اب کیا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا۔ ویسے تنویر لاکھ خاموش رہے اس سے کیا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں تمہاری طرح بکواس کرنے کا عادی نہیں ہوں"...... تنویر نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"صالحہ تمہارے بیگ میں بے آواز ایکس بم موجود ہے وہ نکال کر اس چٹان کی جڑمیں لگا کر اسے فائر کر دو۔ ہو سکتا ہے اس کے پیچھے بھی کریک ہو"...... عمران نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور کریک گرد سے بھر گیا۔ چند لمحوں بعد جب گرد ختم ہوئی تو وہ سب یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے کہ نہ صرف چٹان ٹوٹ گئی تھی بلکہ دوسری طرف ایک انسانی ہاتھوں سے بنا ہوا ایک کمرہ بھی نظر آنے لگ گیا تھا۔ کمرے کے اندر کاٹھ کباڑ بھرا ہوا تھا۔ وہ سب تیزی سے کمرے میں پہنچ گئے۔

"اب یہ لباس اتار دو۔ اب آگے شاید تیز ایکشن کی ضرورت پڑ جائے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لباس اتارنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور تھوڑی

دیر بعد وہ سب عام لباسوں میں نظر آ رہے تھے۔ اب ان کے ہاتھوں میں مشین پسٹل موجود تھے۔ کمرے کے ایک طرف دروازہ تھا۔ عمران اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کو کھولا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دوسری طرف ایک راہداری تھی جو آگے جا کر گھوم گئی تھی۔ وہ سب اس راہداری میں بڑے محتاط انداز میں چلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے لیکن موڑ کاٹ کر وہ یکلخت رک گئے۔ موڑ کے بعد راہداری کا اختتام ہو رہا تھا اور اس کے بعد ایک کمرہ تھا جس کا دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا اور اندر سے باتوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جیسے چند افراد باتوں میں مصروف ہوں۔ عمران آہستہ سے آگے بڑھا اور پھر اس نے تھوڑے سے کھلے دروازے کی سائیڈ پر رک کر سر آگے بڑھایا اور کمرے میں جھانکنے لگا۔ کمرہ چھوٹا تھا اور چار افراد ایک میز کے گرد کرسیوں پر بیٹھے کارڈ کھیلنے اور شراب پینے میں مصروف تھے۔

"اندر چار افراد ہیں۔ ان میں سے ایک کو زندہ رکھنا ہے تاکہ اس سے یہاں کے بارے میں تمام تفصیلات معلوم کی جا سکیں اس لئے محتاط رہنا"...... عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے آہستہ سے اپنے ساتھیوں سے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران آگے بڑھا اور دوسرے لمحے اس نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔

"ارے یہ کون ہیں"...... ایک آدمی نے چیخ کر کہا تو باقی ساتھی

بھی تیزی سے مڑے ہی تھے کہ عمران کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل نے گولیاں اگلنا شروع کر دیں اور ایک جھٹکے میں تین افراد کرسیوں سے گر کر نیچے فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے جبکہ چوتھا حیرت کی شدت سے بت بنا کھڑا تھا۔

"اپنے ہاتھ اٹھالو مسٹر ورنہ"۔۔۔ عمران نے کہا تو اس آدمی نے اس طرح ہاتھ اٹھائے جیسے وہ عمران کا زرخرید غلام ہو۔

"تم۔ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو"۔۔۔ اس آدمی کے منہ سے بے اختیار رک رک کر الفاظ نکلے لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔ عمران نے اس کی کنپٹی پر مڑی ہوئی انگلی کا ہک مار دیا تھا۔ نیچے گر کر اس آدمی نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کی لات گھومی اور اس کی کنپٹی پر پڑنے والی دوسری ضرب نے اسے ساکت کر دیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ اس دوران عمران کے ساتھی بھی اندر آچکے تھے۔

"تم نے اسے بے ہوش کر دیا۔ کیا اس سے پوچھ گچھ نہیں کرنی تھی"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"پہلے ارد گرد کا جائزہ لے لیں پھر دیکھیں گے"۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر اس دروازے کی طرف بڑھا جو سائیڈ پر نظر آرہا تھا لیکن ابھی وہ دروازے تک پہنچا بھی نہ تھا کہ اچانک چھت سے سرخ رنگ کی روشنی کا جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے توانائی یکلخت غائب ہو گئی

ہو۔ وہ ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے کی طرح نیچے گرتا چلا گیا۔ اس کے کانوں میں اپنے ساتھیوں کے بھی گرنے کی آوازیں سنائی دیں اور پھر چند لمحوں بعد اس کے ذہن پر تاریک چادر پھیلتی چلی گئی اور اس کے تمام احساسات اس تاریک چادر کے نیچے غائب ہو گئے۔

رافٹ اپنے آفس میں بیٹھا حسب معمول شراب نوشی میں مصروف تھا کیونکہ اس کا بظاہر کوئی کام نہیں تھا۔ پورے جزیرے برٹن پر جس قدر حفاظتی انتظامات تھے انہیں مین آپریشن روم میں چوبیس گھنٹے مانیٹر کیا جا رہا تھا اور اب تک کسی بھی طرف سے کوئی ایسی اطلاع نہیں ملی تھی جو اس کے لئے باعث تشویش ہوتی اس لئے اس کا کام بس ٹی وی پر اپنے پسندیدہ پروگرام دیکھنے اور شراب پینے تک ہی محدود رہ گیا تھا۔ کئی بار اس نے سوچا تھا کہ وہ یہاں سے واپس فیلڈ میں چلا جائے کیونکہ مسلسل بیٹھا رہ رہ کر وہ اب کافی حد تک اکتا چکا تھا لیکن پھر وہ اس لئے خاموش ہو جاتا تھا کہ اسے معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی بہرحال برٹن آئی لینڈ پر ریڈ کریں گے اور وہ اسی موقع کی انتظار میں تھا۔ اسے ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے بھی فون پر کال کر کے بتا دیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو

برٹن آئی لینڈ کے بارے میں معلوم ہو چکا ہے اور پھر اس نے خود بھی بلیک ڈاگ کے چیف تھیوز سے بھی فون پر بات کر کے تفصیل معلوم کر لی تھی اس لئے اسے یقین تھا کہ کسی بھی لمحے ان لوگوں کی یہاں آمد ہو سکتی ہے اور وہ چونکہ طویل عرصے تک ریڈ لائن ایجنسی میں بطور فیلڈ ایجنٹ کام کر چکا تھا اس لئے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی صلاحیتوں کے بارے میں بخوبی علم تھا اور انہی صلاحیتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس نے برٹن آئی لینڈ پر خصوصی حفاظتی انتظامات بھی کئے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ مطمئن بھی تھا کیونکہ ان حفاظتی انتظامات کی وجہ سے اول تو عمران اور اس کے ساتھی زندہ جزیرے تک پہنچ ہی نہ سکتے تھے اور اگر پہنچ بھی جاتے تب بھی یہاں قدم قدم پر ان کے لئے ٹریپ موجود تھے۔ برٹن آئی لینڈ خاصا وسیع و عریض جزیرہ تھا اور یہ پورا جزیرہ ایکریمین ایئر فورس کی ایک خصوصی برانچ کی تحویل میں تھا۔ اس برانچ کو اے ڈی یعنی ایئر ڈیفنس کہا جاتا تھا۔ اے ڈی نے یہاں جزیرے کی سطح سے کافی نیچے باقاعدہ انتہائی محفوظ سٹور بنائے ہوئے تھے جہاں ایئر فورس کے سلسلے میں انتہائی سیکرٹ آلات، فارمولے، نقشے اور فائلیں محفوظ کی گئی تھیں۔ ان سٹورز کی تعداد چار تھی اور ان کو اے سپیشل ون سے اے سپیشل فور کہا جاتا تھا۔ عمران جس آلے ڈبل لاک کے حصول کے لئے کام کر رہا تھا وہ آلہ اے سپیشل ون میں تھا جو باقی تمام سٹورز سے زیادہ محفوظ تھا اور رافٹ نے بھی اس کی سیکورٹی کے مزید

اقدامات کئے تھے تاکہ وہ ہر لحاظ سے محفوظ ہو جائے اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا۔ آج بھی وہ اپنے آفس میں بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا کہ سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور رافٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس۔ رافٹ بول رہا ہوں"...... رافٹ نے کہا۔

"جیکسن بول رہا ہوں باس۔ مین آپریشن روم سے"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی اور رافٹ مین آپریشن روم کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... رافٹ نے چونک کر پوچھا۔

"زیرو روم میں اچانک تھری ایکس کی طرف سے چار افراد داخل ہوئے ہیں جن میں دو مرد اور دو عورتیں ہیں۔ انہوں نے وہاں موجود تین سیکورٹی کے افراد کو ہلاک کر دیا ہے جبکہ چوتھے کو بے ہوش کر دیا گیا۔ چونکہ زیرو روم چیکنگ سے آف رہتا ہے اس لئے مجھے معلوم نہ ہو سکا۔ جب میں نے اچانک ایک کام سے سیکورٹی انچارج جیکب سے بات کرنے کے لئے زیرو روم آن کیا تو وہاں یہ منظر نظر آیا جس پر میں نے فوری طور پر ایکس ون فائر کر کے انہیں بے حس اور بے ہوش کر دیا ہے۔ اب ان کے بارے میں کیا حکم ہے"...... دوسری طرف سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا گیا تو رافٹ کی آنکھیں یہ رپورٹ سن کر ہی حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"زیرو روم میں تھری ایکس کی طرف سے کیسے کوئی داخل ہو سکتا ہے۔ تھری ایکس تو آگے جا کر بند ہے اور پھر وہ انڈر گراؤنڈ ہے۔ وہاں تک کوئی کیسے پہنچ سکتا ہے۔ کیا تم نشے میں تو نہیں ہو"۔ رافٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے اس بارے میں پہلے چیکنگ کی ہے کیونکہ یہ بات میرے لئے بھی انتہائی حیران کن تھی۔ سمندر کے اندر ایک قدرتی کریک موجود ہے جو گھوم کر تھری ایکس کے آخر میں مضبوط چٹان کے پیچھے آکر ختم ہو جاتا ہے۔ یہ لوگ اس کریک کے ذریعے اس چٹان تک پہنچے، پھر اس چٹان کو کسی بم کے ذریعے اڑایا گیا اور اس طرح یہ لوگ تھری ایکس میں داخل ہوئے اور وہاں سے زیرو روم میں"...... جیکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا تمام حفاظتی نظام یکسر ناکام ثابت ہوا ہے۔ زیرو لائن اور دوسرا سارا نظام۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... رافٹ نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اب کیا کہا جا سکتا ہے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بہرحال یہ پکڑے گئے ہیں۔ یہی بات ہمارے لئے کافی ہے۔ تم انہیں بلیک روم میں لے جا کر میگنٹ چیئرز پر ڈال دو اور پھر مجھے اطلاع دو"...... رافٹ نے کہا۔

"کیا انہیں ہوش میں بھی لانا ہے باس"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"اس کا فیصلہ میں وہاں پہنچ کر کروں گا"...... رافٹ نے کہا۔

"باس۔ میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ اگر انہیں ہوش میں لانا ہے تو پھر انہیں پہلے ریڈ روم میں لے جانا پڑے گا تاکہ ان کے ذہنوں پر سے ایکس ون کا اثر ختم کر دیا جائے ورنہ تو یہ کسی صورت بھی ہوش میں نہ آ سکیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا ان کے جسم بے حس رہیں گے"...... رافٹ نے پوچھا۔

"یس باس۔ صرف ذہنوں پر سے اثرات ختم ہوں گے اس طرح یہ ہوش میں تو آ جائیں گے لیکن حرکت نہ کر سکیں گے"...... جیکسن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر تم انہیں ریڈ روم میں لے جاؤ اور صرف ان کے ذہنوں سے ایکس ون کے اثرات ختم کر کے انہیں واپس بلیک روم میں پہنچا دینا لیکن ان کے بے حس جسموں کے باوجود انہیں میگنٹ چیئرز پر ضرور ڈال دینا۔ یہ انتہائی خطرناک ترین لوگ ہیں"۔ رافٹ نے کہا۔

"جیسے آپ کا حکم باس۔ مگر اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ جسم تو ان کے بے حس ہوں گے"...... جیکسن نے کہا۔

"جیسے میں کہہ رہا ہوں ویسے ہی کرو"...... رافٹ نے یکلخت غراتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی باس"...... دوسری طرف سے یکلخت بھیک مانگنے والے لہجے میں کہا گیا اور رافٹ نے رسیور کریڈل

پر پٹخ دیا۔

"نانسنس"...... رافٹ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر شراب کا جام اٹھا کر اس نے منہ سے لگا لیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رافٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ رافٹ بول رہا ہوں"...... رافٹ نے کہا۔

"جیکسن بول رہا ہوں باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ میں وہیں آ رہا ہوں۔ تم اس دوران اس چٹان کو بند کرنے کے انتظامات کراؤ اور سنو۔ اس کریک کو بھی بند کرا دو"۔ رافٹ نے کہا۔

"باس۔ فوری طور پر تو ایسا ممکن نہیں ہے۔ اس کے لئے ایکریمیا سے ضروری تعمیراتی سامان اور کاریگر بلوانے پڑیں گے۔ ویسے بھی جن لوگوں سے خطرہ تھا وہ پکڑے جا چکے ہیں اس لئے اب فوری خطرہ تو موجود نہیں ہے"...... جیکسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر ایسا کرو کہ اس کریک میں حفاظتی اقدامات کرا دو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ دو گروپوں کی صورت میں ہوں اور ہم ایک گروپ کا خاتمہ کر کے مطمئن ہو جائیں اور دوسرا گروپ ہم پر چڑھ دوڑے"...... رافٹ نے کہا۔

"اوہ یس باس۔ ٹھیک ہے۔ آپ واقعی انتہائی گہرائی میں سوچتے ہیں۔ میں انتظامات کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے جیکسن نے

کہا اور رافث نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھا اور جام اٹھا کر اس نے اس میں موجود شراب کا آخری گھونٹ حلق میں انڈیلا اور پھر جام کو میز پر رکھ کر وہ میز کی سائیڈ سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران کے تاریک ذہن پر یکلخت روشنی کا نقطہ سا نمودار ہوا اور پھر وہ نقطہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ شعور جاگتے ہی عمران کی آنکھیں کھلیں اور اس نے لاشعوری طور پر اپنے جسم کو حرکت دینا چاہی لیکن دوسرے لمحے اسے احساس ہوا کہ اس کا جسم مکمل طور پر بے حس و حرکت ہے تو اس کا ذہن پوری طرح بیدار ہو گیا۔ اس نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا تو وہ اس پہلے کمرے میں نہیں تھا جہاں چھت سے پڑنے والی سرخ روشنی کے جھماکے کے بعد اس کا جسم اچانک بے حس ہو گیا تھا اور پھر اس کا ذہن تاریک پڑ گیا تھا بلکہ اس وقت وہ ایک خاصے وسیع کمرے میں تھا۔ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور حیرت انگیز بات یہ تھی کہ یہ عام سی کرسی تھی۔ البتہ اس کا جسم بے حس تھا۔ صرف گردن تک اس کا سر گھوم سکتا تھا۔ عمران نے سر گھمایا تو اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے

تھے اور ان کی آنکھوں کے پپوٹے حرکت کر رہے تھے۔

"یہ میں کہاں ہوں"۔ عمران کے منہ سے لاشعوری طور پر نکلا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ وہ بول سکتا ہے۔ اسی لمحے اس کی ساتھ والی کرسی پر موجود تنویر کے آہستہ سے کراہنے کی آواز سنائی دی تو عمران سر گھما کر تنویر کو دیکھنے لگا جس کی آنکھیں کھل چکی تھیں اور پھر ایک ایک کر کے صالحہ اور جولیا بھی ہوش میں آ گئیں۔ البتہ وہ سب اسی طرح ایکریمین میک اپ میں ہی تھے۔

"ہم کہاں ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ظاہر ہے برٹن جزیرے کے کسی زیر زمین کمرے میں ہی ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہمیں راڈز میں جکڑنے کی بجائے ہمارے جسموں کو بے حس و حرکت کر دیا گیا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"غریب لوگ ہوں گے۔ راڈز والی کرسیوں کا خرچہ برداشت نہ کر سکتے ہوں گے"...... عمران نے جواب دیا اور سب اس ماحول میں اس کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دیئے۔ ان کے ستے ہوئے چہرے نارمل ہو گئے تھے۔

"ہمیں ہوش میں لایا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم سے پوچھ گچھ کی جائے گی"...... تنویر نے کہا۔

"پوچھ تو شاید ہم سے کی جائے البتہ گچھ تم سے ہو گی"۔ عمران

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"گچھ کا مطلب مجھے نہیں آتا۔ اس لئے تو میں نے کہا ہے کہ وہ باتیں پوچھی جائیں گی جن کا مطلب تمہیں بھی نہ آتا ہو گا"۔ عمران نے جواب دیا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور گینڈے کے جسم جیسا آدمی اندر داخل ہوا اور عمران اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ ایکریمیا کی ریڈ آئی ایجنسی کا معروف ایجنٹ رافٹ ہے کیونکہ رافٹ کے ساتھ اس کا پہلے بھی کئی بار ٹکراؤ ہو چکا تھا۔ خاصا جی دار، ذہین اور جاندار آدمی تھا۔

"تم نے یقیناً مجھے پہچان لیا ہو گا عمران"...... رافٹ نے سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ وہ کمرے میں اکیلا تھا۔

"تم۔ تو تم ہو یہاں کے انچارج۔ اس کا مطلب ہے کہ فیلڈ سے ریٹائر ہو چکے ہو"...... عمران نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ مجھے یہاں صرف خصوصی مقصد کے لئے بھیجا گیا ہے اور وہ مقصد تمہاری موت کے ساتھ ہی پورا ہو جائے گا"...... رافٹ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"ارے اتنی جلدی۔ اتنی جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ اطمینان سے باتیں کرو۔ پھر جو چاہے کر لینا۔ میں نے تمہارا ہاتھ تو نہیں روکا ہوا"۔ عمران نے کہا۔

حق ہے کہ وہ مرنے سے پہلے پانی پیئے۔ ہمارے ہاں تو اس وقت تک بکری کو بھی ذبح نہیں کیا جاتا جب تک اسے پانی نہ پلا دیا جائے"...... عمران نے جواب دیا۔

"پانی پینے سے تمہیں کیا فائدہ ہو گا"...... رافٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"پیاس بجھ جائے گی"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے۔ چلو تمہاری یہ آخری خواہش بھی پوری کر دیتا ہوں لیکن پہلے مجھے جیکسن سے پوچھنا پڑے گا"...... رافٹ نے کہا اور پھر وہیں ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"رافٹ بول رہا ہوں جیکسن"...... دوسری طرف سے ہیلو کی آواز سنتے ہی رافٹ نے کہا۔

"یس باس"...... جیکسن کی آواز سنائی دی۔

"یہ بتاؤ کہ پانی پینے سے ایکس ون کے اثرات تو ختم نہیں ہو جاتے"...... رافٹ نے کہا۔

"پانی پینے سے۔ کیا مطلب باس"...... جیکسن نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"عمران مرنے سے پہلے پانی پینا چاہتا ہے اس لئے پوچھ رہا ہوں"۔ رافٹ نے کہا۔

"نہیں باس۔ پانی سے کیا فرق پڑ سکتا ہے اور ویسے بھی وہ میگنٹ

چیئرز پر موجود ہیں"...... جیکسن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر ایک آدمی بھیجو پانی کی چار بوتلوں کے ساتھ"۔ رافٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو تمہیں خدشہ تھا کہ میں نے کسی خاص مقصد کے لئے یہ بات کی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم سے کچھ بعید نہیں ہے۔ ویسے تمہارا یہ اطمینان میرے ذہن میں خدشات پیدا کر رہا ہے"...... رافٹ نے کہا۔

"یہ اطمینان تو اس لئے ہے رافٹ کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ موت زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر ہماری موت کا وقت آ گیا ہے تو پھر اسے کوئی نہیں روک سکتا اور اگر نہیں آیا تو کوئی لا نہیں سکتا۔ باقی رہی پانی سے کچھ ہونے والی بات تو پانی بے چارہ کیا کر سکتا ہے جبکہ صورت حال ڈبل ہو۔ مطلب ہے بے بسی بھی اور میگنٹ چیئر بھی"...... عمران نے کہا تو رافٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے دونوں ہاتھوں میں پانی کی دو دو بوتلیں پکڑی ہوئی تھیں۔

"ایک ایک بوتل کھول کر ان کے منہ سے لگا دو"...... رافٹ نے کہا تو اس آدمی نے باقی بوتلیں نیچے رکھیں اور ایک بوتل کھول کر وہ عمران کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے خود ہی منہ کھول دیا۔ چند لمحوں بعد بوتل میں موجود تمام پانی اس کے حلق سے نیچے اتر گیا تو اس آدمی نے خالی بوتل نیچے رکھی اور دوسری بوتل اٹھا کر اسے کھولا

اور عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر کی طرف بڑھ گیا جبکہ رافٹ کرسی پر بیٹھا بڑے غور سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی تیز نظریں خاص طور پر عمران کے جسم پر جمی ہوئی تھیں لیکن عمران کا جسم اسی طرح مکمل طور پر بے حس و حرکت تھا۔ تھوڑی دیر بعد جب عمران کے سارے ساتھیوں نے پانی پی لیا تو اس آدمی نے خالی بوتلیں اکٹھی کیں اور پھر واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اب تو کوئی اعتراض نہیں ہے"..... رافٹ نے کہا۔

"آخری خواہش پوری کرنے کا بے حد شکریہ۔ اگر موقع ملا تو تمہارا یہ احسان ضرور اتاروں گا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو رافٹ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"شکریہ"..... رافٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل کو سیدھا کیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ارے۔ ارے۔ ایک منٹ"..... عمران نے اچانک چیخ کر رافٹ کے عقب میں دیکھتے ہوئے کہا تو رافٹ بے اختیار اچھل پڑا اور اس نے تیزی سے جسم اور سر کو عقبی طرف موڑا ہی تھا کہ دوسرے لمحے عمران کا جسم اس طرح حرکت میں آیا جیسے بجلی چمکتی ہے اور اس کے ساتھ ہی رافٹ کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل گیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا عمران نے اس کے سر پر مشین پسٹل کا دستہ پوری قوت سے رسید کر دیا۔ رافٹ چیختا ہوا منہ کے بل نیچے

گرا ہی تھا کہ عمران کی ٹانگ حرکت میں آئی اور پھر جیسے کوئی مشین حرکت میں آجاتی ہے اس طرح عمران کی لات حرکت کر رہی تھی اور گینڈے جیسے جسم کا مالک رافٹ چوتھی ضرب کھا کر ساکت ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے ساتھی بھی کرسیوں سے اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے۔

"یہ کیا ہوا۔ کیا یہ سب کچھ پانی پینے سے ہوا ہے"..... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ پانی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ بہرحال تنویر، اسے اٹھا کر کرسی پر ڈال دو۔ اب اس سے تفصیلی پوچھ گچھ ہو سکے گی"..... عمران نے آگے بڑھ کر کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے کہا تو تنویر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے بے ہوش پڑے ہوئے رافٹ کو اٹھا کر اس کرسی پر ڈال دیا جس پر پہلے وہ خود بیٹھا ہوا تھا۔

"یہ میگنٹ چیئر ہے اس کے باوجود تم اس کے عقب میں کھڑے ہو جاؤ لیکن خیال رکھنا کرسی کے ساتھ اپنے جسم کو ٹچ نہ ہونے دینا ورنہ چمٹ جاؤ گے"..... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور مڑ کر وہ کرسی کے عقب میں آگیا۔

"تم دونوں اطمینان سے کرسیوں پر بیٹھ جاؤ۔ یہ میگنٹ چیئرز نہیں ہیں"..... عمران نے جولیا اور صالحہ سے مخاطب ہو کر ان کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو سامنے رکھی ہوئی تھیں اور خود اس نے آگے بڑھ کر پہلے رافٹ کی جیبوں کی تلاشی لی لیکن

اس کی جیبوں میں کچھ نہ تھا۔ پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب رافٹ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران پیچھے ہٹ گیا اور جولیا اور صالحہ کے ساتھ والی کرسی پر اطمینان بھرے انداز میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد رافٹ نے آنکھیں کھول دیں اور پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم لباس سمیت اس طرح کرسی کے ساتھ چمٹا ہوا تھا کہ وہ معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکا تھا۔ اس کا سر چونکہ کرسی کی پشت سے اونچا تھا اس لئے وہ صرف اپنے سر کو ہی حرکت دے سکتا تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب"۔۔۔ رافٹ کے منہ سے انتہائی حیرت بھرے انداز میں الفاظ نکلے۔

"میگنٹ چیئر پر بیٹھ کر تم اٹھنے کی کوشش کر رہے ہو رافٹ اور یہ چیئر تمہاری ہی تیار کردہ ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم تو ایکس ون سے بے حس و حرکت ہو چکے تھے اور پھر میگنٹ چیئر پر بیٹھے تھے پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم اس طرح مجھ پر حملہ کر دو"۔۔۔۔ رافٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"تم صرف فیلڈ ایجنٹ ہو رافٹ۔ تمہیں سائنس کے بارے میں معلومات نہیں ہیں اور صرف تمہیں ہی کیا تمہارے اس جیکسن کو

بھی علم نہیں ہے جس سے تم نے فون کر کے پوچھا تھا کہ پانی پلانے سے کوئی گڑبڑ تو نہیں ہو گی اس لئے تمہیں سائنسی تھیوری تو نہیں سمجھائی جا سکتی البتہ تمہاری حیرت دور کرنے کی غرض سے اتنا بتا دیتا ہوں کہ جس پر ایکس ون فائر ہو جائے تو ان ریز کی جسم میں موجودگی کی وجہ سے اس پر میگنٹ لہریں اثر نہیں کیا کرتیں اس لئے ہم میگنٹ چیئرز پر نہیں بلکہ ایک لحاظ سے عام سی چیئرز پر بیٹھے ہوئے تھے۔ البتہ ایکس ون کی وجہ سے ہمارے جسم معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکتے تھے اور ایکس ون کا ایک توڑ عام سادہ پانی بھی ہے۔ یہ پانی جب پیٹ کے اندر جاتا ہے تو پھر وہ خون میں شامل ہوتا ہے اور پہلے سے خون میں موجود ایکس ون ریز کے اثرات ختم ہو جاتے ہیں۔ اس میں بہرحال تھوڑا سا وقت لگتا ہے اور یہ وقت میں نے دعائیں مانگنے میں گزار دیا۔ چونکہ ایکس ون ریز کے اثرات ختم ہو جانے کے باوجود کچھ نہ کچھ اثرات باقی رہتے ہیں جو آہستہ آہستہ ختم ہوتے ہیں اس لئے ہم کرسیوں سے اٹھ جانے میں کامیاب ہو گئے ورنہ تو ایکس ون کے اثرات جیسے ہی ختم ہوتے میگنٹ ریز ہمیں جکڑ لیتیں اس لئے تمہارے عقب میں کھڑے ہوئے میں اپنے ساتھی کو بتا رہا تھا کہ وہ صرف تمہیں ہلاک کرنے کے لئے وہاں رہے اور اپنے جسم کو کرسی کے ساتھ ٹچ ہونے سے بچائے رکھے"۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو رافٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم سے مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ ہرگز نہیں ہو سکتا"...... رافٹ نے خودکلامی کے سے انداز میں کہا۔

"مقابلہ اپنے سے طاقتور سے کیا جاتا ہے رافٹ۔ میں تو تم سے کمزور آدمی ہوں۔ مجھ سے بھلا مقابلہ کیسے ہو سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ مجھے ہلاک کر کے بھی تم کوئی فائدہ نہ اٹھا سکو گے۔ تم وہ آلہ کسی صورت بھی حاصل نہیں کر سکتے چاہے تم یہاں موجود تمام افراد کا خاتمہ ہی کیوں نہ کر دو اس لئے تم مجھ سے صلح کر لو۔ میں تمہیں اس جزیرے سے صحیح سلامت واپس بھجوا دوں گا۔ یہ میرا وعدہ رہا"...... رافٹ نے کہا۔

"خالی ہاتھ جزیرے سے واپس جانے سے بہتر ہے کہ ہم باقی زندگی اس جزیرے پر ہی گزار دیں۔ البتہ تمہاری لاش مچھلیاں کھا جائیں گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ ڈبل لاک آلہ تمہیں نہیں مل سکتا۔ تم بے شک کوشش کر کے دیکھ لو۔ میں درست کہہ رہا ہوں"...... رافٹ نے کہا۔

"اوکے۔ پھر تمہیں زندہ رکھنے کا تو کوئی فائدہ نہ ہوا اس لئے تم مچھلیوں کے پیٹ میں آرام کرو"...... عمران کا لہجہ یکلخت بدل گیا اور اس نے مشین پسٹل سیدھا کر لیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ پلیز رک جاؤ۔ ایک منٹ رک جاؤ"۔

رافٹ نے یکلخت بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اپنی زندگی کا جواز بتاؤ رافٹ ورنہ"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"سنو۔ میں اگر چاہوں تو تمہیں اس آلے کا فارمولا دے سکتا ہوں"...... رافٹ نے کہا۔

"کیا فارمولا یہاں موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہاں چار سٹورز ہیں۔ ان میں سے دو سٹورز میں آلات رکھے جاتے ہیں جنہیں اس انداز میں بنایا گیا ہے اور دو سٹورز میں ٹاپ سیکرٹ فارمولے رکھے جاتے ہیں اور مجھے معلوم ہے کہ ڈبل لاک کا فارمولا بھی ایک سٹور میں موجود ہے۔ میں نے اسے اس لئے چیک کیا تھا کہ مجھے معلوم ہو سکے کہ اس کے فارمولے کی بھی حفاظت کرنی ہے یا نہیں"...... رافٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں فارمولا دے دو۔ لیکن یہ فارمولا کیسے باہر آئے گا"...... عمران نے کہا۔

"فارمولا تو باہر نہیں آ سکتا البتہ اس کی نقل باہر آ سکتی ہے۔ یہاں ایسا ہی سسٹم ہے کہ سائنس دانوں کو اگر کسی فارمولے کی ضرورت ہوتی ہے تو اس فارمولے کی نقل انہیں بھجوا دی جاتی ہے"۔ رافٹ نے کہا۔

"اور اگر آلے کی ضرورت کسی کو پڑ جائے۔ تب"...... عمران نے کہا۔

"آلہ بھی صرف وہی سائنس دان حاصل کر سکتا ہے جو اس سے متعلق ہو اور پرائم منسٹر صاحب کا خصوصی اجازت نامہ لے آئے۔ اس اجازت نامہ کو سٹور میں موجود کمپیوٹر کے ذریعے چیک کیا جاتا ہے اور پھر وہ آلہ باہر آجاتا ہے ورنہ نہیں"...... رافٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں کتنے آدمی موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یہاں اس جزیرے پر صرف سٹورز ہیں۔ مین آپریشن روم میں آٹھ افراد کام کرتے ہیں اور بارہ افراد سیکورٹی کے لئے کام کرتے ہیں جن میں سے تین کو تم نے ہلاک کر دیا ہے اور ایک بے ہوش ہے جسے یقیناً جیکسن نے ہوش دلا دیا ہو گا۔ اس طرح اب یہاں میرے علاوہ سترہ افراد موجود ہوں گے"...... رافٹ نے جواب دیا۔

"جیکسن کیا ان سب کو ایک جگہ اکٹھا کر سکتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مین آپریشن روم میں کام کرنے والے تو باہر نہیں جاتے۔ وہ اس آپریشن روم سے ملحقہ کمرہ میں آرام کرتے ہیں البتہ سیکورٹی کے افراد وہاں جا سکتے ہیں۔ اس طرح انہیں مین آپریشن روم میں اکٹھا کیا جا سکتا ہے"...... رافٹ نے جواب دیا۔

"مین آپریشن روم میں کس قسم کے حفاظتی انتظامات ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"وہاں کسی قسم کے حفاظتی انتظامات نہیں ہیں کیونکہ وہاں کوئی

اجنبی کسی صورت میں داخل ہی نہیں ہو سکتا اور مین آپریشن روم سپر کمپیوٹر کے کنٹرول میں ہے اور صرف اس آدمی پر اس کا دروازہ کھلتا ہے جس کے بارے میں سپر کمپیوٹر میں پہلے سے فیڈنگ موجود ہے"۔ رافٹ نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم وہاں داخل نہیں ہو سکتے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ کسی صورت بھی نہیں"...... رافٹ نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں رہا کر دیا جائے اور تم خود جا کر یہ فارمولا وہاں سے نکالو گے اور پھر ہمیں یہاں لا کر دو گے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایسے ہی ہو سکتا ہے اور میں اپنا وعدہ پورا کروں گا۔ یہ میری فطرت ہے"...... رافٹ نے کہا۔

"سوری رافٹ۔ میں تم جیسے آدمی کے وعدے پر اعتماد کر کے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی زندگیاں داؤ پر نہیں لگا سکتا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ دھماکوں کے ساتھ ہی رافٹ کے حلق سے بے اختیار گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور اس کا جسم اس طرح کانپنے لگ گیا جیسے اسے تیز بخار ہو۔ وہ پھڑک اس لئے نہ سکتا تھا کہ وہ میگنٹ چیئر پر بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد اس کی گردن ڈھلک گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ اوندھے منہ نیچے ہوا اور پھر الٹ کر نیچے فرش پر جا گرا۔ خون کی گردش رکتے ہی اس پر سے

میگنٹ ریز کے اثرات بھی ختم ہو گئے تھے۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر مڑ کر وہ دروازے کے قریب دیوار میں لگے ہوئے سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے وہاں موجود سرخ رنگ کے بٹن کو آف کر دیا۔

"تم تو بے بس آدمی پر گولی چلانے سے گریز کرتے تھے۔ پھر"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس وقت ہم خود بے بس ہیں۔ اگر اسے گولی نہ ماری جاتی تو پھر اسے رہا کرنا پڑتا اور اس کے بعد بھی اس کو ختم کرنا ضروری تھا ورنہ اس نے ہمیں دوسرا سانس نہ لینے دینا تھا اس لئے مجبوری تھی"۔ عمران نے جواب دیا۔

"تم نے اچھا کیا۔ ان کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہئے تھا"۔ تنویر نے عمران کی حمایت کرتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔ وہ چونکہ یہ نمبر چیک کر چکا تھا جب رافٹ نے پانی پلانے کے لئے جیکسن سے رابطہ کیا تھا۔

"یس۔ جیکسن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے جیکسن نے کہا۔

"فوراً میرے پاس آؤ"...... عمران نے رافٹ کے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر کمرے کے دروازے کا لاک اندر سے کھول دیا اور خود سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔ اس

کے ساتھی تیزی سے دوسری سائیڈ پر ہو گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک آدمی جیسے ہی اندر داخل ہوا عمران اس پر جھپٹا اور کمرے میں ایک چیخ سی ابھری۔ اس کے ساتھ ہی ایک دھماکہ ہوا اور آنے والا جو یقیناً جیکسن تھا ہوا میں تھوڑا سا اٹھ کر فرش پر گرا اور ساکت ہو گیا۔ عمران نے اسے گردن سے پکڑ کر فضا میں اس انداز میں اچھال دیا تھا کہ نیچے گرتے ہوئے اس کی گردن میں بل آ گیا تھا اور وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ تنویر نے تیزی سے آگے بڑھ کر دروازہ اندر سے بند کر دیا تھا جبکہ عمران نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا اس کے کاندھے پر رکھ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور پھر اسے اٹھا کر اس نے ایک میگنٹ چیئر پر ڈالا اور واپس جا کر اس نے دروازے کے قریب دیوار میں موجود سوئچ بورڈ کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ اس کے بعد وہ واپس آ گیا۔ عمران نے جیکسن کے کوٹ کو سامنے کی طرف سے پکڑ کر آگے کی طرف کھینچا لیکن جیکسن کا جسم کرسی سے چمٹ چکا تھا اور عمران اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے ایک قدم پیچھے ہٹ گیا لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ بڑھا کر جیکسن کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ تنویر خاموشی سے پہلے کی طرح دوبارہ جیکسن کی کرسی کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا تھا جبکہ جولیا نے کمرے کے دروازے کو دوبارہ لاک کیا اور پھر وہ صالحہ سمیت سامنے رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد جب جیکسن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے

شروع ہوئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جیکسن ہوش میں آگیا اور اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم حرکت میں نہ آسکا اور اس کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے عمران، صالحہ اور جولیا پر جم سی گئیں اور اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اگر تم اپنی آنکھوں کا زاویہ بدل کر نیچے دیکھو تو تمہیں رافٹ کا مردہ جسم فرش پر پڑا ہوا نظر آجائے گا"...... عمران نے بڑے پرسکون سے لہجے میں کہا تو جیکسن کی نگاہیں بجلی کی سی تیزی سے جھکیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے کا رنگ یکلخت زرد پڑ گیا۔

"بب۔ باس کو ہلاک کر دیا ہے تم نے۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ تم تو بے حس بھی تھے اور میگنٹ چیئرز پر بھی تھے پھر یہ سب کیا ہو گیا اور باس نے مجھ سے دو بار بات بھی کی تھی"...... جیکسن کے منہ سے رک رک کر نکلا۔

"یہ سب باتیں بعد میں ہوتی رہیں گی۔ پہلے یہ بتاؤ کہ تم بھی اپنے باس کی طرح فرش پر مردہ پڑے نظر آنا چاہتے ہو یا نہیں"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں مرنا نہیں چاہتا"...... جیکسن نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ تم نے اچھا فیصلہ کیا ہے۔ زندگی ہے تو سب کچھ ہے ورنہ کچھ بھی نہیں۔ رافٹ مردہ ہو چکا ہے اس لئے اب اس کے لئے یہ

جزیرہ اور یہاں کے انتظامات کچھ نہیں رہا"...... عمران نے کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو"...... جیکسن نے کہا۔

"ہمیں وہ آلہ ڈبل لاک چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"وہ۔ وہ تو سپیشل سٹور میں ہے اور سپیشل سٹور سے باہر نہیں آسکتا جب تک پرائم منسٹر صاحب کا خصوصی اجازت نامہ نہ آجائے"...... جیکسن نے کہا۔

"اس کا فارمولا بھی ہے سٹور میں۔ اس کی نقل تو تیار ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مگر تمہیں کس نے بتایا ہے"...... جیکسن نے حیران ہو کر پوچھا۔

"رافٹ نے۔ لیکن وہ ضد کر رہا تھا کہ اگر ہم اسے چھوڑ دیں وہ فارمولے کی نقل لے آئے گا جبکہ ہم ساتھ جانا چاہتے تھے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ مین آپریشن روم میں کوئی اجنبی داخل نہیں ہو سکتا۔ سپر کمپیوٹر دروازہ ہی نہیں کھولے گا"...... جیکسن نے کہا۔

"سیکورٹی کے افراد کہاں موجود ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ سیکورٹی ہال میں ہیں۔ کیوں"...... جیکسن نے کہا۔

"تم نے انہیں یہاں بلانا ہے۔ بولو کس طرح بلاؤ گے اور یہ سن لو کہ اگر تم نے کوئی گڑبڑ کرنے کی کوشش کی تو پلک جھپکنے میں تمہارے دل میں سوراخ ہو جائے گا"...... عمران نے سرد لہجے میں

کہا۔

"مم۔ مم۔ میں بلاتا ہوں۔ میں کوئی گڑبڑ نہیں کروں گا"۔ جیکسن نے چونک کر کہا اور عمران نے اس کی آنکھوں میں ابھر آنے والی چمک چیک کر لی تھی۔ عمران سمجھ گیا تھا کہ جیکسن کی آنکھوں میں چمک کیوں ابھری ہے۔ ظاہر ہے جیکسن کے افراد کی تعداد نو تھی اور وہ تربیت یافتہ لوگ تھے اس لئے ان کے یہاں آنے سے صورت حال تبدیل بھی ہو سکتی تھی۔

"تمہارا تعلق کس سیکشن سے ہے۔ مین آپریشن روم سے یا سیکورٹی سے"...... عمران نے کہا۔

"میں مین آپریشن روم کا انچارج ہوں۔ سیکورٹی کا چیف رافٹ تھا"...... جیکسن نے جواب دیا۔

"اس کمرے کو جہاں ہم موجود ہیں کیا کہا جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"بلیک روم"...... جیکسن نے جواب دیا۔

"اب وہ نمبر بتاؤ جس پر سیکورٹی والوں کو کال کیا جاتا ہے اور وہاں اب انچارج کون ہو گا تاکہ میں تمہاری اس سے بات کرا سکوں"۔ عمران نے کہا۔

"سیکورٹی انچارج جیمز ہے"...... جیکسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر بتا دیئے۔

"اب یہ بتاؤ کہ تمہارے حکم پر وہ لوگ یہاں آجائیں گے یا نہیں

کیونکہ وہ تمہارے ماتحت تو نہیں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں انہیں رافٹ کا حوالہ دے کر بات کروں گا"...... جیکسن نے جواب دیا۔

"او کے۔ یہاں سے باہر سیکورٹی ہال تک کا راستہ بتاؤ"۔ عمران نے کہا۔

"تم لوگ جب تک اس کمرے میں ہو مین آپریشن روم کی نظروں سے اوجھل ہو لیکن یہاں سے باہر نکلتے ہی سپر کمپیوٹر تمہیں چیک کرے گا اور پھر تم ختم کر دیئے جاؤ گے"...... جیکسن نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"یہ سپر کمپیوٹر مین آپریشن روم کے اندر ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ علیحدہ کمرے میں ہے جو سیلڈ ہے"...... جیکسن نے جواب دیا۔

"اس میں فیڈنگ وغیرہ کون کرتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں کرتا ہوں"...... جیکسن نے کہا تو عمران نے اس سے سپر کمپیوٹر کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنا شروع کر دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے تنویر کو سائیڈ پر ہٹنے کا اشارہ کیا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل نے ایک بار پھر گولیاں اگلیں اور چند لمحوں بعد ہی جیکسن کا بھی وہی حشر ہوا جو اس سے پہلے رافٹ کا ہوا تھا۔

اس کے ساتھی بھی کمرے میں داخل ہوگئے۔ کمرے میں ایک طرف لوہے کی الماریاں رکھی ہوئی تھیں جو دیوار سے کچھ فاصلے پر تھیں۔

"آؤ ان الماریوں کے پیچھے آجاؤ۔ جب یہ لوگ راہداری میں داخل ہوں گے تو ہم ان کا خاتمہ کریں گے"...... عمران نے کہا اور سب ان الماریوں کی اوٹ میں ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد سامنے والی دیوار میں موجود دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور پھر قدموں کی آوازیں کمرے سے ہوتی ہوئیں راہداری والے دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔ یہ آوازیں مسلسل سنائی دے رہی تھیں۔ عمران الماری کی اوٹ میں کھڑا تھا البتہ وہ ذہن میں قدموں کی آوازوں سے اندازہ لگا رہا تھا کہ آنے والوں کی تعداد کتنی ہے۔ تھوڑی دیر بعد آوازیں کمرے میں سنائی دینا بند ہو گئیں تو عمران الماری کی اوٹ سے نکلا اور تیزی سے راہداری والے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سائیڈ سے ہو کر باہر جھانکا تو راہداری میں نو آدمی بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ ان سب کی پشت عمران کی طرف تھی۔ سب سے آگے والا آدمی بلیک روم کے بند دروازے سے کان لگائے شاید اندر سے کوئی آواز سننے کی کوشش کر رہا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ انہیں شک پڑ گیا ہے۔ بہرحال وہ تربیت یافتہ افراد تھے۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کو سیدھا کیا اور راہداری میں کھڑے افراد کی طرف اس کا رخ کر کے ٹریگر دبا دیا۔ ریٹ ریٹ کی مخصوص آوازوں کے ساتھ ہی راہداری انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔ ان میں سے کئی نے مڑنے

اور سنبھلنے کی کوشش کی لیکن عمران کی انگلی ٹریگر پر مسلسل دبی ہوئی تھی اس لئے چند لمحوں بعد ہی وہ سب لاشوں میں تبدیل ہو چکے تھے۔

"ان کے پاس اسلحہ ہے وہ لے لو"...... عمران نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو تنویر، صالحہ اور جولیا راہداری میں داخل ہوئے اور چند لمحوں بعد وہ واپس آئے تو ان کے ہاتھوں میں بھی مشین پسٹل موجود تھے۔ شاید یہاں مشین پسٹل ہی استعمال کئے جاتے تھے۔

"یہ الماریاں کس لئے یہاں رکھی ہوئی ہیں اور ان میں کیا ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی ان کی یہاں موجودگی کی بظاہر تو کوئی وجہ نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ایک الماری کا ہینڈل گھما کر اس کا دروازہ کھولا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ الماری کے اندر چار خانے تھے اور چاروں خانوں میں فائلیں بھری ہوئی تھیں۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ایک فائل باہر کھینچ لی۔ اس نے فائل کھولی اور اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرنے لگے کیونکہ فائل اندر سے خالی تھی۔ اس کے صفحات پر کسی قسم کی کوئی تحریر نہیں تھی۔ البتہ صفحے کا کلر ہلکے سرخ رنگ کا تھا۔ عمران غور سے صفحے کو دیکھتا رہا پھر اس نے طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کی اور ایک دوسری فائل باہر کھینچ کر اسے دیکھا تو وہ بھی خالی تھی۔ عمران نے وہ فائل بھی واپس رکھ دی۔

"کیا ہے ان میں"...... جولیا نے پوچھا۔

"یہ سائنسی فارمولوں کی فائلیں ہیں۔ ان میں موجود فارمولوں کی مائیکرو فلمیں بنائی گئی ہیں اور اس انداز میں یہ خالی ہو گئیں اس لئے انہیں یہاں ان الماریوں میں رکھا گیا ہے"...... عمران نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"آؤ اب مین آپریشن روم کا آپریشن شروع کریں"...... عمران نے کہا اور اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جس میں سے سیکورٹی کے افراد کمرے میں داخل ہوئے تھے۔ عمران نے دروازے کے قریب رک کر سر باہر نکالا اور باہر موجود ایک طویل راہداری کی چھت کو چیک کرنا شروع کر لیا لیکن چھت میں کہیں بھی اسے سپر کمپیوٹر کی مخصوص چیکنگ آئی نظر نہ آئی۔ عمران کی نظریں سائیڈ دیوار پر پڑیں لیکن وہ بھی سپاٹ تھیں۔

"آؤ"...... عمران نے اطمینان کر لینے کے بعد آگے بڑھتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب راہداری میں چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک سرر کی تیز آواز ان کے عقب میں سنائی دی تو وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑے ہی تھے کہ سرر کی آواز اب اس طرف سنائی دی جس طرف پہلے وہ بڑھ رہے تھے۔ دونوں طرف عجیب سی دھات کی دیواریں نمودار ہو چکی تھیں اور وہ ان دیواروں میں پھنس کر رہ گئے تھے۔

"دیواروں کے ساتھ ہو جاؤ۔ جلدی کرو"...... عمران نے تیز لہجے

میں کہا لیکن دوسرے لمحے ان دیواروں میں سے سفید رنگ کی گیس کے جھبکے سے نکلنے لگے۔ یہ بھبکے دونوں اطراف سے نکل رہے تھے۔

"سانس روک لو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سانس روک لیا لیکن سانس روکنے کا اسے کوئی فائدہ نہ ہوا کیونکہ اس کا ذہن اچانک کسی لٹو کی طرح گھومنے لگ گیا تھا اور پھر اس نے ذہن کو کنٹرول کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود اور چند لمحوں بعد اس کے ذہن پر تاریکی اس طرح چھا گئی جیسے اس نے سیاہ رنگ کی کوئی دبیز چادر اوڑھ لی ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کے حواس بھی غائب ہو گئے۔

مین آپریشن روم کی سائیڈ میں شیشے کے بنے ہوئے کیبن میں ایک کرسی پر ایک چھریرے بدن کا مالک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے میز پر ایک مستطیل شکل کی بڑی سی مشین موجود تھی جس میں ایک بڑی سی سکرین تھی لیکن سکرین روشن نہیں تھی اور وہ چھریرے بدن کا آدمی کرسی پر تقریباً نیم دراز تھا کہ اچانک مشین میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ چھریرے بدن کا آدمی بے اختیار اچھل کر سیدھا ہو گیا۔ اس کی نظریں ایک بلب پر جم گئیں جو اب مسلسل جل بجھ رہا تھا۔ اس آدمی نے تیزی سے مشین کے مختلف بٹن پریس کئے تو سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر ایک راہداری کا اندرونی منظر منظر آنے لگا جس میں دو عورتیں اور دو مرد بڑے محتاط انداز میں چل رہے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ لوگ کون ہیں اور یہاں زیرو ون میں"...... اس

آدمی نے قدرے ہذیانی انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھوں نے تیزی سے حرکت کرنا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد ان چاروں افراد کے آگے اور پیچھے کسی دھات کی بنی ہوئی سیاہ رنگ کی دیواریں نظر آنے لگیں اور پھر ان دیواروں سے سفید رنگ کے دھوئیں کے بھبکے نکلتے نظر آئے اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب ٹیڑھے میڑھے انداز میں نیچے گرتے چلے گئے۔

"یہ سب کیسے ہو گیا۔ یہ لوگ تو بلیک روم میں تھے اور رافٹ انہیں ہلاک کرنے گیا تھا۔ پھر رافٹ نے باس جیکسن کو بھی وہیں کال کیا تھا"...... اس آدمی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ ایک بار پھر مشین پر تیزی سے چلنے لگے۔ وہ مسلسل یکے بعد دیگرے مختلف بٹن پریس کرتا چلا جا رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر جھماکوں سے مناظر بدلتے چلے جا رہے تھے کہ اچانک اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا اور اس کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔ سکرین پر ایک راہداری نظر آ رہی تھی جس میں نو آدمیوں کی لاشیں بکھری پڑی تھیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ سکیورٹی کے سب افراد ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ ویری بیڈ"...... اس آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسرے لمحے اس کا ہاتھ ایک بار پھر پیچھے ہٹا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر شدید

ترین حیرت کے تاثرات تھے کیونکہ اب سکرین پر بلیک روم کا منظر
واضح طور پر نظر آ رہا تھا اور وہاں فرش پر رافٹ اور جیکسن کی لاشیں
ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھیں۔
"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ انہوں نے تو سب
کو ہلاک کر دیا ہے۔ ویری بیڈ"...... اس آدمی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا
اور دوبارہ کرسی پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے کوئی بہت تھکا ماندہ شخص
آرام کرنے کے لئے بیٹھتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار
پھر مشین کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد سکرین
پر اسی راہداری کا منظر دوبارہ نظر آنا شروع ہو گیا جس میں دو دیواریں
نمودار ہوئی تھیں۔ وہ چاروں افراد وہیں فرش پر ساکت پڑے ہوئے
تھے۔

"انہیں تو ختم کروں۔ پھر آگے کام ہو گا"...... اس آدمی نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھا اور اس شیشے
والے کمرے سے باہر آ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا باہر بڑے ہال میں آ گیا
جہاں دیواروں کے ساتھ مشینیں نصب تھیں اور چند مشینوں کے
سامنے اونچے سٹولوں پر سفید رنگ کے کوٹ اور سفید رنگ کی
ٹوپیاں پہنے ہوئے افراد بیٹھے ہوئے تھے جبکہ باقی مشینیں آٹومیٹک
انداز میں کام کر رہی تھیں۔ وہ آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا ایک کونے میں
موجود مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس مشین کے اوپر سرخ رنگ کا کور
چڑھا ہوا تھا۔ اس نے قریب جا کر اس کور کو ہٹایا اور ایک طرف

رکھ دیا۔ پھر مشین کو آن کر کے اس نے اسے بڑے ماہرانہ انداز میں
آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد مشین پر موجود چھوٹی سی
سکرین روشن ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی اس پر اس راہداری کا منظر
ابھر آیا جس میں چار افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ اس آدمی نے
ایک نظر انہیں غور سے دیکھا اور پھر مشین کے نچلے حصے میں لگے
ہوئے مختلف بٹنوں کو پریس کر کے دو نابوں کو ایک دوسرے کی
مخالف سمت میں گھمانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ
روک لیا کیونکہ سکرین پر نظر آنے والی راہداری میں ہلکے نیلے رنگ کا
دھواں پھیلتا ہوا نظر آنے لگ گیا تھا۔ چند لمحوں بعد راہداری اس
دھوئیں میں چھپ گئی اور پھر تھوڑی دیر بعد دھواں خود بخود غائب
ہوتا چلا گیا تو اس آدمی نے مشین آف کرنا شروع کر دی۔ مشین آف
کر کے اس نے اس پر ایک بار پھر سرخ رنگ کا کور ڈالا اور پھر مڑ کر
ایک اور مشین کی طرف بڑھ گیا۔
"یس"...... اس مشین کے قریب پہنچنے پر سٹول پر بیٹھے ہوئے
آدمی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"سب ساتھیوں کو لے کر زیرو روم میں آ جاؤ"۔ اس آدمی نے کہا
اور تیزی سے ایک طرف کو بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک چھوٹے
سے کمرے میں پہنچ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ کمرے میں ایک بیضوی
سی میز تھی جس کے گرد کرسیاں موجود تھیں اور اب وہاں آٹھ افراد
بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ سب وہ لوگ تھے جو مین مشین روم میں مشینوں

پر کام کر رہے تھے۔

"میں نے تمہیں اس لئے یہاں بلایا ہے کہ اس وقت جزیرے کا میں چیف ہوں"...... اس آدمی نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ تم کیسے چیف ہو سکتے ہو۔ جزیرے کا چیف تو رافٹ ہے اور مین مشین روم کا چیف جیکسن ہے"...... ایک ادھیڑ عمر آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی بتانے کے لئے میں نے تمہیں یہاں بلایا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ ایک کریک کے ذریعے جزیرے میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور انہوں نے سکورٹی کے تین افراد کو ہلاک کر دیا تھا۔ اس کے بعد چیف رافٹ کے حکم پر جیکسن نے انہیں بلیک روم میں پہنچا دیا تھا اور پھر چیف کے حکم پر جیکسن خود بھی بلیک روم میں چلا گیا تھا"...... اس آدمی نے کہا۔

"ہاں۔ ہمیں معلوم ہے سائمن۔ لیکن"۔ اس ادھیڑ عمر آدمی نے دوبارہ کہا۔ باقی سب افراد خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"تو اب سنو۔ ان لوگوں نے بلیک روم میں پوزیشن تبدیل کر لی۔ چیف رافٹ اور باس جیکسن دونوں کو انہوں نے ہلاک کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی بلیک روم کی راہداری میں سکورٹی کے نو افراد کی لاشیں بھی پڑی ہوئی نظر آئی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ان لوگوں نے کسی طرح سکورٹی کے افراد کو وہاں بلوا کر انہیں بھی

ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد وہ مین مشین روم میں داخل ہو کر یہاں قبضہ کرنا چاہتے تھے لیکن جب وہ زیرو راہداری میں پہنچے تو مجھے کاشن مل گیا۔ میں نے ان لوگوں کے گرد دیواریں ڈال کر انہیں وی ایس کے ذریعے بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد میں نے چیکنگ کی تو چیف رافٹ، باس جیکسن اور سکورٹی کے نو افراد کی لاشیں نظر آئیں جس کے بعد میں نے پہلے ان چاروں کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ میں نے سائنائیڈ گیس کی مخصوص مشین کو آن کر کے اس راہداری میں سائنائیڈ گیس فائر کر دی۔ اس طرح وہ سب بے ہوشی کے عالم میں ہلاک ہو گئے۔ اب ان کی لاشیں زیرو راہداری میں پڑی ہوئی ہیں"...... سائمن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو آپ ہی چیف ہیں لیکن اب حکومت کو تو اطلاع دینا ہو گی"...... ایک اور آدمی نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے لیکن جب تک کوئی نیا چیف یا باس نہیں آتا میں ہی چیف ہوں اور تم سب میرا حکم ماننے کے پابند ہو لیکن اس کے باوجود میں تم لوگوں سے مشورہ لینا چاہتا ہوں"...... سائمن نے کہا۔

"کیسا مشورہ"...... ایک اور آدمی نے چونک کر پوچھا۔

"ان لاشوں کو سمندر میں ڈال کر حکومت کو اطلاع دی جائے یا حکومت کو اطلاع دے کر ان کی ہدایات کے مطابق عمل کیا جائے"۔ سائمن نے کہا۔

"چیف سائمن۔ ہو سکتا ہے کہ حکومت آپ کی باتوں پر یقین نہ کرے اس لئے لاشوں کو بطور ثبوت پیش کرنا ہو گا ورنہ ہم پر بھی بغاوت کا الزام لگ سکتا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ آپ ان لاشوں کو زیرو روم میں محفوظ کر دیں۔ اس کے بعد حکومت کو اطلاع دیں۔ پھر جیسے وہ حکم دیں ویسے کریں"...... ایک اور آدمی نے کہا اور پھر ایک ایک کر کے سب نے اس آدمی کی تجویز کی تائید کر دی۔

"ٹھیک ہے۔ رابرٹ نے اچھا مشورہ دیا ہے۔ ان کی تعداد چار ہے۔ دو مرد اور دو عورتیں۔ رابرٹ تم اپنے ساتھ چار آدمیوں کو لے جاؤ اور زیرو راہداری کھول کر ان لوگوں کو زیرو روم میں پہنچا دو۔ اس کے بعد رافٹ اور جیکسن کی لاشوں کو بھی وہیں پہنچا دو۔ میں حکومت سے رابطہ کرتا ہوں"...... سائمن نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور سائمن مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا سائیڈ پر موجود ایک چھوٹے سے کمرے کی طرف بڑھ گیا جو جیکسن کا آفس تھا۔ وہاں وائرلیس آپریٹڈ فون موجود تھا۔ آفس میں داخل ہو کر وہ جیکسن کی مخصوص کرسی پر بیٹھا اور پھر اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک ڈائری نکال کر میز پر رکھی اور پھر اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور ڈائری کو دیکھ دیکھ کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس"...... ایک محتاط سی آواز سنائی دی۔

"کنگ سے بات کراؤ۔ میں جزیرہ برمن سے سائمن بول رہا ہوں۔ انتہائی اہم اطلاعات دینی ہیں"...... سائمن نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں کنگ بول رہا ہوں۔ تم سائمن۔ تم تو جیکسن کے نمبر ٹو ہو۔ تم نے کیوں یہاں کال کی ہے۔ جیکسن کہاں ہے"...... دوسری طرف سے غراہٹ بھری تیز آواز سنائی دی تو سائمن نے پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا تم نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ کیا واقعی"...... دوسری طرف سے ایسے لہجے میں کہا گیا جیسے سائمن نے اس معاملے میں یکسر جھوٹ بولا ہو۔

"یس سر۔ ان کی لاشیں زیرو روم میں پڑی ہوئی ہیں۔ پہلے میں نے سوچا تھا کہ ان کی لاشوں کو اٹھوا کر سمندر میں ڈلوا دوں لیکن پھر میں نے ثبوت کے طور پر انہیں زیرو روم میں رکھوا دیا ہے تاکہ وہ گل سڑ نہ جائیں اور ثبوت کے طور پر محفوظ بھی رہیں۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے"...... سائمن نے کہا۔

"تم نے ابھی وہاں سے نہ ہی اپنی ڈیوٹی ختم کرنی ہے اور نہ ہی کوئی غفلت کرنی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان کا کوئی دوسرا گروپ بھی ہو۔ میں حکومت کے اعلیٰ حکام سے بات کر کے رپورٹ دیتا ہوں اور پھر جو کچھ وہ کہیں گے اس کے مطابق تمہیں احکامات پہنچا دیئے جائیں

گے۔ اس وقت تک اب تم رافٹ کی جگہ چیف ہو گے"...... کنگ
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے سر۔ لیکن یہ احکامات کب تک مل جائیں گے"۔
سائمن نے پوچھا۔
"اس وقت تو رات پڑنے والی ہے اس لئے صبح ہی اس بارے
میں پیش رفت ہو سکے گی اور ہو سکتا ہے کہ اعلیٰ حکام یہ لاشیں دیکھنے
کے لئے خود جزیرے پر آئیں۔ بہرحال تم نے ہر لحاظ سے محتاط رہنا
ہے"...... کنگ نے کہا۔
"ٹھیک ہے جناب"...... سائمن نے کہا اور دوسری طرف سے
رسیور رکھ دیا گیا تو سائمن نے بھی رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر
مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے یقین تھا کہ اس کے اس
کارنامے کو دیکھتے ہوئے اعلیٰ حکام یقیناً اسے ہی برٹن کا چیف بنا دیں
گے اور اس طرح اسے وہ عہدہ اور سہولیات حاصل ہو جائیں گی جس
کا شاید اس نے کبھی خواب بھی نہ دیکھا تھا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو کافی دیر تک اس کی آنکھوں کے سامنے
دھند سی چھائی رہی۔ پھر آہستہ آہستہ وہ پوری طرح شعور میں آتا چلا
گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے ادھر
ادھر دیکھا تو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جس
کی چھت میں لگا ہوا تیز روشنی کا بلب جل رہا تھا۔ کمرے میں بے پناہ
سردی تھی اور دیواروں پر سفید رنگ کی برف کی تہہ سی چڑھی ہوئی
نظر آ رہی تھی۔ کمرے میں فرش پر تنویر، صالحہ اور جولیا کے ساتھ ساتھ
رافٹ اور جیکسن اور سیکورٹی کے افراد کی لاشیں بھی پڑی ہوئی
تھیں۔ عمران کے منہ کا ذائقہ انتہائی تلخ ہو رہا تھا۔
"یہ سب کیا ہوا ہے۔ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں"...... عمران نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اسی لمحے اس
نے تنویر کو کراہتے ہوئے سنا تو وہ تنویر کی طرف بڑھ گیا۔ اب اسے

خاصی سردی محسوس ہونے لگ گئی تھی اور اسے محسوس ہونے لگ گیا تھا کہ سردی لمحہ بہ لمحہ بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اس نے تنویر کو جھنجھوڑ دیا۔

"ہم۔ ہم کہاں ہیں۔ کیا مطلب"...... تنویر نے آنکھیں کھولتے ہوئے لاشعوری لہجے میں کہا۔

"پوری طرح ہوش میں آجاؤ ہم خطرے میں ہیں"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر وہ صالحہ کے قریب پہنچا۔ اس نے جھک کر صالحہ کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد صالحہ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پھر اس نے یہی کارروائی جولیا کے ساتھ دوہرا دی۔

"یہ سب کیا ہوا ہے۔ میرے منہ کا ذائقہ بے حد تلخ ہو رہا ہے اور پھر یہاں انتہائی سردی ہے"...... تنویر نے کہا۔

"باتیں بعد میں ہوں گی۔ فی الحال ہم نے یہاں سے نکلنا ہے ورنہ اس سردی نے ہمارے خون کو بھی یخ کر دینا ہے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے کمرے کے بھاری دروازے کی طرف بڑھ گیا جو فولادی تھا۔ اس نے ہینڈل کو پریس کر کے کھینچا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ باہر ایک راہداری تھی۔

"آجاؤ باہر۔ جلدی کرو"...... عمران نے مڑ کر کہا اور باہر راہداری میں آگیا۔ یہاں سردی نہیں تھی۔ تھوڑی دیر بعد تنویر اور

اس کے پیچھے جولیا اور صالحہ بھی باہر آگئیں تو عمران نے دروازہ دوبارہ بند کر دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران اس قدر سردی۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ابھی کچھ معلوم نہیں ہے۔ شاید انہوں نے ہمیں لاشیں سمجھ کر اس سرد خانے میں رکھوا دیا ہے۔ آؤ ہم نے اب اس مشین روم پر قبضہ کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ہمارے پاس تو اسلحہ بھی نہیں ہے"...... تنویر نے کہا۔

"اسلحہ بھی مل جائے گا"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا اور پھر راہداری کے آخر میں وہ ایک کمرے میں داخل ہوئے اور اس کمرے میں داخل ہوتے ہی عمران بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ کمرے میں دیوار کے ساتھ ایک دیوہیکل مشین موجود تھی جو خود بخود چل رہی تھی۔ عمران غور سے اس مشین کو دیکھتا رہا۔ پھر اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ تیرنے لگی کیونکہ وہ اس مشین کی نوعیت کو سمجھ گیا تھا۔ یہ سپر کمپیوٹر کو دی جانے والی ایٹمی بیٹریوں کے کرنٹ کو کنٹرول کرنے والی مشین تھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر اس مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ہاتھ ہٹایا اور پیچھے ہٹ گیا۔ صالحہ، جولیا اور تنویر خاموش کھڑے تھے۔

"یہ کیسی مشین ہے عمران صاحب"...... صالحہ نے کہا تو عمران

والے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" تم دونوں یہاں کی سائیڈوں کی تلاشی لو"...... عمران نے جولیا اور صالحہ سے کہا اور خود وہ اس شیشے والے کمرے میں داخل ہو گیا۔ وہاں موجود مشین کا اس نے بڑے غور سے جائزہ لیا اور پھر ایک طویل سانس لے کر وہ باہر آ گیا۔

" یہاں ایک آفس نما کمرہ ہے۔ وہاں فون بھی ہے"...... جولیا نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آؤ۔ تنویر تم یہیں رہو گے"...... عمران نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ میں باہر جا کر ان ساری عمارت کو چیک کر لوں۔ اسلحے کے بغیر مجھے بڑی الجھن ہو رہی ہے"...... تنویر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ جولیا تمہارے ساتھ جائے گی۔ صالحہ تم میرے ساتھ آؤ"...... عمران نے کہا اور جھک کر اس آدمی کو جو شیشے والے کمرے سے باہر آ کر بے ہوش ہوا تھا اٹھا کر کاندھوں پر ڈالا اور پھر وہ صالحہ کی رہنمائی میں اس کمرے میں پہنچ گیا جو واقعی آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ عمران نے سائیڈ پر موجود ایک کرسی پر اس آدمی کو بٹھایا اور پھر اس کا کوٹ اس کی پشت پر کافی نیچے کر دیا۔

" تم اس کی کرسی کے عقب میں کھڑی ہو جاؤ۔ یہ آدمی فیلڈ ایجنٹ تو نہیں لگتا لیکن پھر بھی کوئی حرکت کر سکتا ہے"...... عمران نے صالحہ سے کہا اور خود وہ کرسی گھسیٹ کر اس آدمی کے سامنے پہنچ

گیا۔ صالحہ اس آدمی کی کرسی کے عقب میں جا کر کھڑی ہو گئی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے۔ تھوڑی دیر بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس کے چہرے پر ایک بار پھر شدید حیرت اور قدرے خوف کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے عقب میں موجود صالحہ نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے کاندھوں پر رکھ کر اسے اٹھنے سے روک دیا۔

" تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" تم۔ تم زندہ ہو۔ کیسے زندہ ہو۔ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ سائنائیڈ گیس کے فائر کے بعد تم کیسے زندہ رہ سکتے ہو۔ نہیں۔ نہیں۔ تم کوئی بدروح یا بھوت ہو"...... اس آدمی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ہذیانی تھا۔

" سنو۔ تمہارے تمام ساتھیوں کی گردنیں ٹوٹ چکی ہیں اور اگر تم اپنی گردن نہیں تڑوانا چاہتے تو میرے سوال کا جواب دو"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" مم۔ مم۔ میں زندہ رہنا چاہتا ہوں۔ مجھے مت مارو"...... اس آدمی نے خوف سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے خشک اور سرد لہجے میں کہا۔

"سائمن۔ میرا نام سائمن ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"تمہارا عہدہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"م۔ میں اس وقت چیف ہوں۔ باس جیکسن اور چیف رافٹ کی موت کے بعد میں چیف ہوں۔ صبح کو اعلیٰ حکام آئیں گے تب تک کنگ نے مجھے چیف بنا دیا ہے۔ میں چیف ہوں"...... سائمن نے کہا۔

"اب تفصیل سے بتا دو کہ تم نے ہمارے ساتھ کیا کیا تھا۔ تم نے دوسری بار ساتاتائیڈ گیس کا نام لیا ہے۔ تفصیل سے بتاؤ کیا ہوا۔ ہم راہداری میں تھے کہ ہمارے آگے پیچھے دیواریں آ گئیں اور پھر سفید رنگ کی گیس سے ہم بے ہوش ہو گئے جب ہمیں ہوش آیا تو ہم انتہائی ٹھنڈے کمرے میں موجود تھے۔ مجھے بتاؤ کہ اس دوران کیا ہوا اور وہ سفید گیس کون سی تھی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے تمہارا راہداری میں پہنچنے کا کاشن ملا تو میں نے تمہیں چیک کیا اور پھر میں نے دونوں طرف دیواریں کر کے تمہیں وہاں بند کر دیا اور پھر وی ایس گیس فائر کر کے تمہیں بے ہوش کیا۔ اس کے بعد میں نے چیکنگ کی تو مجھے رافٹ، جیکسن اور سیکورٹی کے نو افراد کی لاشیں نظر آئیں تو میں نے ساتاتائیڈ گیس وہاں راہداری میں فائر کر کے تمہیں ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد میں نے ڈیفنس سیکرٹری کے نمائندے کنگ سے بات کی"...... سائمن نے کہا اور پھر کنگ سے ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔ اس کے بعد تمہاری اور دوسرے

لوگوں کی لاشیں میں نے زیرو روم میں پہنچوا دیں تاکہ وہ گل سڑ جائیں اور پھر تم اچانک آ گئے۔ ارے ہاں۔ تم نے مشین روم کا دروازہ کیسے کھول لیا اور تم اندر کیسے آ گئے۔ سپر کمپیوٹر نے تمہیں نہیں روکا۔ یہ کیسے ممکن ہے اور مجھے بھی تمہاری آمد کا کوئی کاشن نہیں ملا۔ یہ کیسے ممکن ہے اور تم ساتاتائیڈ گیس سے بھی ہلاک نہیں ہوئے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... سائمن ہر فقرے کے بعد یہ کیسے ممکن ہے کی گردان کرتا چلا جا رہا تھا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے سائمن کہ وہ ہمیں ہر بار بچا لیتا ہے۔ تم سائنس دان نہیں ہو صرف لفٹیننٹ ہو۔ تمہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ جب کسی پر وی ایس کا اٹیک ہو چکا ہو تو اس پر ساتاتائیڈ گیس کوئی اثر نہیں کرتی اور پھر اس سے پہلے کہ ہم پر وی ایس کے اثرات ختم ہوتے اور ساتاتائیڈ گیس ہمیں ہلاک کر دیتی تم نے ہمیں زیرو روم میں پہنچا دیا جہاں بے پناہ سردی تھی۔ اس بے پناہ سردی کی وجہ سے ساتاتائیڈ گیس کے اثرات خود بخود ختم ہوتے چلے گئے اور چونکہ وی ایس کے اثرات بھی ختم ہو گئے تھے اس لئے ہمیں ہوش آ گیا۔ البتہ ساتاتائیڈ گیس کے اس قدر اثرات باقی رہ گئے کہ ہمارے منہ کا ذائقہ بے حد تلخ ہو گیا تھا۔ ویسے ہم دوسرے لفظوں میں یقینی موت سے بچ گئے ہیں۔ پھر ہم باہر آ گئے اور ایک کمرے میں ایٹمی بیٹریوں کی توانائی کنٹرول کرنے والی مشین تھی۔ نجانے تم

لوگوں نے اسے وہاں کیوں نصب کر رکھا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اینٹی بیٹریاں اس کمرے کے نیچے گہرائی میں موجود ہوں گی۔ میں نے اس کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کر کے سپر کمپیوٹر کو سپلائی ہونے والی توانائی روک دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سپر کمپیوٹر نے کام کرنا چھوڑ دیا اور ہم اطمینان سے تمہارے سروں پر پہنچ گئے"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز۔ بہرحال تم مجھے چھوڑ دو۔ میں تمہیں باہر پہنچا دیتا ہوں ورنہ یہاں ایسے انتظامات ہیں کہ تم زندہ باہر نہیں جا سکتے"...... سائمن نے کہا۔

"ایک صورت میں تمہیں زندہ چھوڑا جا سکتا ہے سائمن کہ تم ہمیں سٹور سے ڈبل لاک کا آلہ نکال دو"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو اب ویسے بھی نہیں نکل سکتا۔ سٹورز تو سپر کمپیوٹر سے ہی آپریٹ ہوتے ہیں اور ڈبل لاک آلہ تو سپر کمپیوٹر اس وقت تک باہر نہیں نکال سکتا جب تک پرائم منسٹر صاحب کا خصوصی اجازت نامہ سپر کمپیوٹر میں فیڈ نہ کیا جائے"...... سائمن نے کہا۔

"تو پھر اس کے فارمولے کی کاپی نکال دو۔ تب ہم تمہیں زندہ چھوڑ دیں گے ورنہ اگر ہم یہاں تک پہنچ گئے ہیں تو یہ کام بھی خود ہی کر لیں گے۔ البتہ تمہارے ساتھیوں کی لاشوں میں تمہاری لاش کا بھی اضافہ ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن سپر کمپیوٹر آف ہے۔ اب کیسے یہ کام ہو سکتا ہے"۔ سائمن

نے کہا۔

"میں سپر کمپیوٹر کو دوبارہ آن کر دیتا ہوں لیکن یہ اس وقت ہو گا جب تم پہلے میرے ساتھ چل کر مجھے ساری تفصیل بتاؤ گے"۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"صالحہ اس کا منہ بند کر دو"...... عمران نے کہا تو صالحہ نے ایک ہاتھ سے اس کا منہ بند کر دیا جبکہ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"کنگ بول رہا ہوں سائمن۔ میری ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات ہوئی ہے۔ وہ تمہاری کارکردگی پر بے حد خوش ہیں۔ وہ صبح خود میرے ساتھ برٹن آکر تمہیں اپنے حکم سے برٹن جزیرے کا چیف بنانے کے احکامات جاری کریں گے اور ان ایجنٹوں کی لاشوں کو بھی ساتھ لے جائیں گے۔ میں نے اس لئے تمہیں کال کیا ہے کہ میں صبح تمہیں پھر فون کروں گا تاکہ تم حفاظتی انتظامات آف کر دو"۔ کنگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ حکم دیں گے ویسے ہی ہو گا"...... عمران نے سائمن کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"دوسرا گروپ تو نہیں آیا"...... کنگ نے کہا۔

"ابھی نہیں جناب"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ اب صبح ہی بات ہو گی"...... دوسری طرف سے

اطمینان بھرے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ کر صالحہ کو سائمن کے منہ سے ہاتھ ہٹانے کا اشارہ کر دیا تو صالحہ نے ہاتھ ہٹا لئے۔

"تم۔ تم جادوگر ہو۔ تم جادوگر ہو"...... سائمن نے کہا۔

"جلاد جادوگر کہو سائمن۔ اب بولو کیا فیصلہ ہے تمہارا"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا اس لئے جیسے تم کہو گے ویسے ہی کروں گا"...... سائمن نے کہا۔

"پھر کنگ اور ڈیفنس سیکرٹری کو کیا جواب دو گے"...... عمران نے کہا۔

"میں انہیں کہوں گا کہ اچانک کسی گیس کی وجہ سے میں بے ہوش ہو گیا۔ پھر جب مجھے ہوش آیا تو سارے ساتھی ہلاک ہو چکے تھے اور تمہاری لاشیں بھی موجود نہیں تھیں اور بس"...... سائمن نے کہا۔

"اس فارمولے کی نقل کے بارے میں کیا بتاؤ گے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے کچھ بتانے کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ اس کا کوئی ثبوت نہیں ہو گا اس لئے کسی کو پتہ بھی نہ چل سکے گا"...... سائمن نے کہا۔

"اس کنگ کا فون نمبر کیا ہے اور یہ کیا کام کرتا ہے"...... عمران

نے کہا تو سائمن نے فون نمبر بتا دیا۔

"کنگ کلب کا مالک ہے اور ڈیفنس سیکرٹری کی خفیہ نمائندگی کرتا ہے"...... سائمن نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت ونگٹن کی ایک کالونی کی کوٹھی میں موجود تھا۔ انہیں یہاں پہنچے ہوئے دو روز ہو گئے تھے لیکن ان دو روز میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت کوٹھی سے باہر نہ نکلا تھا۔ ان سب نے میک اپ کئے ہوئے تھے اور میک اپ کی وجہ سے وہ اس وقت کارمن نژاد تھے۔

"کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ دو روز سے یہاں بیٹھے ہو"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمام ایئرپورٹس اور یہاں سے نکلنے کے تمام راستوں کی بڑی زبردست چیکنگ ہو رہی ہو گی۔ آخر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا دوسرا گروپ جزیرے پر پہنچ کر وہاں سے اپنے ساتھیوں کی لاشیں لے گیا ہے۔ ان لاشوں کو انہوں نے یہاں تو دفن نہیں کرنا واپس پاکیشیا لے جانا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا تو ایک

طرف صالحہ اور تنویر نے بھی بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اوہ۔ اس لئے تم یہاں چھپے ہوئے ہو۔ لیکن کب تک ایسا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"بس اب تک کافی آرام کر لیا ہے۔ اب واپسی ہو گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا۔

"پی اے ٹو ڈیفنس سیکرٹری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پی اے ٹو چیف سیکرٹری بول رہا ہوں۔ چیف صاحب بات کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میکاڈے بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"میکاڈے۔ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا ہوا"...... عمران نے ایک بار پھر بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے آپ کو رپورٹ دی تھی جناب کہ ان کا ایک گروپ برٹن میں سائنائیڈ گیس کی وجہ سے ہلاک ہو گیا تھا لیکن پھر دوسرا گروپ وہاں پہنچا اور انہوں نے وہاں قتل عام کر دیا۔ صرف ایک آدمی سائمن زندہ بچ گیا جو ایک خفیہ کمرے میں سویا ہوا تھا۔ وہ وہیں

بے ہوش ہو گیا تھا۔ البتہ اسے ہوش آگیا تو بعد میں اس نے چیکنگ کی تو سپر کمپیوٹر کو آف کر دیا گیا تھا اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں اور ایک ہیلی کاپٹر غائب تھا۔ ہیلی کاپٹر ہمیں ساحل پر مل گیا تھا"...... ڈیفنس سیکرٹری نے جواب دیا۔

"جو کچھ وہ حاصل کرنا چاہتے تھے وہ تو انہیں نہیں ملا"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ میں نے ماہرین سے مکمل چیکنگ کرائی ہے۔ وہ آلہ موجود ہے۔ ویسے بھی سپر کمپیوٹر آف تھا اس لئے وہ سٹورز کو آپریٹ ہی نہیں کر سکتے تھے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"پھر ان لوگوں کو تلاش کیا گیا جو اپنے ساتھیوں کی لاشیں لے اڑے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ دو روز تک پوری تفصیل سے چیکنگ کرائی گئی ہے لیکن ان کا پتہ نہیں چل سکا۔ اب میں نے چیکنگ بند کرا دی ہے کیونکہ وہ شاید فوری طور پر نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ان کا ایک گروپ بھی ہلاک ہو گیا اور ان کا مشن بھی ناکام ہو گیا۔ ویل ڈن"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"لو بھئی اصل مسئلہ اب حل ہوا ہے۔ مجھے فکر یہی تھی کہ کہیں سائمن نے انہیں بتا نہ دیا ہو کہ ہم فارمولے کی کاپی لے گئے ہیں۔

اب وہ مطمئن ہیں جبکہ فارمولا پاکیشیا پہنچ جائے گا اور پھر ایئر اٹیک لاکنگ سسٹم وہاں ایجاد ہو کر کام شروع کر دے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ آلہ لے آتے تو زیادہ بہتر نہ تھا"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ پھر تو ایکریمین ایجنٹ ہمارا پیچھا نہ چھوڑتے۔ اب وہ مطمئن رہیں گے اور کام بھی ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"عمران صاحب۔ آپ نے چیک تو کر لیا ہو گا کہ یہ فارمولا درست ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ اسے چیک کئے بغیر میں اس جزیرے سے واپس کیسے آ سکتا تھا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"میگا بار"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہنری میک سے بات کراؤ۔ میں مائیکل بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ہنری میک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"فون محفوظ ہے ہنری۔ میں پرنس مائیکل بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ ایک منٹ"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو پرنس۔ اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں۔ کہاں سے بول رہے ہیں۔ کیا پاکیشیا سے"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"نہیں۔ ونگٹن سے بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ونگٹن سے۔ اوہ۔ کب آپ آئے ہیں۔ مجھے آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہم تو آکر واپس بھی جا رہے ہیں۔ اس بار تمہارے ذمے واپسی کا بندوبست کرنا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"واپس۔ کیا مطلب۔ کیا مشن مکمل ہو گیا ہے۔ اتنی جلدی"۔ ہنری میک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہم نے اپنی جانوں پر کھیل کر مشن مکمل کیا ہے۔ سائنائیڈ گیس کے اٹیک برداشت کر کے بھی ہم زندہ بچ گئے ہیں اور تم کہہ رہے ہو اتنی جلدی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ پرنس۔ آپ نے مجھے کیوں نہیں کال کیا۔ کیا اب چیف کو مجھ پر اعتماد نہیں رہا"...... ہنری میک نے کہا۔

"جس روز اعتماد ختم ہوا اس روز تم اس دنیا میں نظر آنا بند ہو جاؤ گے اس لئے ایسا مت سوچا کرو۔ اس بار مشن ہی ایسا تھا کہ ہمیں مسلسل اور تیزی سے کام کرنا پڑا ہے۔ بہرحال ہم مشن میں

کامیاب ہو گئے ہیں اور اب ہم نے واپس جانا ہے لیکن تم پہلے ایئرپورٹ سے معلوم کراؤ کہ کیا وہاں چیکنگ ختم ہوئی ہے یا نہیں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ چیکنگ آپ کی وجہ سے ہو رہی تھی لیکن وہ لوگ تو چار لاشوں کو تلاش کر رہے تھے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہم بھی لاشیں ہی ہیں۔ چلتی پھرتی لاشیں۔ بہرحال چیکنگ کا کیا ہوا۔ ہو رہی ہے یا نہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ کل رات ختم کر دی گئی ہے۔ اب کوئی چیکنگ نہیں ہو رہی"۔ ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے پھر ڈارسن کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے بلاک میں پہنچ جاؤ تاکہ تم سے تفصیلی بات چیت ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اسے یہاں کیوں بلایا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تاکہ ہمارے کاغذات تیار ہو سکیں۔ بغیر کاغذات کے ہم ایکریمیا سے باہر کیسے جا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا یہ فارن ایجنٹ ہے"...... صالحہ نے پوچھا۔

"ہاں اور چیف کا لاڈلا بھی ہے اس لئے ناراض ہو رہا تھا کہ اسے کیوں نہیں اس مشن میں شامل کیا گیا"...... عمران نے کہا۔

" اور تم چیف کے لاڈلے نہیں ہو۔ بولو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چیف کا تو نہیں البتہ ڈپٹی چیف کے بارے میں یہ بات کہی جا سکتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت گلنار سا ہو گیا اور صالحہ بے اختیار ہنس پڑی جبکہ تنویر نے ہونٹ بھینچ لئے تھے لیکن وہ اپنی عادت کے مطابق خاموش رہا تھا۔

ختم شد